نور ونکہت اور عشق وعرفان میں
ڈوبا ہوا نعتوں کا حسین گلدستہ

رحمت و نور کی برکھا

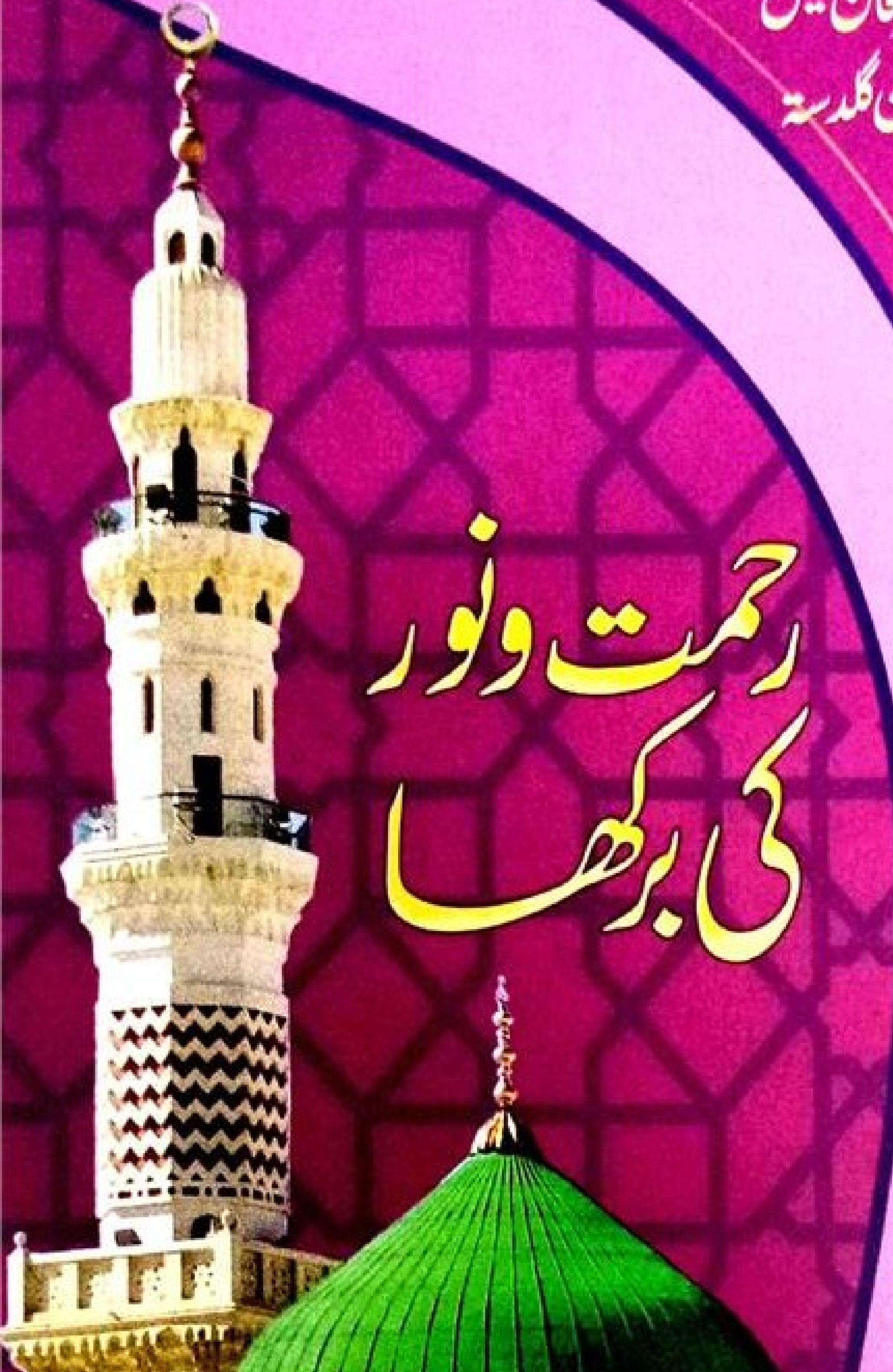

ابوالنور سید خادم رسول قدوسی عینی

ناشر

خانقاہ قدوسیہ
بھدرک شریف
اڈیشا، انڈیا

نعتیہ شعری کائنات کے دیگر نعت گو شعرا کی طرح علیمیؔ کی نعت گوئی کا محرک بھی عشق و محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا جذبۂ خیر ہی ہے۔ علیمیؔ عاشقِ رسول بھی ہیں اور آلِ رسول بھی۔ ان کی رگوں میں خونِ رسالت رواں دواں ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں عشق و محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی گہری آمیزش نہ صرف متاثر کن ہے بلکہ پُرخلوص بھی ہے۔ انھوں نے اپنے نانا رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف وتوصیف کے لیے قرآن و سیرت کو اپنا رہبر و رہنما بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں عشق و محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں والہانہ مگر محتاط وارفتگی، اسوۂ حسنہ اور سیرتِ طیبہ کی آفاقیت و ہمہ گیریت اور اسلام کے تفوق و برتری کا یقینِ کامل دکھائی دیتا ہے۔

فکر و نظر کی گہرائی و گیرائی، خیال کی پاکیزگی، فنی و ادبی نزاکتوں کی بے مثالی، سلاست و روانی کی تابندگی علیمیؔ کے کلام کی خصوصیات ہیں۔ علیمیؔ نے اپنے کلام میں صنائع کے نجوم چمکائے ہیں اور بدائع کے مہر و ماہ جگمگائے ہیں۔ تشبیہ، استعارہ، تلمیح، اقتباس، تجسیم، تجنیس، مراعاۃ النظیر، تضاد وغیرہ کی جلوہ گری سے ان کا کلام عقیدے و عقیدت اور دین و شریعت کے ساتھ ساتھ شعریت و ادبیت اور فکری و فنی خوبیوں کا خوب صورت اور حسین امتزاج بن گیا ہے۔

محمد حسین مشاہد رضوی، مالیگاؤں (انڈیا)

نور و نکہت اور عشق و عرفان میں
ڈوبا ہوا نعتوں کا حسین گلدستہ

رحمت و نور
کی برکھا

ابو النور سید خادم رسول قدوسی عینی

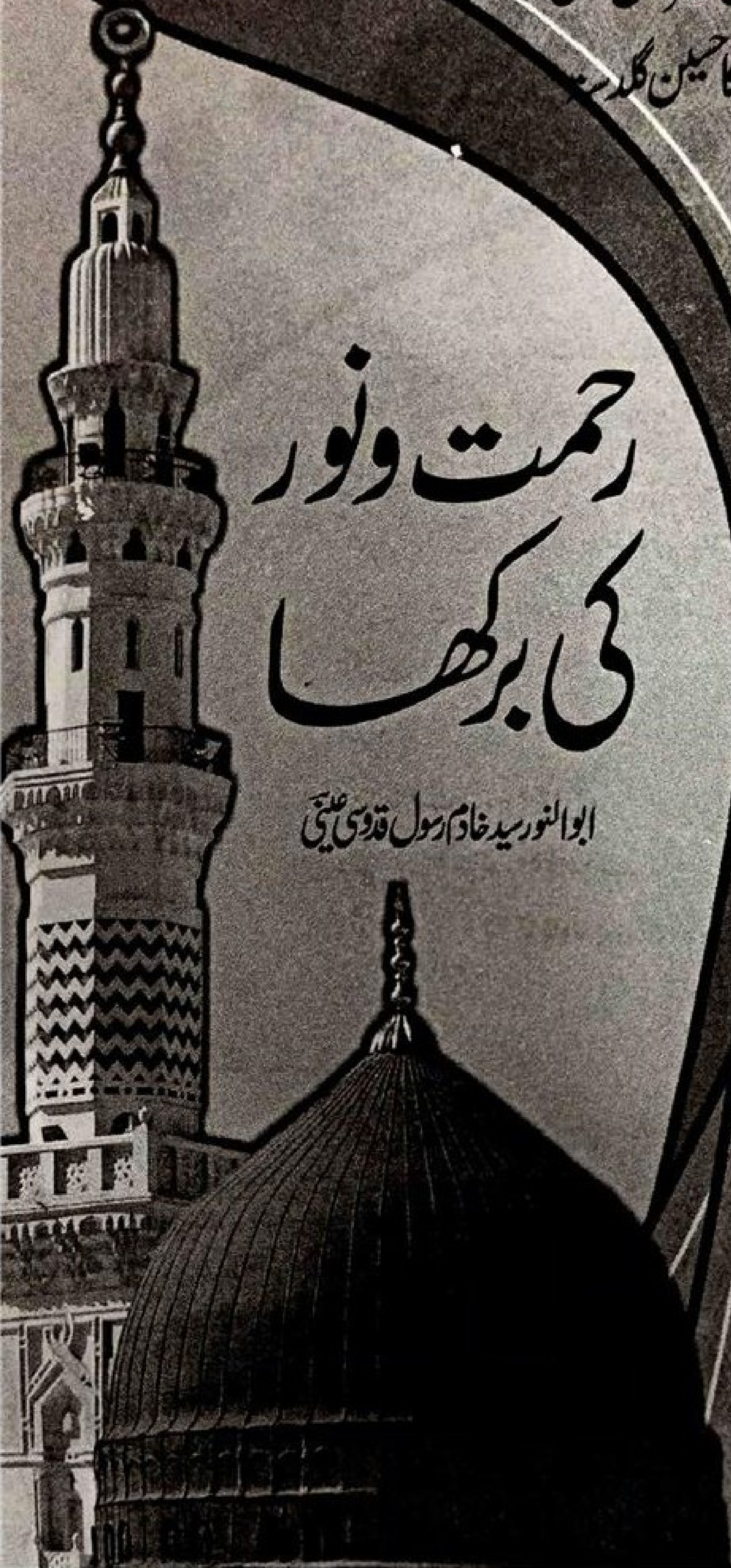

ناشر
خانقاہ قدوسیہ
بھدرک شریف
اڈیشا، انڈیا

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب : رحمت ونور کی برکھا
شاعر : ابوالنور سید خادم رسول قدوسی عینیؔ
پروف ریڈنگ : مولانا سید عرف رسول قدوسی ازہری
کمپیوٹر کمپوزنگ : عبدالاحد، غازی آباد
تزئین کاری : النور گرافکس، مالیگاؤں 9209484962
صفحات : ۲۰۸
تعداد : ۱۰۰۰
سن اشاعت : ۲۰۲۰ء
ہدیہ : ۱۵۰/روپے
ناشر : خانقاہ قدوسیہ، بھدرک، اڈیشا، الہند

ملنے کے پتے:

۱۔ خانقاہ قدوسیہ، قدوسی نگر، مرزاپور، بھدرک، اڈیشا، الہند
۲۔ مکتبہ محبوب یزدانی، ۴۲ نمبر علیم الدین اسٹریٹ، کلکتہ۔۱۶
۳۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی، ممبئی
۴۔ اقرا بک ڈپو، محمد علی روڈ، ممبئی
۵۔ مکتبہ نعیمیہ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی
۶۔ کتب خانہ انجمن ترقی اردو، جامع مسجد، دہلی

فہرست

۱) نذر عقیدت ۱۱
۲) انتساب ۱۲
۳) نذر محبت ۱۳
۴) تقدیم ۱۴
۵) رحمت و نور کی برکھا: نعتیہ ادب میں گراں قدر اضافہ ۲۰
۶) عینیؔ کی تقدیسی شاعری ۲۶
۷) رحمت و نور کی برکھا۔ایک مطالعہ ۳۰
۸) رحمت و نور کی برکھا کا عمومی جائزہ ۳۵
۹) کچھ اپنی باتیں ۳۹
۱۰) تعارف نامہ ۴۱
۱۱) حمد ۴۲
۱۲) نعتِ نبی ۴۳
۱۳) کیوں نہ جائیں گے جنت میں ہم بولیے ۴۴
۱۴) صدق کی راہ پہ چلنا سیکھو ۴۵
۱۵) سرکار کے عدو سے سدا دشمنی رہے ۴۶
۱۶) ہم غریبوں بے سہاروں کا سہارا کون ہے ۴۷
۱۷) ہم کو قرآن یوں ملا روشن ۴۸
۱۸) عرش اعظم کا ہے میہماں لاجواب ۴۹
۱۹) دنیا ان کی عطاؤں پہ پلتی رہی ۵۰
۲۰) تاب کس میں ہے کرے گا جو حساب مصطفیٰ ۵۱

۲۱) تھی گھٹا کیف وفرحت کی چھائی ہوئی ۵۲
۲۲) مصطفیٰ کی عقل ودانش کیا کہیں ۵۴
۲۳) نبی کا روضۂ اقدس ہے دلربا روشن ۵۵
۲۴) وہ محبوب معبود لاریب فیہ ۵۶
۲۵) جلوۂ شان پروردگار آپ ہیں ۵۷
۲۶) خدا کی راہ میں پائے ثبات روشن ہے ۵۸
۲۷) جوشہ دین کے مشتاق نظر آتے ہیں ۵۹
۲۸) قرآں کلام رب تعالیٰ ہے بے نظیر ۶۰
۲۹) سامنے شاہ کا دربار ہے تو کیا غم ہے ۶۱
۳۰) آسماں پر ہو بغیر ان کے ضیا ناممکن ۶۲
۳۱) ہے سیرت سرکار میں سرشار مرا دل ۶۴
۳۲) مرے ہاتھوں میں شاہ دین کا دامن سلامت ہے ۶۵
۳۳) یاد میں گر ان کی کھونا آ گیا ۶۶
۳۴) کرم نبی کا دل آرا ضرور ہو جاتا ۶۷
۳۵) اس دہر میں ذیشان ہے معراج کا دولہا ۶۸
۳۶) دیکھ کر سرکار کی آگاہیاں ۶۹
۳۷) نام شہ عالم یوں محبوب نظر آیا ۷۰
۳۸) ان کا موازنہ نہ کرو ماہتاب سے ۷۱
۳۹) اصحاب شہ دین کی سنت پہ یقیں ہے ۷۲
۴۰) ذات رسول باعث صد افتخار ہے ۷۳
۴۱) جو نبی کا یار ہو گیا ۷۴
۴۲) چاند سورج میں عیاں طلعت رسول اللہ کی ۷۵

۴۲) ان کے اخلاق کی تنویر کہاں سے لاؤں ۷۶
۴۳) رکھو زبان پہ سرکار کی ثنا محفوظ ۷۷
۴۴) تم ان کو دل میں بسا کے مانگو حضور دیں گے ضرور دیں گے ۷۸
۴۵) مجھ کو اکرام دیا آقا نے ۷۹
۴۶) آشتی کا پیام تم سے ہے ۸۰
۴۷) ناعت ہوں میرا ہے شہ انور سے ربط ضبط ۸۱
۴۸) یہی ہے مقصد ہستی یہی تقاضہ بھی ۸۲
۴۹) مہربان خلق، مولیٰ آپ ہیں ۸۳
۵۰) بغیر آپ کے زندگانی نہیں ہے ۸۴
۵۱) راضی رسول حق رہیں، کام ایسا ہم کریں ۸۵
۵۲) نہ دنیا کے زردار کا تذکرہ ہو ۸۶
۵۳) آقا کا تصور میں سفر دیکھ رہے ہیں ۸۷
۵۴) کیا دیدار جس مومن نے ان کے روئے انور کا ۸۸
۵۵) رحمتوں کا جام معراج النبی ۸۹
۵۶) ہے مقدس بہت غلام نبی ۹۱
۵۷) بار بار طیبہ گر میرا بھی یہ دل جاتا ۹۲
۵۸) بے کسوں کے نبی آسرا ہو گئے ۹۳
۵۹) دے کے مفلس کو سروری آقا ۹۴
۶۰) آقا کی شان رفعت اللہ جانتا ہے ۹۵
۶۱) سماؤ شوق سے تم اولیا کے دامن میں ۹۶
۶۲) وہ مل گئے پھر غیر کا دریا نہ آیا ۹۷
۶۳) کوئی ایسا زندگی کا پل نہیں ۹۸

۶۴) وہ زمزم و کوثر کا حق دار نظر آیا ۹۹
۶۵) آپ سے عرض کرتے ہیں یہ بحر و بر ۱۰۰
۶۶) ان کا پیغام جو عام کرتے رہے ۱۰۲
۶۷) تمہیں گر منزل مقصود پانے کی ضرورت ہے ۱۰۳
۶۸) مرے دل میں یادشہ مرسلیں ہے ۱۰۴
۶۹) زنجیر جفا کی کوئی پرواہ نہیں ہے ۱۰۵
۷۰) مسلماں کو نہیں ہے تیر یا تلوار کی خواہش ۱۰۶
۷۱) قلوب یاد نبی سے سنورنے لگتے ہیں ۱۰۷
۷۲) حضور رحمت عالم نے دی پناہ مجھے ۱۰۸
۷۳) ذہن میں جوں ہی اشعار آنے لگے ۱۰۹
۷۴) رہے گی حشر تک یوں ہی اذانوں کی صدا زندہ ۱۱۰
۷۵) ہے دل میں بسی الفت سلطان مدینہ ۱۱۱
۷۶) جوان کا ہے عاشق اسے رنجور نہ سمجھو ۱۱۲
۷۷) ہر ذرۂ عالم ہے ثنا خوان نبی کا ۱۱۳
۷۸) رونق ہے خوب شاہ زمن کے دیار میں ۱۱۴
۷۹) روئے شمس الضحیٰ نور ہی نور ہے ۱۱۵
۸۰) در رسول دو عالم میں میری جاں نکلے ۱۱۶
۸۱) ہو عطا اک جھلک نبی اپنی ۱۱۷
۸۲) میرے آقا کی جود و سخا بے مثال ۱۱۸
۸۳) سکوں کو عشق ان کا بے مکاں ہونے نہیں دیتا ۱۲۰
۸۴) جلد دیکھیں گے حسیں طیبہ رسول اللہ کا ۱۲۱
۸۵) مٹتے ہیں عجب دل کے ظلمات مدینے میں ۱۲۲

۸۶) مرے مصطفیٰ، مرسل رب مقدس ۱۲۳
۸۷) متاعِ زیست خداوند کی پناہ میں ہے ۱۲۴
۸۸) رونق جو مصطفیٰ کے حسیں آستاں میں ہے ۱۲۵
۸۹) ہیں آقا کے دم سے فلک کی قطاریں ۱۲۶
۹۰) رابطہ ان سے دائمی ہے عجب ۱۲۷
۹۱) عمدہ تھا بہت محفل سرکار کا منظر ۱۲۸
۹۲) ان کی یادیں رہیں قلب میں مستقل ۱۲۹
۹۳) حقیقت ہے یہ اور حقیقت رہے گی ۱۳۰
۹۴) غموں کو اپنے بحر جود میں غرقاب کر ڈالا ۱۳۱
۹۵) خدا کے واسطے میرے نبی مجھ پر کرم کردو ۱۳۲
۹۶) معیار خوشی اس کے لیے کتنا جدا ہے ۱۳۳
۹۷) دلکشی گر دیکھنی ہے طیبہ کا بازار ڈھونڈ ۱۳۴
۹۸) دین حق سے جو چھڑا دے ہے وہ ابتر کاغذ ۱۳۵
۹۹) مصطفیٰ کی عظمتوں پر عظمتیں قربان ہیں ۱۳۶
۱۰۰) کاف ہا عین طہ صاد کی نسبت کا راز ۱۳۷
۱۰۱) قلب مومن کی خوشی ہے عید میلاد النبی ۱۳۸
۱۰۲) ہر دم مری آنکھوں میں رخ یار رہے گا ۱۳۹
۱۰۳) نعت سرکار سے جب دور تھا سادہ کاغذ ۱۴۰
۱۰۴) جو قلب نبی کے لیے بے تاب رہے گا ۱۴۱
۱۰۵) خدا کی رحمتوں کی باد جود و لطف چلتی ہے ۱۴۲
۱۰۶) خلق خیر الوریٰ خوب ہے ۱۴۳
۱۰۷) دو جہاں کی جو جاں ہے بتا کون ہے ۱۴۴

۱۰۸) حب آقا میں جو سرشار نظر آتا ہے ۱۴۵

۱۰۹) ضعیف خامہ مرا نعت میں جو چل جائے ۱۴۶

۱۱۰) جہاں ہے روضہ ترا ہے وہ آسماں کی طرح ۱۴۷

۱۱۱) ان سے ہیں چرخ میں قافلے نور کے ۱۴۸

۱۱۲) عدوئے سرورِ کونین کی تذمیم کرتے ہیں ۱۴۹

۱۱۳) حضرت صدیق نے کیا خوب سمجھا معجزہ ۱۵۰

۱۱۴) ہم کو ایماں مصطفیٰ سے مل گیا ۱۵۱

۱۱۵) میں نے دیکھا جو کبھی جھانک کے اس دل کی طرف ۱۵۲

۱۱۶) قلب عاشق میں ہر اک پل میرے آقا ہی تو ہیں ۱۵۳

۱۱۷) عہدہ سب سے بڑھ کے اعلیٰ مصطفیٰ کے پاس ہے ۱۵۴

۱۱۸) ان کو تو میرا نگہباں لکھ دے ۱۵۵

۱۱۹) مذہب و ایمان کی پہچان ہے طیبہ نگر ۱۵۶

۱۲۰) بات جو حق ہے زمانے کو بتا دی جائے ۱۵۷

۱۲۱) جو دین حق پہ فدا تھے وہ باکمال کہاں ۱۵۸

۱۲۲) آپ کا زم زم ہے کوثر آپ کا ۱۵۹

۱۲۳) ذہن میں ان کا ضابطہ رکھیے ۱۶۰

۱۲۴) کہکشاں میں ہے ستاروں کا مقام ان کے لیے ۱۶۱

۱۲۵) روشن تو سدا ان کی محبت کا دیا کر ۱۶۲

۱۲۶) ادا سرورِ دیں کی سنت کریں گے ۱۶۳

۱۲۷) یوں کام شاہ پر میرا ایقان کر گیا ۱۶۴

۱۲۸) اے شاعر و سجاؤ عقیدت کا آئینہ ۱۶۵

۱۲۹) یوں بساؤ ان کی الفت کا چمن ۱۶۶

۱۳۰) ان کو سلطان مرسلین کہو ۱۶۸
۱۳۱) کلمہ پڑھو تم ان کا مسلمان بار بار ۱۶۹
۱۳۲) مصطفیٰ ہم سب کے آقا اور ملجا زندہ باد ۱۷۰
۱۳۳) اصحاب نے نبی کا مقدر بنا دیا ۱۷۱
۱۳۴) ان کے ادب میں آنکھ مری بس جھکی رہے ۱۷۳
۱۳۵) نگاہیں جھک گئیں ان کی طرف آہستہ آہستہ ۱۷۴
۱۳۶) سیرت میں اپنایا انہوں نے اپنے نبی کا پیارا رنگ ۱۷۵
۱۳۷) زندگی میں سیرت آقا کا آئینہ رہے ۱۷۶
۱۳۸) وہ لائے شریعت جو ہے سرمدی اب ۱۷۷
۱۳۹) خوشبو مرے سرکار کے کوچے کی سنگھا آ ۱۷۸
۱۴۰) ہے سچ اسم کامل ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۷۹
۱۴۱) اپنے آقا سے جو منسوب ہوا خوب ہوا ۱۸۰
۱۴۲) رہا سایہ کناں ہم پر شہ انوار کا دامن ۱۸۱
۱۴۳) ہیں نبی حسن یوسفی کا سبب ۱۸۲
۱۴۴) فضل رحمانی حبیب کبریا کے ساتھ ہے ۱۸۳
۱۴۵) نظر میں مری مصطفیٰ کی گلی ہے ۱۸۴
۱۴۶) سرور دیں سے محبت لاجواب ۱۸۵
۱۴۷) ان کی دھرتی پہ ہے خسروی کی چمک ۱۸۷
۱۴۸) طیبہ پر ضیا پر دل و جاں فدا ۱۸۸
۱۴۹) جہاں بھی دیکھیے طلعت مرے رسول کی ہے ۱۸۹
۱۵۰) ہمارے قلب میں حب خدا ہونا ضروری ہے ۱۹۰
۱۵۱) نزد رب محبوب تر وہ ہو گئے ۱۹۲

۱۵۲) پیام صبر نے ہر دار کی کھٹیا کھڑی کردی ۱۹۳
۱۵۳) کرتا ہوں ذکر ہر دن، میں صبح وشام تیرا ۱۹۴
۱۵۴) جوان کے ہونٹ سے نکلی ہے معتبر ہے، بہت ۱۹۵
۱۵۵) شان طیبہ، شان عالم،، جان جاناں ہیں حضور ۱۹۶
۱۵۶) حبیب رب سے ہے دائم یہ عاشقی میری ۱۹۷
۱۵۷) گلشن مری حیات کا آکر سنوار دو ۱۹۸
۱۵۸) ان کے عدو کو کھل گیا، حاسد تھا جل گیا ۱۹۹
۱۵۹) آقا کی ایسی ہو ہمیں الفت خدا کرے ۲۰۰
۱۶۰) شریعت جسے دائمی مل گئی ہے ۲۰۱
۱۶۱) دل کے باغیچہ میں کھلتا ہے جو سنت کا گلاب ۲۰۳
۱۶۲) سرور دین عدالت کے ہیں مظہر ایسے ۲۰۴
۱۶۳) ہے ذہن ودل میں ہر اک آن بس خیال رسول ۲۰۵
۱۶۴) ہم اپنی شاعری ان پر نثار کرتے ہیں ۲۰۶
۱۶۵) عقل عالم کی جستجو ہیں آپ ۲۰۷
۱۶۶) تہنیت نامہ ۲۰۸

نذرِ عقیدت

خانقاہ قدوسیہ بھدرک کے اکابر

- سید السادات حضرت سید شاہ دیوان شاہ دریا
- نازش سیادت حضرت علامہ محی الدین قادری
- عارف حقیقت حضرت علامہ مفتی سید رقاب قادری
- عالم قرآن وسنت حضرت علامہ سید شاہ عبدالعزیز قادری
- وارث رسول اعظم حضرت علامہ سید شاہ محمد علی قادری
- مفتئ اعظم اڑیسہ حضرت علامہ سید شاہ عبدالقدوس حسینی رضی اللہ تعالی عنہم
- محمودۂ اہل سنت سیدہ محمودہ قدوس علیہا الرحمہ کے نام
- جن کے فیضان کرم نے مجھے عشق رسول میں ڈوب کر نعت گوئی کا سلیقہ عطا کیا

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ابوالنور سید خادم رسول قدوسی عینیؔ

انتساب

- اپنا پہلا مجموعۂ کلام رحمت و نور کی برکھا
- کو ایسی ذات گرامی کی طرف نذر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں
- جنھوں نے بچپن سے مجھے علم دین کی طرف راغب کیا
- جنھوں نے مجھے شاعری کے رموز و نکات سے روشناس کرایا
- جنھوں نے مجھے نعتیہ شاعری کے تقدس سے آگاہ کیا
- جنھوں نے مجھے علم عروض کی پیچیدگیاں سکھائیں
- جو اردو دنیا میں بہ حیثیت شاعر ایک نمایاں اور منفرد مقام رکھتے ہیں
- جو مابعد جدیدیت کے صاحب دیوان شاعر ہیں

جن کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف علمی اور ادبی دنیا کی عظیم شخصیات، مشہور محققین اور ناقدین نے کیا ہے

یعنی میرے مشفق استاد محترم ابوالشعراء علامہ سید اولاد رسول قدسی،

مفتیٔ اعظم (امریکہ) کے نام

ابوالنور سید خادم رسول قدوسی عینیؔ

نذرِ محبت

عزیزہ عصمت شاہین میری رفیقۂ حیات

اور

عزیزم سید نور رسول قدوسی میرے اکلوتے فرزند

کے نام

جن کی الفت ومحبت اور ایثار ومروت نے میرے ذوق شاعری کو نمو بخشی اور اس راہ کی تمام تر مشکلات کو دور کرنے میں معاونت کی۔

خدائے قدیر ان دونوں کو خیر وعافیت کے ساتھ سلامت رکھے، اور سعادت مندی وفیروز بختی کی دولت بے بہا سے نوازے۔ آمین

بجاہ النبیء الامین علیہ اکرم التسلیم

ابوالنور سید خادم رسول قدوسی عینیؔ

تقدیم

از: ابوالشعراء حضرت علامہ سید اولاد رسول قدسی مصباحی، مفتیٔ اعظم امریکہ

یہ ہمارا بنیادی عقیدہ ہے کہ خداوند قدوس کی ذات اور اس کی ہر صفت ازلی، ابدی اور قدیم ہے۔ اسے آسان لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ رب کائنات کی ذات اور اس کی تمام صفات ہمیشہ سے تھیں، ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ سے رہینگی۔ خدائے لم یزل کا ذاتی نام اللہ ہے اور اس کے بقیہ سارے نام صفاتی کہلاتے ہیں۔ صفاتی نام کتنے ہیں اس سلسے میں اقوال مختلف ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے چودہ سو صفاتی نام بتایے ہیں۔ مگر مشہور ننانوے ہیں جو چھوٹی بڑی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان صفاتی ناموں میں ایک نام حامد ہے۔ اسی طرح فرش پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام محمد ہے اور عرش پر احمد۔ لیکن آپ کے معروف ننانوے صفاتی ناموں میں ایک نام محمود بھی ہے۔

کہنے کا مدعا یہ ہے کہ جب یہ مسلم ہے کہ خالق کونین کی ذات وصفات ازلی، ابدی اور قدیم ہیں تو پھر یہ ماننا پڑیگا کہ اس کی صفت حامد (تعریف کرنے والا) بھی ازلی، ابدی اور قدیم ہے۔ یعنی وہ ہمیشہ سے تعریف کرتا تھا، تعریف کرتا ہے اور تعریف کرتا رہیگا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس کی تعریف تو اس کا جواب ہے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ کیونکہ وہ حامد ہے اور اس کے محبوب محمود ہیں۔ اس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ جب کچھ نہ تھا تو خلاق انس وجاں اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرتا تھا، اب بھی کرتا ہے اور جب کچھ نہ ہوگا تب بھی وہ تعریف کریگا۔

سطور بالا سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف کو زوال نہیں، وہیں یہ بات بھی عیاں ہوگئی کہ جب رب کائنات خود اپنے حبیب کا مداح ہے تو پھر آپ کی توصیف ومدحت کا حق کون ادا کرسکتا ہے۔ بس اتنا ہے کہ ہم نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی میں جو نعتیں کہتے ہیں اس سے ہمارا مقصد ومنشا یہ ہوتا ہے کہ ہمارا نام بھی مداحوں میں آجائے۔

اب یہاں ایک بہت اہم سوال یہ اٹھتا ہے کہ ممدوح خدا کی بارگاہ میں نعت کہی جائے تو کیسے کہی جائے۔ ظاہر ہے اس سلسلے میں ہمیں قرآن مقدس کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ کیونکہ رب

قد یرا اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مداح ہے اور اس کا پورا کلام قرآن مقدس آپ کی نعتوں سے جلوہ بار ہے۔اس لیے سیدی اعلی حضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

جب قرآن مقدس نعت گوئی کے لیے بھی ہادی ٹھہرا تو پھر جہاں نعت گوئی کے لیے اس کا علم ضروری ہے وہیں اس کے اصولوں کی پابندی و پاسداری بھی لازم ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ شاعری ایک فن ہے اور کوئی فن اصولوں سے بے نیاز نہیں ہوتا۔اصولوں سے چشم پوشی فن کو محترم اور قابل اعتناء ہونے نہیں دیتی۔بغیر علم و مطالعہ کے شاعری ناقص و نامکمل ہوتی ہے۔علم اور مطالعہ اصولوں کو برتنے کا شعور عطا کرتے ہیں۔دور حاضر میں ہندوستان سے لے کر پاکستان تک پچاسوں واٹس ایپ کے گروپس بنے ہوئے ہیں۔ہر ہفتہ طرحی مشاعرے منعقد ہوتے ہیں۔ایک بندہ آٹھ دس بلکہ اس سے زیادہ گروپس سے جڑا ہوا ہے۔ہر ہفتہ سات آٹھ نعتیں تو کہہ ہی ڈالتا ہے۔کلام کی ہیئت کذائی کیسی ہوتی ہے اس کا اظہار انتہائی تکلیف دہ ہے۔اس کا ایک سبب یہ ہے کہ اشعار کہنے والوں کی ایک بڑی تعداد علم سے عاری ہے۔دوسرا سبب یہ ہے کہ اصول سے انحراف کیا جاتا ہے۔تیسرا سبب عجلت پسندی ہے۔آج کی یہ صورت حال نعتیہ ادب کے لیے قطعی خوش آئند نہیں ہے۔اس سلسلے میں ہمیں محتاط ہونے کے پہلو بہ پہلو ادب کو معیار اور اعتبار بخشنے کی سبیلیں ہموار کرنے کے لیے غور وخوض سے کام لینے کی اشد ضرورت ہے اور ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے کہ جس سے نعتیہ ادب اوج ثریا تک پہنچ جائے۔انجام کار دیگر اصناف سخن پکار اٹھیں کہ کاش ہم نعت کے خاندان میں پیدا ہوتیں۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج جن شعرا کے یہاں اصولوں کا احترام ملتا ہے انھیں انگلیوں پر ہی گنا جا سکتا ہے۔اس بات کا سب کو اعتراف ہے کہ اصناف شعر و سخن میں نعتیہ شاعری سب سے کٹھن ہے۔مگر شعراء کی اکثریت اسے سب سے آسان اور سہل سمجھتی ہے۔یاد رہے کہ پگڈنڈی پر چلا جا سکتا ہے مگر تیز تلوار کی دھار پر چلنا کتنا مشکل ہے اس کے تصور ہی سے حساس دل پہ کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔عرفی نے بھی یہی بات کہی کہ نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔یہ بات امتثالاً کہی گئی ہے۔ورنہ تیز تلوار کی دھار پر بھلا کون چلتا ہے۔دراصل یہاں نعتیہ شاعری کی مشکلات بتانا مقصود ہے۔

یہ ایک ناگزیر امر ہے کہ ایک مخلص شاعر جب نعت گوئی کے لیے فضا تیار کرے تو وہ اپنی

فکر کو باوضو رکھے، خیالات دنیا سے خود کو آزاد کرے، پھر بکھرے ہوئے لطیف جذبوں کو عشق رسول میں ڈوب کر شعر کے قالب میں ڈھالے۔ قدم قدم پر اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کوئی لفظ ایسا نہ آنے پائے جو جناب اقدس کی عظمت وشان کے ذرہ برابر بھی منافی ہو۔ اگر بے خیالی میں بھی ایسا ہو جائے تو پھر عقیدت کے ساتھ عقیدے کے جسم سے بھی روح نکل جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

لیکن حیف صد حیف جیسا کہ میں نے عرض کیا دور حاضر کا المیہ یہ ہے کہ شعراء کی اکثریت اصول شریعت سے واقفیت نہیں رکھتی، چہ جائے کہ شعروں میں اس کی پابندی ملحوظ خاطر رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ اچھی اور دلکش شاعری خال خال دیکھنے کو ملتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ عقیدت زمینوں کو نہیں دیکھتی۔ لیکن جس جناب اقدس میں عقیدت کا خراج پیش کیا جارہا ہے وہاں نئے آفاق کی کمی بھی تو نہیں ہے۔

اگر صحیح معنوں میں نعت گوئی کا سلیقہ وقرینہ چاہیے تو سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے مجموعۂ کلام حدائق بخشش کا مطالعہ کرنا بے حد مفید وسودمند ثابت ہوگا۔ میں نے جب نعت گوئی کا آغاز کیا تو مجھے ایسا کوئی مخلص استاذ نہیں ملا کہ جس کی رہنمائی میں اپنا نعتیہ فکری سفر جاری رکھ سکوں۔ تو ایک دن ابی الشفیق والمحترم حضور مفتیِ اعظم اڑیسہ علامہ سید شاہ عبدالقدوس علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں اپنے تردد کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمھاری نعت گوئی کی مکمل رہنمائی کے لیے سیدی اعلیٰ حضرت کا نعتیہ دیوان حدائق بخشش کافی ہے۔ لہٰذا تم اس کے مطالعے کو اپنا معمول بنالو۔ آپ نے مزید فرمایا کہ حدائق بخشش تمھیں شاعری کے رموز واسرار بتائیگی اور شاعری کے قواعد وضوابط بھی سکھائے گی۔ شریعت کی پاسداری کے موثر طریقوں سے آشنا کرائیگی۔ عقائد واعمال کی اصلاح کا سبق بھی پڑھائیگی، بدمذہبوں اور بدعقیدوں سے دور ونفور رہنے کی ترغیب عطا کریگی اور احقاق حق وابطال باطل کا جذبہ بھی اجاگر کریگی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہی کتاب تمھیں آداب نعت گوئی کے ساتھ ساتھ عشق رسول اور نور ایماں کی لازوال نعمت سے ہم کنار بھی کرے گی۔

سچ تو یہ ہے کہ والد محترم کی اس نصیحت کے بعد حدائق بخشش کا مطالعہ میرا اوڑھنا بچھونا ہو گیا۔ میں حدائق بخشش اور صاحب حدائق بخشش کا ایسا متوالا بن گیا کہ پھر بے ساختہ بول پڑا

قدسی ہوں اس رضا کے در پاک کا گدا   سیکھی ہے جس نے نعت خدا کی کتاب سے

اگر آپ حدائق بخشش کا بالاستیعاب مطالعہ کرینگے تو یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ اس

میں قرآن مقدس کا دیا ہوا نعتیہ مزاج بدرجہء اتم موجود ہے۔اس لیے ہم کہتے ہیں کہ سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نعتیہ شاعری کے میدان میں بھی اعلیٰ حضرت ہیں اور آپ کا کلام بلاشبہ کلام الامام اور امام الکلام ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ نے نعتیہ شاعری کو نئے نئے آفاق سے آشنا کیا اور اسے ایک منظم تحریک کی شکل میں پیش کیا۔آپ کا ہر شعر تار نفس کو چھیڑتا ہے اور عقیدے کے ساتھ ساتھ عقیدت کو بھی نئی تب وتاب عطا کرتا ہے۔اس پر مستزاد یہ کہ آپ کی نعتیہ شاعری آپ کے تجدیدی کارناموں کا ایک اہم حصہ ہے۔

اب ہمیں یہ جاننا ہے کہ قرآن مقدس کا نعتیہ مزاج کیا ہے۔اس حوالے سے قرآن مقدس سے ہمیں مندرجہء ذیل تین باتوں کا خصوصیت کے ساتھ علم ہوتا ہے۔اول یہ کہ نعت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل ہو۔دوم یہ کہ آپ کے محبوبوں کا تذکرہ ہو۔سوم یہ کہ آپ کے دشمنوں کی شدت سے مذمت ہو۔

مذکورہ تین عناصر کی جلوہ ریزیاں سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے ذیل کے اشعار میں ملاحظہ فرمائیں۔

:مثال اول

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے
اٹھادو پردہ دکھادو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہورہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

:مثال دوم

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

:مثال سوم

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
غیض میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجیے

لائق صد تحسین ہیں عزیزم سید خادم رسول عینی کہ جنھوں نے سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی پیروی کرتے ہوئے قرآن حکیم کے عطا کردہ نعتیہ مزاج کے مطابق اشعار کہے ہیں۔تھوڑی دیر کے بعد ان شاءاللہ میرے مذکورہ دعوے کے استشہاد میں آپ مثالیں ملاحظہ کریں گے۔

عزیزم عینی سلمہ ربہ کا شمار میرے لائق و فائق تلامذہء شعر و سخن میں ہوتا ہے۔ان کی ذہانت وفطانت کا ثمرہ ہے کہ وہ بڑی برق رفتاری کے ساتھ میدان شاعری میں ترقی کرتے جارہے ہیں۔ان کے اشعار میں شوکت الفاظ،خوب صورت ترکیبیں،نادر استعارات،انوکھی تشبیہیں جابجا پائی جاتی ہیں اور خال خال پیکر تراشی اور علامت پسندی کا جلوہ بھی نظر آتا ہے۔

زیر نظر کتاب ''رحمت و نور کی برکھا'' موصوف کا پہلا ضخیم نعتیہ مجموعہء کلام ہے جس میں تقریباً دو سو نعتوں کی ضیا باریاں ہیں۔عینی کی کہی ہوئی نعتوں میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ شرعی سقم سے مبرا و منزہ ہے۔عینیؔ کے کلام میں عشق رسول کی سرشاری اس بات کی دلیل ہے کہ جو بھی اشعار کہے گئے ہیں صمیم قلب سے اور عقیدت کیشی کے ساتھ۔مزید برآں عقیدے اور مسلک کی وضاحت کے باوصف باغیان اسلام اور دشمنان بانی اسلام کی بھی خوب خبر لی گئی ہے۔عینیؔ نے اپنے اشعار کے ذریعہ بعض جگہوں میں احقاق حق اور ابطال باطل کا بھی خوب حق ادا کیا ہے۔یہی وہ خوبیاں ہیں جو عینیؔ کو دیگر شعراء سے ممتاز و منفرد بناتی ہیں۔

اب آئیے حسب وعدہ قرآن کریم کے عطا کردہ نعتیہ مزاج کے مطابق نعتیہ شاعری کے تین بنیادی عناصر پر عینیؔ کے: کلام سے مثالیں ملاحظہ فرمائیں

:مثال اول

مرے مصطفیٰ لامکاں جا کے آئے کوئی ان کی کیسے کرے ہمسری اب
جو دیکھے تو بس دیکھتا ہی رہے وہ عجب رنگ پر مصطفیٰ کی گلی ہے

چہرۂ سرورِ دو جہاں کے طفیل صبح میں ہے عیاں تازگی کی چمک
میں مدحِ سرورِ کون و مکاں کی کرتا ہوں یہی ہے ذوق مرا اور بندگی میری
اسی دامن سے ملتا ہے سکونِ دائمی مجھ کو زہے قسمت مرے ہاتھوں میں ہے سرکار کا دامن

:مثال دوم

پیر و مرشد ہے مرا شاہ حبیب الرحماں جس نے چھوڑی ہی نہیں ایک بھی سنت تیری
نبی کی صحبتِ اکمل کا خاص ہے فیضان جو اہلِ صفہ ہیں عینیؔ وہ کتنے کامل ہیں
وہی ہیں فاتحِ خیبر، انھیں سب کہتے ہیں حیدر علی کو آپ نے ایسا سنوارا یارسول اللہ
سرخروئی پائینگے دنیا میں بھی عقبیٰ میں بھی اہلِ بیتِ مصطفیٰ سے آپ کا رشتہ رہے
دیکھ کر عینیؔ سند بولے مچل کر یہ عمر قبر میں میری یہی شبیر کا لکھا رہے

:مثال سوم

مجھ کو باطل کے عقائد سے کوئی مطلب نہیں میں حسینی ہوں سدا حق سے مرا ناطہ رہے
انکی عظمت کیا گھٹائیں گے جہاں کے رافضی آیتِ قرآن حضرت عائشہ کے ساتھ ہے
سرکار کی عظمت کا تو بن جائے گا قائل نجدی تو ذرا عشق میں قرآن پڑھا کر
عدوئے سرورِ کونین کی تذمیم کرتے ہیں نبی کے ہوگئے جوان کی ہم تکریم کرتے ہیں
اِن کی سیرت کے ورق پر ہے فدا گل، نجدی کیوں تری آنکھ کو یہ خار نظر آتا ہے

مذکورہ بالا مثالوں سے یہ بات مہر نیم روز کی طرح واشگاف ہوجاتی ہے کہ نعتیہ شاعری جن تین عناصر سے تکمیل پاتی ہے وہ سب عینیؔ کے اس مجموعۂ کلام میں موجود ہیں۔

ہمیں امید واثق ہے کہ یہ نعتیہ مجموعہ ءکلام " رحمت و نور کی برکھا " نعتیہ ادب میں اپنا اعتبار و معیار حاصل کریگا اور ارباب فکر و نظر اس کی پذیرائی کرنے میں تامل نہیں کرینگے۔

اللہ کرے فکر میں ہو اور بلندی

خیر سگال

سید اولاد رسول قدسی

۸-۸-۲۰۲۰ء

رحمت و نور کی برکھا

نعتیہ ادب میں گراں قدر اضافہ

ڈاکٹر علامہ محمد حسین مُشاہدؔ رضوی، مالیگاؤں (انڈیا)

نعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سعادت، سعادت مند روحوں کے نصیب میں آتی ہے۔ یہ تقدیسی فن کسبی کم وہبی زیادہ ہے۔ اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں کے مصداق نعت گوئی خالص عطائے الٰہی جل جلالہٗ اور عنایتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم سے عبارت ہے۔ محترم ابوالنور سید خادم رسول قدوسی عینیؔ خانقاہِ قدوسیہ، بھدرک شریف، اڈیشا کے جس خاندانِ ذی شان کے چشم و چراغ ہیں اس میں ایک سے بڑھ کر ایک یگانۂ روزگار شخصیات نے جنم لیا اور اپنے علم و فضل سے ایک جہاں کو فیض پہنچایا۔ آج بھی اس عظیم خانوادے میں علما و فضلا موجود ہیں جن کی ہمہ جہت خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ اپنے اجداد کی روحانی اور علمی ضیاؤں سے مستنیر سید خادم رسول قدوسی عینیؔ کی فکر و نظر میں بھی بلا کی چمک دمک پائی جاتی ہے۔ موصوف دینی و دنیوی علوم و فنون سے آراستہ و مزین ایک بااخلاق، ملنسار، مخلص، متین اور علم دوست انسان ہیں۔ عظیم و نجیب نسبتوں کی بہاروں کے حامل عینیؔ کا اشہبِ قلم یوں تو کئی اصناف میں طبع آزمائی کرتا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ انھیں نعتیہ شاعری سے گہری دلچسپی اور قلبی شغف ہے۔ والد ماجد مفتیِ اعظم اڑیسہ علامہ سید عبدالقدوس علیہ الرحمہ کی روحانی توجہ اور معروف عالم دین اور ممتاز شاعر علامہ سید اولادِ رسول قدسی کی تربیت نے عینیؔ کی نعت گوئی کو جلا بخشی۔ یوں تو موصوف نے 1986ء میں پہلی نعت کہی لیکن اعلیٰ تعلیم کے حصول اور پھر یونین بینک آف انڈیا میں آفیسر کی حیثیت سے دورانِ ملازمت ملک و بیرون ملک پوسٹنگ کے سبب یہ سلسلہ تواتر سے جاری نہ رہ سکا۔ 2016ء میں جب لکھنؤ میں پوسٹنگ ہوئی تو موصوف کی طبعِ رسا کو مزید مہمیز ملی۔ اسی طرح واٹس ایپ کے مختلف نعتیہ گروپس میں شمولیت کے بعد آپ کی نعت گوئی کو اور زیادہ جلا ملی اور آپ نے نعتیہ ادب کی فضائے بسیط

میں جولانیاں بکھیرنا شروع کردیں۔ ہفتہ وار طرحی مشاعروں میں دیے جانے والے مصرعوں پر آپ کی فکرِ رسا نے اچھی کھیتی اگائی اور عمدہ فصل تیار کی۔ زیرِ نظر مجموعہ ''رحمت و نور کی برکھا'' میں شامل لگ بھگ 40 رفی صد کلام ایسے ہی ہیں جو واٹس گروپ بزم شعر و ادب میں کہے گئے ہیں۔

موصوف فی الحال یونین بینک آف انڈیا (شاخ بھساول، مہاراشٹر) میں چیف منیجر کی اعلیٰ مسند پر فائز ہیں اور مسلسل نعتیہ شاعری کے اثاثے میں گراں قدر اضافہ کررہے ہیں۔ عینیؔ کی مرقومہ نعتیں علمی و فنی اعتبار سے شاہ کار کہی جاسکتی ہیں اور اسلوب و کیفیت کے اعتبار سے بے مثال بھی۔ ان کی نعتوں میں دل کشی بھی اور طرفگی بھی، شیفتگی بھی ہے اور شگفتگی بھی، پختگی بھی ہے اور نغمگی بھی۔ تقدیسی شاعری کے جملہ لوازمات ان کی نعتوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ والہانہ وارفتگی کے باوصف ادب و احترام کی جو فضا ان کی نعتوں کی زیریں رَو سے ابھرتی ہے وہ قلب و روح کو شاد کام کرتی جاتی ہے، ''رحمت و نور کی برکھا'' سے چند نمایندہ اشعار نشانِ خاطر فرمائیں:

ان کے صدقے زمیں کتنی شاداب ہے — اور تاروں کی ہیں بستیاں لاجواب
چاند پر کوئی گیا کوئی خلا سے آ گیا — مل کے آیا رب سے جو ان کے علاوہ کون ہے
کام آئے گی ہدایت مصطفیٰ کی حشر تک — آخری حج میں رہا ایسا خطابِ مصطفیٰ
رب کے دیں کے لیے وقف کی اپنی زیست — کشورِ عشق کے تاجدار آپ ہیں
سراپا وہ معجز نما بن کے آئے — مٹی ساحروں کی ہر اک ساحری اب
وضو کرلوں، قلم، کاغذ کو پاکیزہ کروں پہلے — پھر اس کے بعد میں نعتِ حبیبِ کبریا لکھوں

عینیؔ کے کلام میں نعت کی شعریات کے جلو میں تقدیسی لفظیات کا جو نگار خانہ آراستہ نظر آتا ہے وہ متاثر کن ہے۔ موصوف کے کلام سے مختلف لفظی تراکیب خاطر نشین فرمائیں اور ان کی زبان دانی کی داد دیں:

شہکارِ مسجود لاریب فیہ / بزمِ ایقان / نوری شیشہ / چرخِ امید /
سرورِ آفاق / غسیلِ قدسیاں / صفائے قلب و جگر / کشتِ ایمان /
قاطعِ آلام / کشتیِ زیست / وجہِ اماں / لمعانِ کرم / جبینِ دل /
زنجیرِ جفا / پاکیزگیِ فکر / قرطاسِ مقدس / توشۂ قلب /

متاعِ زیست/ کشورِ عشق/ رحمتِ بسیار/ معیارِ خوشی/ اندازِ تکلم/
رشکِ سلیماں/ بادِ لطف/ غموں کا دشت/ ضعیف خامہ/ شاہراہِ
فیض/ خوشبوئے اخوت وغیرہ وغیرہ

ان لفظیات کے انسلاک سے عینیؔ نے اپنے کلام کو بہترین اسلوب کا آئینہ دار بنادیا ہے جو مختلف پیکروں کا جھرمٹ بن گیا ہے۔ عینیؔ کے بعض اشعار میں تراکیب کے ساتھ ساتھ پیکروں کا حسین وجمیل امتزاج ہمارے حواسِ خمسہ کو متاثر کرتا ہے اور ہم حسی، لمسی، مذوقی، شامّی، سمعی، بصری، نوری اور دیگر پیکروں سے مملو اشعار کے مطالعے سے کیف آگیں جذبات سے سرشار ہوجاتے ہیں، منظر کشی اور تصویریت کا حُسن قابلِ دید ہے:

میرے ساتھ ان کے کرم کی ہے ضیا	مجھ پہ حاوی غم کے اب بادل نہیں
فلک کا قمر حُسنِ آقا کے آگے	ندامت سے کیا پانی پانی نہیں ہے
یہ کعبہ کے دل سے صدا آرہی ہے	مدینے کے انوار کا تذکرہ ہو
آقا کی ہوئی ایسی عنایات کی بارش	ہوتا گیا غائب رہِ دشوار کا منظر
مدینہ جس نے بھی دیکھا اسے یہ کہنا پڑا	غبارِ کوئے نبی رشکِ کہکشاں نکلے
کتنا حسین دیکھیے یہ امتزاج ہے	اسوہ ہے بے مثال تو چہرہ ہے بے نظیر

نعتیہ شعری کائنات کے دیگر نعت گو شعرا کی طرح عینیؔ کی نعت گوئی کا محرک بھی عشق ومحبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا جذبۂ خیر ہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عشق ومحبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تئیں شاعر کی فکر ونظر جتنی مخلصانہ اور والہانہ ہوگی اس کے کلام میں اُتنا ہی زیادہ تاثیر کا جوہر جلوہ گر ہوکر قاری وسامع کو اپنی گرفت میں لے گا۔ عینیؔ عاشقِ رسول بھی ہیں اور آلِ رسول بھی۔ ان کی رگوں میں خونِ رسالت رواں دواں ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں عشق ومحبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی گہری آمیزش نہ صرف متاثر کن ہے بلکہ پُرخلوص بھی ہے۔ انھوں نے اپنے نانا رءوف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف وتوصیف کے لیے قرآن وسیرت کو اپنا رہبر ورہنما بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں عشق ومحبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں والہانہ مگر محتاط وارفتگی، اسوۂ حسنہ اور سیرتِ طیبہ کی آفاقیت وہمہ گیریت اور اسلام کے تفوق وبرتری کا

یقین کامل دکھائی دیتا ہے:

بلند انسانیت ہے مذہب اسلام کے دم سے
اسی کا صدقہ ہے، بن کر وقار زن سلامت ہے
دے کے مفلس کو سروری آقا
کر گئے دور مفلسی آقا
عید کے دن یتیم بچے کو
دے گئے عید کی خوشی آقا
ہوں سیاسی یا سماجی یا ہوں دینی دنیوی
مسئلوں کا دائمی حل میرے آقا ہی تو ہیں
قانونِ مصطفیٰ پہ اے عینیؔ عمل کرو
گر چاہتے ہو امن و اماں شانتی رہے
میرے آقا کی جاں فشانی سے
آج چہرہ ہے دین کا روشن

عینیؔ کا کلام بھی عقیدے اور عقیدت سے عبارت نعتیہ شاعری کے روایتی مضامین پر محیط ہے لیکن ان کو برتنے میں سلیقہ مندی اور حُسنِ ادا نے ان کے کلام کو دو آتشہ کر دیا ہے۔ انھوں نے قرآن کریم اور سیرتِ طیبہ سے سینکڑوں نکات دریافت کیے۔ مختلف آیاتِ کریمہ سے فضائلِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے اشعار کو سجایا۔ سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے واقعات و قصص اور معجزات کو بڑی خوب صورتی سے شعری پیکر میں ڈھالتے ہوئے مدحتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فصل بہاراں اگائی۔ قرآنی آیات کے انسلاک سے کثیر تعداد میں عینیؔ کے اشعار بیک وقت صنعت اقتباس اور صنعتِ تلمیح کا مرقع بن گئے ہیں نیز سیرتِ طیبہ کے واقعات اور معجزات کے اظہاریے سے ان کے بکثرت اشعار صنعتِ تلمیح کا شاہ کار بن کر ہمیں لطف و سرور عطا کرتے ہیں۔
عینیؔ کے اشعار میں پنہاں بیان کی ندرت، خیال و فکر کی پاکیزگی اور طرز ادا و حسنِ تخیل کی چاشنی کے کیا کہنے، آپ کے اشعار میں موزونیت، برجستگی اور پیرایۂ اظہار کی دلکشی صاف طور پر نمایاں نظر آتی ہے:

پڑھو آیتِ وابتغوا جان لو گے
بغیر ان کے کیوں کامرانی نہیں ہے
یہ تلک الرسل سے عیاں ہے اے عینیؔ
ہے قولِ خدا ان کا ثانی نہیں ہے
والسابقون آیتِ قرآں دلیل ہے
راضی ہے رب صحابہ سے، یہ دل میں ضم کریں
کیا رب نے جس کا بیاں القلم میں
ان اخلاقِ سرکار کا تذکرہ ہو
کر دیا نصب وہیں چشمِ قتادہ پھر سے
دے کوئی اور کہیں ایسی شفا ناممکن
رب بدل دے قبلہ ان کے واسطے
سرورِ عالم کی خواہش کیا کہیں

بُن دیے جالے سب غار کے آس پاس ان کی عاشق ہیں یوں مکڑیاں لاجواب
پہنا سونے کا کنگن سراقہ نے جب بولے سب شاہ کا ہے کہا بے مثال
اک گواہی خزیمہ کی دو ہو گئی اختیارِ شہِ دوسرا بے مثال

فکر ونظر کی گہرائی وگیرائی، خیال کی پاکیزگی، فنی وادبی نزاکتوں کی بے مثالی، سلاست و روانی کی تابندگی عینیؔ کے کلام کی خصوصیات ہیں۔ عینیؔ نے اپنے کلام میں صنائع کے نجوم چمکائے ہیں اور بدائع کے مہر و ماہ جگمگائے ہیں۔تشبیہ، استعارہ، تلمیح، اقتباس، تجسیم، تجنیس، مراعاۃ النظیر، تضاد وغیرہ کی جلوہ گری سے ان کا کلام عقیدے وعقیدت اور دین وشریعت کے ساتھ ساتھ شعریت و ادبیت اور فکری وفنی خوبیوں کا خوب صورت اور حسین امتزاج بن گیا ہے:

دنیا کے اطبا سب محتاج رہے اس کے جو ان کی محبت میں بیمار نظر آیا
القمر کا سورہ کرتا ہے بیاں کس شان سے اختیار وسطوت وقدرت رسول اللہ کی
دیکھتے رہتے ہیں اسی کو بس نوری شیشہ ہے گنبدِ خضریٰ
ان کی یادوں کے چراغوں کا اثر ہے تاباں دل کے پرنور بہت طاق نظر آتے ہیں
جو ان کی ہدایت سے منور رہا اس کو ظلمات سے ہم سینہ سپر دیکھ رہے ہیں
ہے یہ خزاں سے دور سدا پُر بہار ہے ایسی رہی ہے جاذبیت کوئے یار میں

عینیؔ امامِ نعت گویاں امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی کے آفاقی پیغامِ عشقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبلغ وداعی بھی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں اہل سنت وجماعت کی شہرۂ آفاق خوش عقیدگی کا جلوہ جابجا نظر آتا ہے۔ موصوف نے عشق ومحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ اپنے اشعار کے وسیلے سے تحفظِ ناموسِ رسالت اور تعظیم وتوقیرِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جذباتِ پاکیزہ کا اظہار بھی پوری شدت کے ساتھ کیا ہے:

آیت قد جاء کم سے ہوگیا ہم کو پتا کون ہے نوری بشر اور نور والا کون ہے
آیتِ قل انما کی تم پڑھو شانِ نزول تب سمجھ میں آئے گا بے مثل و یکتا کون ہے
ماکان، مایکون کا رکھتے ہیں علم وہ واضح یہ ہوگیا ہے خدا کی کتاب سے
بشر اپنے جیسا جو ان کو کہے ہے عقل اس میں مفقود لاریب فیہ

مصطفیٰ کے توسل کا ہے یہ اثر عینیؔ میری دعا نور ہی نور ہے
ہو بابِ شفاعت کہ ہو دروازۂ رحمت سرکارِ دو عالم کے ہی صدقے میں کھلا ہے
مستحق بن جائیں رحمت کے منا کر عید ہم ہم کو قسمت سے ملی ہے عیدِ میلاد النبی

''رحمت ونور کی برکھا'' میں شامل اکثر کلام طرحی مصرعوں پر کہے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ ردیفوں اور قافیوں کی رنگا رنگی دکھائی دیتی ہے۔ طرحی مصرعوں پر عینیؔ کا اس طرح تواتر کے ساتھ کلام کہنا بھی کمال کی بات ہے۔ آپ نے مشکل، ادق اور سنگلاخ زمینوں پر سرسبز وشاداب فصلِ نعت اُگانے کی جو سعیِ جمیل کی ہے وہ ہر اعتبار سے لائقِ تحسین ہے۔ بعض زمینیں تو ایسی مشکل اور بنجر ہیں کہ ان پر نعتیہ کلام کہنا کارے دارد ہو سکتا تھا لیکن ایسے مقامات پر بھی عینیؔ کے ذوقِ سخن نے بڑی خوش اسلوبی اور کامیابی سے مدحت نگاری کے جوہر بکھیرے ہیں:

یہ کہتا ہے لولاک قولِ خدا ہیں وہ سب کے مقصود لاریب فیہ
دونوں جہاں میں کیوں نہ وہ چمکے گا جس کو ہے سرکار کے فیوض کے گوہر سے ربط ضبط
ہو علامت اور ہو پیکر تراشی بھی یہاں جان لو تم نعت کے اشعار میں جدت کا راز
نبی عطا کریں بے جان کو بھی گویائی کوئی دکھائے کہیں ایسا اک کمال کہاں
مرے سرکار کے اخلاق کی نوری کرن پھیلی ملا انساں کو انسانی شرف آہستہ آہستہ

ناچیز، محترم ابوالنور سید خادم رسول قدوسی عینیؔ کو شعری وفنی محاسن سے آراستہ ومزین اس خوب صورت اور دل کش قبالۂ عقیدت کی پیش کش پر صمیم قلب سے مبارک باد پیش کرتے ہوئے مسرتوں سے سرشار ہے۔ دعا ہے کہ ربِ کریم جل جلالہٗ، رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے وطفیل جملہ اہلِ عقیدت ومحبت کو اپنی ''رحمت ونور کی برکھا'' میں شرابور رکھے، آمین بجاہ النبی الامین الافضل النجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم !!

(ڈاکٹر) محمد حسین مُشاہد رضوی، مالیگاؤں (انڈیا)

12؍ذی الحجۃ الحرام 1441ھ

3؍اگست 2020ء، دوشنبہ

عینیؔ کی تقدیسی شاعری

حضرت علامہ مفتی سید آل رسول حبیبی ہاشمی
سجادہ نشین، خانقاہ قدوسیہ، بھدرک، اڈیشا

کچھ خاندان ایسے ہوتے ہیں جہاں سے ہر آن ہدایت وسعادت کا نور جھلملاتا رہتا ہے۔ عینیؔ اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں، انہوں نے آنکھیں کھولیں تو ہر طرف علم و دانش کا خوشنما چراغ جلتا ہوا دیکھا، اسلامی تہذیب وتمدن سے ہر فرد جگمگاتا نظر آیا۔

حضرت عینیؔ کے والد بزرگوار سیدی مفتیٔ اعظم اڈیشا قدس سرہ ایک جید عالم، عظیم الشان فقیہ تھے، ولیٔ کامل اور عاشق رسول تھے، گو کہ وہ شاعری نہیں کرتے تھے لیکن وہ صنف شاعری سے بدرجۂ اتم واقف تھے۔ حضرت کے بعض شہزادے بلند پایہ شاعر ہیں وہ اپنی شاعری کی اصلاح آپ ہی سے کرواتے تھے اور آپ فی البدیہہ اور عمدہ اصلاح فرما کر باضابطہ شاعری کرنے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے تھے۔ جس پاکیزہ ماحول میں عینیؔ نے آنکھیں کھولی ہیں ان میں ذوق شاعری کا پیدا ہونا فطری امر تھا اور پھر طبیعت اخاذ تھی اپنے شاعر بھائیوں کی صحبتوں نے انہیں اور نکھار دیا۔ الحمدللہ کہ آج وہ بلند پایہ شاعر کی حیثیت سے ملک و بیرون ملک میں متعارف ہیں۔

عینیؔ شاعری کی ہر صنف میں طبع آزمائی کی صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ طبع آزمائی کر رہے ہیں لیکن ان کا رجحان نعتیہ شاعری کی طرف زیادہ ہے اس لئے کہ

جس خاندان میں عینیؔ کی نشو ونما ہوئی ہے وہاں ہر آن دلوں میں عشق رسالت کی جوت جلائی جاتی ہے اور لوگوں کو عشق رسول کا متوالا بنایا جاتا ہے۔ نعتیہ شاعری کی مقبولیت عشق رسول ہی کی مرہون منت ہے، بغیر عشق رسالت کے نعتیہ اشعار کہے تو جاسکتے ہیں، داد وتحسین کی امید بھی کی جاسکتی ہے لیکن روحانیت حاصل نہیں ہوسکتی اور نہ کیف وسرور مل سکتے ہیں۔ عشق رسالت میں ڈوبے ہوئے اشعار جن عشاق شعرا نے کہے ہیں وہ بار بار پڑھے جاتے ہیں، پھر بھی کیف وسرمستی میں کمی نہیں ہوتی، بلکہ ہر بار ایک نئی چاشنی ملتی ہے اور ایک نئی لذت حاصل ہوتی ہے۔

ماضی قریب کے نعت گو شعراء میں حضرت علامہ رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے اشعار کو بطور نمونہ پیش کیا جاسکتا ہے کہ آپ کا ہر شعر عشق رسالت کا آئینہ دار ہے، معانی سمجھے بغیر بھی سننے والے کو مستی آجاتی ہے اور وہ کیف وسرور میں ڈوب جاتا ہے۔

حضرت سید خادم رسول عینیؔ کے اشعار بھی حضرت رضا بریلوی کے عکس و پرتو نظر آتے ہیں۔

عینیؔ حب رسول میں ڈوب کر اپنی خواہش دید کی تکمیل نہ ہونے پر تڑپتے ہیں اور خوب تڑپتے ہیں تڑپتے ہوئے کچھ اس طرح فریاد کرتے ہیں:

خواہش دید شہ دیں ہے ادھوری اب تک
اپنے خوابوں کی میں تعبیر کہاں سے لاؤں

جب انسان محبوب کی سچی محبت میں سرشار ہوتا ہے تو اس میں دیدار محبوب کی تڑپ ہوتی ہے اسی کا اظہار عینیؔ نے بڑے حسین پیرائے میں کیا ہے جو ان کے عشق رسول کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ کثرت اضافت سے ذہن بوجھل ہوتا ہے لیکن اس شعر میں کثرت اضافت نے ذہن کو انجلا بخشا ہے اس میں جو خوبی نمایاں ہے، وہ اہل سخن سے پوشیدہ نہیں۔

دامن رسول ہی خیر وفلاح کا ضامن ہے، جس نے اس کو جتنی مضبوطی سے تھاما وہ اتنا ہی کامیاب و کامران ہوا، اس لئے عینیؔ خود کو تنبیہ کرتے ہوئے یوں گویا ہیں:

کبھی نہ دامن سرکار چھوڑنا عینیؔ
تمہاری خیر ہے خیر الوریٰ کے دامن میں

اس میں خیر کی تکرار نے اس کے حسن کو دوآتشہ بنادیا۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حبیب خدا ہیں، نور ہدیٰ ہیں، وہی راحت جاں اور وہی ہمارے ہر غم کے مداوا ہیں۔ جب ان کا کرم شامل حال ہے تو غم کے بادل ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے، ان کے کرم کی ضیا ایسی ہے کہ غموں کے بادل اس پر حاوی ہوجائیں، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ اس پختہ ایمانی کا اظہار عینیؔ اس طرح کرتے ہیں کہ وجدان جھوم اٹھتا ہے فرماتے ہیں:

میرے ساتھ ان کے کرم کی ہے ضیا
مجھ پہ حاوی غم کے اب بادل نہیں

رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہی اصل ایمان، جان ایمان اور

روح ایمان ہے اس لئے ان کی تعظیم وتکریم اوران کا ادب واحترام از حد ضروری ہے۔قرآن پاک میں بھی اسی کا حکم دیا گیا ہے رب کا ارشاد ہے: **وتعزروہ وتوقروہ**
یعنی نبیؐ پاک کی تعظیم وتوقیر کرو اس حقیقت کو عینیؔ نے شعر کا جامہ کچھ اس طرح پہنایا ہے:

حب سرکار اصل ایماں ہے
کرنا ہے سب کو احترام نبی

حسن قمر کی ضیا پاشیوں سے کسی کو مجال انکار نہیں، لیکن اس کا حسن بھی نور محمدی کا عطیہ ہے۔خلاق کائنات نے اپنے حبیب کو ایسا بے مثال حسن وجمال عطا کیا ہے کہ اس حسن کے سامنے کائنات عالم کا ہر حسن شرمندہ اور ندامت سے پانی پانی ہے۔اس حقیقت کو حسین لفظوں میں عینیؔ نے بطور استفہام انکاری نظم کیا ہے جس سے ان کی قادر الکلامی اور اپنے آقا سے والہانہ عشق ہویدا ہے، فرماتے ہیں:

فلک کا قمر حسن آقا کے آگے
ندامت سے کیا پانی پانی نہیں ہے؟

یہ چند اشعار بطور نمونہ پر دقرطاس کیے گئے۔عینیؔ بڑی تیزی کے ساتھ شاہراہ نعت گوئی میں انفرادیت کی تجلیات بکھیرتے جارہے ہیں۔آپ کے معیاری اور شستہ نعتیہ کلام ہندوستان کے معیاری رسائل وجرائد کی زینت برابر بن رہے ہیں اور قارئین کے ذوق سلیم کو فرحت وانبساط عطا کر رہے ہیں جس سے ان کی اہمیت ومقبولیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

اس وقت عینیؔ کا پہلا نعتیہ شعری مجموعہ ”رحمت ونور کی برکھا“ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہے جو یقیناً عشاق رسول کے لئے گران قدر عظیم الشان تحفۂ نور ہے۔رب قدیر قبول فرمائے اور عینیؔ کو فیضان رسالت سے مستنیر کرے، آمین۔

رحمت ونور کی برکھا۔ ایک مطالعہ

علامہ محمد رفیق وارث مصباحی (ساؤتھ افریقہ)

یہ جان کر انتہائی مسرت ہوئی کہ عظیم شاعر، شہزادۂ مفتیٔ اعظم اڑیسہ پیرزادہ سید خادم رسول عینیؔ میاں کی نعتوں کا پہلا مجموعہ 'رحمت ونور کی برکھا' ارباب ذوق کی نگاہوں کو تابندگی بخشنے کے لئے انتہائی تیزی سے طباعت کی سمت بڑھ رہا ہے۔ یقیناً یہ میرے لئے سعادت کی بات ہے کہ اس نعتیہ مجموعہ کی بارشِ رحمت نے اپنے فیضان کا خصوصی حصہ عطا فرما کر خاکسار کی پژمردہ فکر کو تروتازگی بخشی۔

غالباً ۲۰۰۵ کی بات ہے کہ ان سے میری پہلی ملاقات ممبئی کے قدسی سمینار میں ہوئی جہاں ہندوستان بھر کی عظیم ادبی شخصیات علامہ قدسی کے شاعرانہ فن کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے جلوہ بار تھیں۔ انھی شخصیات میں سے ایک ایسی ذات بھی تھی جن سے ملاقات کے بعد سطح ذہن پر جو کچھ خاکہ ابھرا وہ اس طرح تھا۔

'گول مٹول ابھرا ہوا چہرہ، خمار عشق میں ڈوبی آنکھیں، کشادہ پیشانی پر ایک پرنور لکیر جوان کی روشن فکر کی آئینہ دار ہو، گہری سوچوں کو اپنے تخیل کی موجوں میں سموئے ہوئے لیکن سمندر کی طرح اضطرابی لہروں سے دور، علامہ قدسی کے ہم شبیہ، انھی کی مانند ظرف کا گہرا سکوت اور ان کی فکری وراثتوں کے امین، انتہائی مخلص اور سادگی کی سراپا تصویر کا نام 'سید خادم رسول عینیؔ۔

عینیؔ میاں موجودہ دور کے ان شعراء میں سے ایک ہیں جن کے کلام کثرت سے اردو اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں۔ موقع بہ موقع ادبی مشاعروں کو بھی اپنے کلام سے زینت بخشتے ہیں، شاعری کے علاوہ اچھے مبصر اور ناقد کی حیثیت سے بھی جانے جاتے ہیں۔ شعری اور ادبی دنیا کی ایک مشہور اور معتبر بزم 'بزم شعر وادب' کے مدیر اعلیٰ ہیں اور اردو کے علاوہ انگلش زبان میں بھی نعتیہ شاعری کرتے ہیں۔ علامہ قدسی کے مشہور تلامذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ میدانِ شعر وادب میں وہ ہمارے رفیق درس اور درسگاہ قدسی کے قائد ہیں۔ پیشہ کے اعتبار سے یونین بینک آف انڈیا میں چیف منیجر کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ بینکنگ کام کے تحت آپ نے دبئی اور سڈنی کا بھی رخ کیا

۔اس طرف خاصا عرصہ گزارنے کے بعد جب آپ کی واپسی اپنے وطن ہوئی تو آپ کی زندگی میں عجیب سی تبدیلیاں رونما ہونے لگیں، ہردم گم سم رہا کرتے۔ نہ جانے وہ کون سا تصوراتی حسن تھا جو آج تک راز کے خول سے باہر نہ آسکا۔ علامہ قدسی (برادر بزرگ اور استاذ محترم) نے ایک ماہر نباض کی طرح اس غیر مرئی مرض عشق کو محسوس شکل میں پہچان لیا اور اپنی مشفقانہ تربیت کے ذریعے عینیؔ کے دلوں میں نعت گوئی کی آنچ کو تیز سے تیز تر کردیا۔ اب عینیؔ میاں کا حال یہ ہے کہ انھیں نعتیہ شاعری سے عشق کی حد تک لگاؤ ہو گیا ہے۔ وہ اپنی اضطرابی کیفیات کا ازالہ اسی سے کرتے ہیں اور یہی وہ وسیلہ اظہار ہے جس سے انھیں قلبی سکون ملتا ہے۔ اگر کوئی ان کی اس عظیم دولت پر غاصبانہ حملہ کرنا چاہے تو خدشہ ہے کہ کہیں ان پر جذب نہ طاری ہو جائے۔

عینیؔ میاں بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں لیکن علامہ قدسی کے فیضان صحبت کے نتیجے میں جب انھوں نے اپنا رخ نعتیہ شاعری کی طرف موڑ دیا تو ان کی تمام تر غزلیں نعتیہ شاعری کے حسن کے سامنے پھیکی پڑ گئیں۔ ان کی شاعری میں جمالیاتی نشاط انگیزی، تخیل کی میناکاری، خیالات کی جدت، عشق کی جھلملاہٹ، مصطفیٰ کا مدینہ، گنبد خضریٰ کی چھاؤں، حضور کی سیرت، صحابہ کی محبت، عقائد اہل سنت کی ترویج اور عقائد باطلہ کی تردید کے حسین جلوؤں کی بہار ہے۔

آپ شاعری میں جو بھی ادبی صنعت استعمال کرتے ہیں وہ انتہائی حسین اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ الفاظ نگینوں کی طرح شعر کی لڑیوں میں بڑے قرینے سے جڑے ہوتے ہیں جنھیں دیکھ کر یہ خوش گوار احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے استاذ کے قدم بہ قدم اپنی منزل کی سمت رواں دواں ہیں۔

آئیے! اب ہم ان کی چند ادبی صنعتوں کو ان کے شعری شہ پاروں میں ملاحظہ کریں۔

صنعت تجنیس:

میدان کربلا میں بہتر کے عزم نے اسلام کے نصیب کو بہتر بنا دیا

صنعت اقتباس:

آیت قل انما کی تم پڑھو شان نزول تب سمجھ میں آئے گا بے مثل یکتا کون ہے

صنعت تلمیح:

بن دیئے جالے سب غار کے آس پاس ان کی عاشق ہیں یوں مکڑیاں لاجواب

صنعت تضاد:

دنیا کے اطبا سب محتاج رہے اس کے　　جو ان کی محبت میں بیمار نظر آیا

صنعت تجسیم:

یہ کعبہ کے دل سے صدا آرہی ہے　　مدینے کے انوار کا تذکرہ ہو

صنعت محاورہ:

فلک کا قمر حسن آقا کے آگے　　ندامت سے کیا پانی پانی نہیں ہے

صنعت مراعات النظیر:

القمر کا سورہ کرتا ہے بیاں کس شان سے　　اختیار و سطوت و قدرت رسول اللہ کی

صنعت تجنیس زائد:

میری رگ میں خون ہے شبیر کا　　دل مرا شبر نگر ہے چپ رہو

پیکر تراشی:

آقا کی ہوئی ایسی عنایات کی بارش　　ہوتا گیا غائب رہ دشوار کا منظر

تشبیہات واستعارات:

دیکھتے رہتے ہیں اسی کو بس　　نوری شیشہ ہے گنبد خضریٰ

فائل تمھاری زیست کی ہردم رہے گی پاک　　رکھو سدا حدیث کے دفتر سے ربط ضبط

ان کی یادوں کے چراغوں کا اثر ہے تاباں　　دل کے پر نور بہت طاق نظر آتے ہیں

عینی ان جیسی اپنی تمام خوبصورت نعتیہ کاوشوں کو اپنے استاذ محترم کی رہین منت قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں۔

عینی کہتا ہے سدا نعت نبی　　اس پہ قدسی کا اثر ہے چپ رہو

اس مقام پر یہ کہنا بھی دل چسپی سے خالی نہ ہوگا کہ علامہ قدسی جنھیں اپنی منفرد پیکر تراشی اور علامت نگاری کے سبب 'فطرت کا شاعر' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی شاعری کا بیشتر جمالیاتی حصہ حسن

فطرت کی منظر نگاری پر مشتمل ہے، جا بجا انھوں نے اپنی شاعری کی مختلف صنعتوں میں مناظر فطرت کے خوبصورت نظاروں کو پیش کیا ہے۔

ظاہر ہے عینیؔ میاں کو بھی اپنے استاذ کے نقش قدم پر چل کر اپنی شاعری کو رنگ قدسی کے سانچے میں ڈھالنا تھا، چنانچہ انھوں نے اپنے نعتیہ گلشن کو حسین سے حسین تر کرنے کے لئے فطرت کی حسین بہاروں اور اس کے دل کش مناظر مثلاً

جھرنوں کی نغمگی، کھیتوں کی ہریالی، چٹانوں کا عزم، کوہ کی استقامت، پرندوں کی چہک، پھولوں کی مسکان، دریا کی روانی، موجوں کی طغیانی، آسماں کی رفعتیں، زمین کی وسعتیں، مہر و ماہ کی ضیا باری، ستاروں کی قندیلیں، بجلی کی کڑک، بادل کی گھن گرج، صحرا کی ویرانی، ریتوں کی تپش، دھوپ کا کرب وغیرہ جیسے مختلف مناظر کا بہ حسن وخوبی استعمال کیا ہے جس کا صحیح ادراک اس مجموعہ کے بالاستیعاب مطالعہ سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

میں عینیؔ میاں کے نعتیہ مجموعے کی اشاعت پر بزم قدسی کے جملہ احباب کی جانب سے گلدستہ تہنیت پیش کرتا ہوں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

از قلم

محمد رفیق وارث مصباحی

جوہانسبرگ، ساؤتھ افریقہ

رحمت ونور کی برکھا کا عمومی جائزہ

حضرت محمد فاروق خاں، احسن اعظمی (لکھنؤ)

کچھ خانوادے ایسی انفرادیت اور افادیت کے حامل ہوتے ہیں جن کے نام آتے ہی ایمان ویقیں اور عقیدت کی شمعیں جھلملانے لگتی ہیں۔ انھی عظمتوں اور رفعتوں کی تجلیات سے تابندہ حضرت علامہ مولانا سید عبدالقدوس علیہ الرحمہ ورضوان مفتیٔ اعظم اڑیسہ کا خانوادہ ہے، جس سے نسبت ہی کسی شاعر یا ادیب کے توصیف وتعارف کے لئے کافی ہے۔

حضرت سید خادم رسول کنیت ابوالنور المتخلص عینیؔ کا بھی تعلق اسی خانوادۂ سادات سے ہے آپ مفتیٔ اعظم اڑیسہ کے پسر ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ یونین بینک آف انڈیا میں چیف منیجر کے عہدے پر فائز اہم افسر ہیں۔ آپ کے برادرِ کلاں حضرت علامہ مفتی سید آلِ رسول حبیبی ہاشمی سجادہ نشین خانقاہ قدوسیہ بھدرک اڑیسہ ایک عظیم مفکر، خطیب اور مفتیٔ دین ہیں جن کی سرپرستی میں حالیہ برسوں میں قائم قدوسی دارالافتاء بھدرک کے ذریعہ عوام الناس کے مسائل دیرینہ کو فتویٰ نویسی کے ذریعہ حل فرما کر خدمتِ دین وسنیت کا کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ ہی کے دوسرے بڑے بھائی حضرت علامہ مولانا سید اولادِ رسول قدسی مصباحی مقیم حال امریکہ کی ذاتِ باصفات ہے جن کی متعدد کتابیں نثری اور منظوم صورت میں طبع ہو کر قارئین علم وادب کی تشنگی کو سیراب کر رہی ہیں۔ ایسی عظیم المرتبت شخصیات کے زیرِ سایہ تربیت یافتہ شاعر سید خادم رسول عینیؔ اگر کمالاتِ فکر وفن کو شعری مجموعہ کی صورت لا رہے ہیں تو مقامِ حیرت کیا ہے۔

مقامِ مسرت ہے کہ آپ کا پہلا شعری مجموعہ نعتِ پاک کے پاکیزہ اشعار سے مزین ہو کر ''رحمت ونور کی برکھا'' کے نام سے منظرِ عام پر آ رہا ہے، جو خزینۂ شعر وادب میں ایک خوبصورت گوہرِ نایاب کا اضافہ ہے۔

خاندانی روایات، گھر کے اقدار اور خانوادے کا ماحول، بزرگوں کے خصائص اور خصائل کسی ذات کی تشکیل اور ذہن وفکر کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ محترم عینیؔ صاحب کی پرورش اور

پرداخت جس دینی اور علمی فضا میں ہوئی اس میں اخلاقِ حسنہ، دین و دیانت، مذہبی رواداری، حسنِ عقیدتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی قدریں بہت نمایاں ہیں۔ایسے پاکیزہ ماحول میں پرورش پانے والا عاشقِ رسول جب شاعری کی جانب مائل ہوتا ہے تو یہ شاعر روایتی شاعری کے گیسوؤں کا اسیر دیر تک نہیں رہتا ہے اور بہت جلد اصنافِ شاعری کی سب سے پاکیزہ صنف نعتِ سرورِ کائنات کے دامن سے وابستہ ہو جاتا ہے۔

سید خادم رسول عینیؔ بھی ابتدا میں بہاریہ شاعری پر خصوصی توجہ دیتے تھے اور اچھے غزلیہ اشعار کہتے تھے مگر بہت جلد ہی اس وادیٔ غزل سے نکل کر نعتیہ شاعری کے طیب و طاہر لالہ زار کی خوشبو سے مشامِ جاں کو معطر کرنے لگے۔

نعتِ پاک کی اس پاکیزہ شاہراہ پر قدم رکھتے ہی ان کی شاعری کو جیسے پر لگ گئے۔ دورانِ ملازمت جہاں جہاں تبادلے ہوتے رہے وہاں وہاں کی ادبی فضاؤں میں شعری بزموں میں شرکت فرما کر شعری تسکین کا سامان مہیا کر لیتے۔دبئی، سڈنی، ممبئی، لکھنؤ، دہلی، نوئیڈا اور اب بھساول جلگاؤں کے خطۂ ادب کو اپنے فکروفن کے گلوں سے معطر کر رہے ہیں ساتھ ہی واٹس اپ کی کئی نعتیہ و منقبتی بزموں سے وابستگی اور اپنے برادرِ گرامی سید اولاد رسول قدسی مصباحی سے کسبِ فیض نے ان کی نعتیہ شاعری میں چار چاند لگا دئے۔ مسلسل مشقِ سخن اور شوقِ پرواز نے عرشِ تشہیر کی بلندیوں کی جانب برق رفتاری سے گامزن کر دیا اور آج عینیؔ کا نام ایک معتبر اور مستند شاعر کے طور پر دنیائے شعر و ادب پر خصوصی شناخت بنانے میں کامیاب ہے مختصر عرصے میں ایک ضخیم نعتیہ مجموعہ منظرِ عام پر آنا اس کا بیّن ثبوت ہے۔

اردو ادب میں نعت گوئی سب سے مشکل ترین اور پر خطر راہِ سخن ہے۔اس صنفِ خاص کے آداب ولوازمِ شعری کو اس کے معیار کے مطابق نباہنا آسان نہیں ہے۔نعتِ پاک وہ صنف ہے جس میں اس ذاتِ پاک کی مدح سرائی کی جاتی ہے جس کے لئے ربِ کائنات نے پوری کائنات تخلیق فرمائی ہے یہ وہ پاکیزہ مگر پر خطر رہ گزر ہے جہاں حبِ رسالت مآب کی وارفتگی میں دامنِ احتیاط و ادب ہاتھوں سے چھوٹنے اور شانِ رسولِ اکرم میں لغزشوں کا خطرہ ہر آن بنا رہتا ہے، جس ذاتِ مقدس کو ربِ کائنات نے سلسبیل و کوثر و تسنیم کی روانیاں عطا کی ہیں اور اللہ رب العزت نے اپنے جس محبوبِ

خاص کو معراجِ مقدس کی رفعتوں سے سرفراز فرمایا ہے جس آمنہ کے نورِ نظر، حضرت عبداللہ کے لختِ جگر کو محسن انسانیت کا منصبِ عظیم پر اللہ ربّ العزت نے فائز فرمایا ہے، جس فخرِ بنی آدم کے روحانی اور باطنی کمالات کی ترجمانی کی ام الکتاب مظہر ہے، ایسی عظیم المرتبت شانِ کمالات کی پیکر ذات والا کے حضور نذرانۂ عقیدت ومحبت پیش کرنا تلوار کی تیز دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔

سید خادم رسول عینیؔ ان مستند اور معتبر نعت گو شعراء میں شمار کئے جاتے ہیں جو اعتدال اور حق گوئی کے دامن سے وابستہ رہتے ہوئے بارگاہِ رسولِ مکرم میں اپنے احساسات و جذبات کی ترجمانی نہایت سلیس اور آسان پیرائے میں کرنے کا ہنر بخوبی جانتے ہیں۔ سرورِ دو جہاں کی مدحت سرائی میں سادہ الفاظ کا سہلِ ممتنع میں استعمال ان کی نعتیہ شاعری کا خاصہ ہے۔

چند اشعار ان کے مجموعۂ کلام سے بطورِ تمثیل پیش ہیں۔

سامنے شاہ کا دربار ہے تو کیا غم ہے
ہم سبھی کا وہ نگہ دار ہے تو کیا غم ہے

مضمحل لاکھ مجھے کرنا بھی چاہیں دکھ درد
میرا حامی درِ سرکار ہے تو کیا غم ہے

اس دہر میں ذی شان ہے معراج کا دولہا
اور عرش کی بھی جان ہے معراج کا دولھا

اس واسطے قدسی کی قطاریں ہیں فلک پر
اللہ کا مہمان ہے معراج کا دولھا
آسماں پر ہو بغیر ان کے ضیا ناممکن
ان سے ہٹ کر ملے عالم کو بقا ناممکن

کر دیا نصب وہیں چشمِ قتادہ پھر سے
دے کوئی اور کہیں ایسی شفا ناممکن

خادم رسول عینی کے جو کلام ان کے نعتیہ مجموعے کے دستیاب کرائے گئے ہیں ان کے جستہ جستہ مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا علمی مطالعہ نہایت وسیع و دقیع ہے آپ نے نعتِ پاک میں مبالغہ آرائی اور بیجا مضمون آفرینی سے دامن بچا کر اپنی والہانہ عقیدت و محبتِ رسولِ پاک کو بڑے حسن و خوبی، لطافت و نزاکت کے ساتھ شعری پیکر میں ڈھالے ہیں۔ عینیؔ کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ وہ ایک قادر الکلام شاعر کے ساتھ ہی ایک بہترین نثر نگار بھی ہیں۔ مضمون نگاری میں بھی دسترس رکھتے ہیں۔ اردو زبان کے ساتھ آپ انگریزی میں بھی اشعار کہنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ کئی نعتیہ کلام ان کے انگریزی زبان میں بھی دستیاب ہوئے۔ واٹس اپ کی کئی نعتیہ و منقبتی بزموں سے ان کی مسلسل وابستگی اور ان کے دئے گئے طرحی مصرعوں پر متواتر تازہ کلام کہنے سے ان کی مشاقی میں خوب خوب نکھار پیدا ہو رہا ہے ساتھ ہی وافر مقدار میں شعری اثاثہ یکجا ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی قیادت اور رہنمائی میں ان بزموں سے وابستہ بہت سے نو آموز شعرا کو فکر و فن کے عیوب و محاسن سے روشناس بھی کرا رہے ہیں۔ کلام کی اصلاح اور ان پر پرمغز تبصرے ان کی اعلیٰ صلاحیتوں کے آئینہ دار ہیں۔ آپ بحیثیت تبصرہ نگار اپنی علیحدہ شناخت رکھتے ہیں۔ آپ کی آن لائن بزموں سے وابستگی کا یہ فیض ہے کہ کئی نو آنوز اور نو مشق شعرا شاعری کے رموز سے واقفیت حاصل کر کے مستند اور معتبر شعرا کی فہرست میں شمار ہونے لگے ہیں۔

سید خادم رسول عینیؔ نے اپنے نعتیہ کلام میں ہمیشہ اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ اشعار میں معنویت کی روح نہ مرنے پائے اور پڑھنے والے قاری کو یہ محسوس نہ ہونے پائے کہ یہ کلام گراں بار، بوجھل اور دقیق ہیں بلکہ سادہ سلیس الفاظ کے استعمال سے آپ نے سہلِ ممتنع کی شاعری کے رنگ و آہنگ کو اپنا کر عوام الناس کے ذہن و دل کو متاثر کر رہے ہیں آپ کے کلام کے مطالعہ سے یہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کا فنی شعور اعلیٰ ہے۔ الفاظ کے برتنے کا فن بہتر سے بہتر آتا ہے۔ کس لفظ کا استعمال کب کہاں اور کیسے ہونا چاہئے اس کا ہنر آپ کے اشعار سے نمایاں ہے۔ اشعار کی سلاست اور روانی سے یہ کہیں نہیں محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ کو نوکِ قلم تک آنے میں کوئی دشواری ہوئی ہوگی بلکہ قاری کو ایسا لگتا ہے کہ شاعر کو الفاظ پر اس قدر عبور حاصل ہے کہ وہ جس لفظ کو جب چاہے جہاں چاہے آسانی سے استعمال کر لیتا ہے۔

مندرجہ ذیل اشعار میرے مندرج بالا دعوے کے آئینہ دار ہیں۔

رب بدل دے قبلہ ان کے واسطے
سرورِ عالم کی خواہش کیا کہیں

لا نہیں کہتے ہیں سائل کو کبھی
شاہِ بطحا کی نوازش کیا کہیں

یہی ہے مقصدِ ہستی یہی تقاضہ بھی
لبوں پہ حمدِ خدا بھی ہے نعتِ آقا بھی

نبی کی سیرتِ اقدس یہی بتاتی ہے
نہ توڑا آپ نے دشمن سے ایک وعدہ بھی

ناعت ہوں میرا ہے شہِ انور سے ربط ضبط
رب کے حبیب شافعِ محشر سے ربط ضبط

کرتے ہیں ناز اس پہ فلک کے بھی ملک
جس سر کا ہو گیا درِ سرور سے ربط ضبط
وہ محبوبِ معبود لا ریب فیہ
ہیں شہکارِ مسجود لا ریب فیہ

نبی نے یہ پیغام سب کو دیا
خدا ہی ہے معبود لا ریب فیہ

غرض کہ سید خادم رسول عینیؔ ایسے صاحبِ قلم ہیں جنھیں ربِ کائنات نے وافر مقدار میں شعری شعور عطا فرمایا ہے۔ انھیں قدرت نے وہبی شاعر کا حسن عطا کیا ہے۔ ان کی فکری جولان گاہ

نعت گوئی اور غزل گوئی ہے حالانکہ انھوں نے اردو کی مروجہ دیگر اصناف جیسے نظم، سہرا، قطعات، مناقب وغیرہ میں بھی طبع آزمائی کی ہے، مگر خصوصی میدان نعت اور غزل گوئی ہے خصوصاً ادھر چند برسوں سے نعت گوئی اور مناقب کی اصناف میں خوب خوب طبع آزمائی کی ہے جس کا سلسلہ ہنوز اسی آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔ عینیؔ صاحب کی شعری دسترس کا ہی یہ کمال ہے کہ کم مدت میں نہ صرف زیادہ کہتے ہیں بلکہ اچھی معتبر اور معیاری کلام کہتے ہیں ان کے کلام میں رمزیت غنائیت اور تہ دارانہ معنویت نمایاں ہے۔

سید خادم رسول عینیؔ کے نعتیہ منقبتی اور بہاریہ کلام مسلسل ملک اور بیرونِ ملک کے جرائد رسائل اور اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں اور آج ''رحمت و نور کی برکھا'' کے نام سے نعتیہ مجموعہ منظرِ عام پر آنا ایک اہم کارنامہ ہے۔

مجھے امید ہی نہیں یقین ہے کہ بالغ نظر قارئین اردو اور عاشقانِ رسولِ پاک کے یہاں اس کی خوب خوب پذیرائی ہوگی اور آنے والے دور میں عینیؔ کا کلام اعتبار اور یقین کی مزید منزلیں طے کرے گا۔ نعتیہ مجموعہ ''رحمت و نور کی برکھا'' کی اشاعت پر میری جانب سے صدق دل سے بہت بہت مبارکباد، نیک خواہشات اور دعائیں۔

محمد فاروق خاں، احسن اعظمی
139/6 دینیت کھنڈ، گومتی نگر
لکھنؤ (یوپی) انڈیا

کچھ اپنی باتیں

ابی المکرم مفتیٔ اعظم اڑیسہ حضرت علامہ سید شاہ عبد القدوس حسینی قدس سرہ کو اپنے نانا جان قبلہ حضرت علامہ سید شاہ عبد العزیز قادری علیہ رحمۃ الباری سے بے حد عقیدت و محبت تھی۔ آپ اکثر ان کے علم و فضل کی داستان سنایا کرتے تھے۔ تذکرے میں آپ نے یہ بھی بتایا تھا کہ نانا جان ایک نعت گو شاعر بھی تھے مگر صرف نعت کہتے تھے۔ وہ شاعری اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں کرتے تھے۔ ان کے نعتیہ کلام کا ایک قلمی نسخے کی میں نے زیارت بھی کی ہے، مفتیٔ اعظم اڑیسہ کو بھی نعتیہ شاعری سے بڑا شغف تھا۔ ہمارے واسطے حضرت علامہ مفتی عبد العزیز علیہ الرحمہ اور مفتیٔ اعظم اڑیسہ شاعری کی صنف میں انسپیریشن رہے اور ہمارے ذوق شاعری کے موجب بھی۔

بچپن میں نعت پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ بھدرک شہر میں ہم نعت خواں کی حیثیت سے معروف تھے۔ مفتیٔ اعظم اڑیسہ علامہ سید عبد القدوس علیہ الرحمہ اور برادر اکبر حضرت مفتی سید آل رسول حبیبی ہاشمی کی رہنمائی میں ہم نعت خوانی کا مشق کرتے اور شہر کے مختلف جلسوں میں ہماری نعت خوانی ریگولرلی ہوا کرتی تھی۔ نعت خوانی کے مقابلوں میں بھی ہماری شرکت ہوتی اور اکثر ہمیں پوزیشن حاصل ہوتی اور ہم کو انعام و اکرام سے بھی نوازا جاتا تھا۔

مرشد گرامی حضرت مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمان علیہ الرحمہ کے عرس کے موقعے پر ۱۹۸۶ میں استاذ محترم علامہ سید اولاد رسول قدسی کی نگرانی میں ہم نے پہلی نعت کہی۔ علامہ قدسی نے ہمیں علم عروض سے روشناس کرایا۔ پیکر تراشی، علامت نگاری، شاعری کی صنعتیں اور شاعری کے مختلف رموز و نکات سے بار آور کرایا۔

اسی اثنا میں، ہم اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بھوبنیشور شفٹ ہو گئے۔ تعلیم کی فراغت کے بعد یونین بینک آف انڈیا میں پروبیشنری آفسر کی حیثیت سے ہمارا تقرر ہو گیا۔ ملک اور بیرون ملک کے مختلف مقامات پر ہماری پوسٹنگ ہوتی رہی۔ کبھی ممبئی تو کبھی دبئی، کیرلا، آسٹریلیا تو کبھی لکھنؤ اور غازی آباد۔

پروفیشنل مصروفیات کی وجہ سے شاعری کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ بس وقتاً فوقتاً ہی شاعری ہوتی تھی۔

۲۰۱۶ میں جب ہماری پوسٹنگ لکھنؤ میں ہوئی تو ہمیں اردو ادب کے اس عالی شان مرکز میں شاعری کا خوب صورت ماحول ملا۔ لکھنؤ کی مختلف نشستوں میں شاعر کی حیثیت سے ہماری شرکت ہوتی

رہی۔اسی اثنا میں واٹس اپ کے ذریعہ بہت سارے نعتیہ گروپس میں بھی ہماری شمولیت ہوگئی۔واٹس اپ کے ذریعہ علامہ قدسی سے رابطہ پھر سے استوار ہوگیا۔آپ بذریعہ فون گھنٹوں ہم سے گفتگو کرتے اور جدید شاعری کے لوازمات کی تعلیم دیتے۔پھر ہم نے اپنا مقصد حیات اور نصب العین نعتیہ شاعری کا فروغ بنا لیا۔اس مقصد کو بروئے کار لانے کے لئے مفتی سید آل رسول حبیبی ہاشمی کی صدارت میں ہم نے خود ایک نعتیہ واٹس اپ گروپ قائم کیا۔جس میں ہر ہفتہ بزم کے مہمان خصوصی علامہ سید اولاد رسول قدسی کی جانب سے مصرع طرح دیا جاتا ہے اور اسی مصرع طرح پر مکمل کلام بزم میں پوسٹ کیے جاتے ہیں۔

موجودہ مجموعۂ کلام میں ۹۰ فی صد کلام ایسے ہیں جو بزم شعروادب میں کہے گئے ہیں۔علامہ قدسی جو ابو الشعرا کے لقب سے مشہور ہیں ہمارے بہت ہی مخلص اور شفیق استاد ہیں۔یوں تو آپ کے شاگرد اردو ادب کی دنیا میں کئی ہیں لیکن ہم کو علامہ قدسی کے شاگرد اول ہونے کا شرف حاصل ہے کیونکہ ہم بچپن سے ہی آپ کی صحبت میں رہے اور آپ کی صحبت میں رہ کر شاعری ہم نے سیکھی۔ہمارا تخلص عینیؔ علامہ قدسی نے ہی عطا فرمایا تھا ۱۹۹۶ میں۔

خانقاہ قدوسیہ کے ولی عہد مولانا سید عرف رسول ازہری کا بار بار اصرار رہا کہ ہمارا ایک نعتیہ مجموعۂ کلام عرس قدوسی کے موقع پر منظر عام پر آئے۔اب ۲۰۰ رصفحات پر مشتمل یہ نعتیہ مجموعۂ کلام پیش خدمت ہے۔ہم برادر کبیر مفتی سید آل رسول حبیبی ہاشمی اور استاد گرامی علامہ سید اولاد رسول قدسی مصباحی کے بے حد شکر گزار ہیں کہ قدم قدم پر انھوں نے ہماری رہنمائی فرمائی۔

اپنے برادران اکبر حضرت علامہ سید عبد المسجود حبیبی، حضرت الحاج سید عطا محی الدین، حضرت الحاج سید اطاعت رسول اور حضرت الحاج سید فضل رسول صاحبان کے بھی ہم ممنون کرم ہیں کہ آپ حضرات نے ہمیشہ ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

اپنے مخلص احباب اقبال احمد انصاری صاحب (مالیگاؤں)، عبد الجلیل عبد الرحمان قریشی صاحب (بھساول) اور شنکر اناصاحب (بھساول) کا شکر گذار ہوں جن کی پیہم محنت ومشقت اور پر خلوص تعاون سے اس کتاب کی اشاعت پایۂ تکمیل تک پہنچی۔

رب کریم سے دعا ہے کہ نعت رسول ﷺ کے صدقے ہم سب کی مغفرت فرمائے۔آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالنور سید خادم رسول قدوسی عینیؔ

تعارف نامہ

نام	:	سید خادم رسول
کنیت	:	ابوالنور
تخلص	:	عینیؔ
ولدیت	:	مفتیِ اعظم اڑیسہ علامہ سید عبدالقدوس علیہ الرحمہ
جائے پیدائش	:	سید منزل، مرزاپور، بھدرک، اڈیشا
تاریخ پیدائش	:	۲۹/اپریل ۱۹۶۸
تعلیم	:	ایم بی اے فائنانس
استاذ گرامی	:	علامہ سید اولاد رسول قدسی
مستقل شغلہ	:	چیف منیجر، یونین بینک آف انڈیا
دیگر مشاغل	:	دین وسنیت کی تبلیغ اشاعت، ناظم نشرواشاعت، خانقاہ قدوسیہ بھدرک اڈیشا
مدیراعلیٰ	:	بزم شعروادب
آغاز شاعری	:	۱۹۹۵
پسندیدہ اصناف سخن	:	نعت، منقبت، غزل، نظم، سہرا
مشاعروں میں شرکت	:	ممبئی، دہلی، غازی آباد، لکھنؤ، دبئی، سڈنی، کٹک، بھدرک، دھامنگر اڈیشا، بارہ بنکی، کوٹھی، بستی، خاندیش، بھساول، جلگاؤں، مالیگاؤں وغیرہ

جن جریدوں میں کلام عینیؔ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ نیا دور (ماہ نامہ)، برکات ہدایت (سال نامہ) پیغام حق (سہ ماہی)، پیغام رضا، روزنامہ انقلاب دہلی، روزنامہ راشٹریہ سہارا دہلی، اودھ نامہ لکھنؤ (روزنامہ)، صحافت لکھنؤ (روزنامہ)، اخبار مشرق کلکتہ (روزنامہ)، ماہنامہ بے باک (مالیگاؤں)، ٹرانسپیرینٹ نیوز (نئی دہلی) وغیرہ۔

تصانیف	:	رحمت و نور کی برکھا (مجموعۂ نعت)، مناقب مفتیِ اعظم اڑیسہ
زیر ترتیب	:	مناقب اولیاء، نقد ونظر

حمد

ایک پل میں دوست دشمن کو بنا دیتا ہے تو
ان کے دل سے بغض اور کینہ مٹا دیتا ہے تو

جو وفادار شہ والا ہیں ان کو قبر میں
میٹھی میٹھی نیند راحت کی سلا دیتا ہے تو

تو ہے غافر عاصیوں کی کرتا ہے توبہ قبول
کام جو کرتے ہیں نیک ان کو صلہ دیتا ہے تو

نام ذاتی ہے ترا اللہ، تو معبود ہے
عابدوں کو یا خدا بہتر جزا دیتا ہے تو

مہربانی ہے تری، ہوتا ہے جب تیرا کرم
نعت کی رغبت بھی عینیؔ کو خدا دیتا ہے تو

نعتِ نبی

شادمانی دائمی دیتی رہی نعت نبی
دے گئی مردہ دلوں کو زندگی نعت نبی

زندگی کا نور دیتا ہے شہادت برملا
دور کر دیتی ہے ساری تیرگی نعت نبی

دیکھ لینا کل قیامت میں اک ایسا قافلہ
پڑھ رہا ہو گا عقیدت سے بھری نعت نبی

تم سنو مدحِ پیمبر، یہ بھی سنت ان کی ہے
مصطفیٰ نے کعب سے بھی خود سنی نعت نبی

عینیؔ شاہد ہیں یقیناً صاحب بردہ شریف
ایک ناعت کو بناتی ہے ولی نعت نبی

کیوں نہ جائیں گے جنت میں ہم بولیے
ہم پہ ہے مصطفیٰ کا کرم بولیے

خلد مل ہی نہیں سکتی ان کے بغیر
ان کی الفت کو باب ارم بولیے

دیکھئے شان آقا کی، معراج میں
ہے فلک ان کے زیر قدم بولیے

ان کے دم سے جہاں میں بہار آ گئی
بے مثال ان کا فیض قدم بولیے

واسطے سارے عالم کے رحمت ہیں وہ
بے دھڑک عینیؔ پہ باقسم بولتے

صدق کی راہ پہ چلنا سیکھو
دین کے سانچے میں ڈھلنا سیکھو

ذکر آقا ہے عبادت کی جاں
ان کی یادوں میں مچلنا سیکھو

زیست میں جب بھی رکاوٹ آئے
شرع کی رو سے بدلنا سیکھو

زندگی خوب سنور جائے گی
نفس کے شر سے نکلنا سیکھو

آگ بجھ جائے گی درد و غم کی
عشق سرکار میں جلنا سیکھو

خاک صحرائے مدینہ عینیؔ
زیست کی آنکھ میں ملنا سیکھو

سرکار کے عدو سے سدا دشمنی رہے
ان کے وفا شعار سے ہی دوستی رہے

ہوگی تری حیات ضیاؤں کا آسماں
ہر دم نظر کے سامنے روئے نبی رہے

سرکار نے مہاجر و انصار سے کہا
آپس میں مومنوں کے سدا دوستی رہے

اس راہ پر ملیں گی ہمیں کامیابیاں
جس راہ پر عتیق، عمر اور علی رہے

قانون مصطفیٰ پہ اے عینیؔ عمل کرو
گر چاہتے ہو امن و اماں شانتی رہے

ہم غریبوں بے سہاروں کا سہارا کون ہے
لاکھ اپنے ہوں مگر دنیا میں تم سا کون ہے

آیت قد جائکم سے ہو گیا ہم کو پتہ
کون ہے نوری بشر اور نور والا کون ہے

چاند پر کوئی گیا کوئی خلا سے آ گیا
مل کے آیا رب سے جوان کے علاوہ کون ہے

امت عاصی کو سیرابی ملے گی شاہ سے
دیکھتے جائیں گے وہ محشر میں پیاسا کون ہے

وہ لعاب پاک سے بیمار کو اچھا کریں
کل جہاں میں شاہ سا عینیؔ مسیحا کون ہے

○

ہم کو قرآن یوں ملا روشن
جس میں حق کا ہے راستہ روشن

میرے آقا کی جاں فشانی سے
آج چہرہ ہے دین کا روشن

عارضی ہے اجالا سورج کا
ہے رخ مصطفیٰ سدا روشن

میرے سرکار کے کرم سے ہے
بزم ایقان کا دیا روشن

دے رہا ہے لعاب ان کا شفا
ہے کہاں یوں کہیں دوا روشن

ان کے مہر سخا سے ہر پل میں
چرخ امید و مدعا روشن

پڑھ کے دیکھو بخاری و مسلم
عینیؔ ان کا ہے ہر کہا روشن

عرش اعظم کا ہے میہماں لا جواب
رب اکرم کا ہے راز داں لا جواب

اس نے بوجہل کو بے زباں کر دیا
کلمہ گو کنکری بے زباں لا جواب

ان کے صدقے زمیں کتنی شاداب ہے
اور تاروں کی ہیں بستیاں لا جواب

کر دیا غار کے منہ کو جالوں سے بند
ان کی عاشق ہیں یوں مکڑیاں لا جواب

معجزہ مصطفیٰ کا بیاں کر گئیں
میرے سرکار کی انگلیاں لا جواب

ہر شجر ان کی یادوں کا ہے پر کشش
جس میں راحت کی ہیں ٹہنیاں لا جواب

جان کعبہ کی جس میں ولادت ہوئی
ہے وہ مکہ میں عینیؔ مکاں لا جواب

○

دنیا ان کی عطاؤں پہ پلتی رہی
اور مصیبت زمانے سے ٹلتی رہی

لوٹ آئے دیارِ نبی سے مگر
یادِ سرکار دل میں مچلتی رہی

بول بالا ہوا عدل کا دہر میں
ان کی پر امن تحریک چلتی رہی

ہادیٔ حق نے یوں حق کو واضح کیا
کشمکش جو بھی تھی وہ نکلتی رہی

رعبِ حق سے ہمیشہ ہر اک دور میں
دھرتی باطل کی عینیؔ دہلتی رہی

○

تاب کس میں ہے کرے گا جو حساب مصطفیٰ
وحئ رب کی ایک صورت جب ہے خواب مصطفیٰ

خلق میں ہیں بالیقیں سرکار عالم لاشریک
ڈھونڈتی رہ جائے گی دنیا جواب مصطفیٰ

کام آئے گی ہدایت مصطفیٰ کی حشر تک
آخری حج میں رہا ایسا خطاب مصطفیٰ

علم و حکمت کا خزانہ ہیں احادیث نبی
ہے ہمارے واسطے کافی کتاب مصطفیٰ

غیر ممکن بھی ہوا ممکن یہ دیکھا دہر نے
کام ایسا کر گیا عینیؔ لعاب مصطفیٰ

تھی گھٹا کیف و فرحت کی چھائی ہوئی
مصطفیٰ آ گئے مصطفیٰ آ گئے

ساری مخلوق میں تھی خوشی ہی خوشی
مصطفیٰ آ گئے مصطفیٰ آ گئے

ان کی آمد سے دھرتی کی عظمت بڑھی
اہمیتِ نوعِ انساں کی بڑھتی گئی

چشمِ انسانیت ان سے روشن ہوئی
مصطفیٰ آ گئے مصطفیٰ آ گئے

آ گئے وہ زمانے میں بن کر سخی
رحمتِ عالمیں وہ نبی ہاشمی

سب نے دیکھا ہے آقا کی دریا دلی
مصطفیٰ آ گئے مصطفیٰ آ گئے

دیکھیے دہر سے مٹ گئی تیرگی
ہر طرف روشنی اب ہے پھیلی ہوئی

اب نہ ہو گی کبھی روشنی کی کمی
مصطفیٰ آ گئے مصطفیٰ آ گئے

بحر و بر خشک و تر اور جن و بشر
سب کھڑے ہیں ادب سے نبی کے حضور

ان کی تعظیم ہر شئے پہ ہے لازمی
مصطفیٰ آ گئے مصطفیٰ آ گئے

ان سے پہنچا زمانے میں چاروں طرف
عینیؔ پیغام خلاق کون و مکاں

سارے عالم کو ان سے ملی زندگی
مصطفیٰ آ گئے مصطفیٰ آ گئے

مصطفیٰ کی عقل و دانش کیا کہیں
کل جہاں میں اس کی تابش کیا کہیں

رب بدل دے قبلہ ان کے واسطے
سرورِ عالم کی خواہش کیا کہیں

لا نہیں کہتے ہیں سائل کو کبھی
شاہِ بطحا کی نوازش کیا کہیں

رد نہ خالق حشر میں جس کی کرے
ہے وہ آقا کی سفارش کیا کہیں

غم آقا کے وسیلے سے ہوئی
کس قدر طیبہ میں بارش کیا کہیں

حق کے آگے بولہب، بوجہل کی
مٹ گئی ہر ایک سازش کیا کہیں

حق کا سورج سامنے جب آ گیا
تھم گئی باطل کی بارش کیا کہیں

ہر طرف پھیلا دیا پیغامِ حق
عینیؔ شاہِ دیں کی کاوش کیا کہیں

○

نبی کا روضۂ اقدس ہے دلربا روشن
ہمارے واسطے ہے یہ در سخا روشن

ہوا جو منسلک ان سے وہ ہوگیا روشن
شجر حجر ہیں منور زمیں سما روشن

ہے ان کے عشق سے ایماں کا زاویہ روشن
اصول دیں سے ہے جینے کا ضابطہ روشن

ہے جن کی زیست اطیع الرسول کی عامل
ہے ان کے دل کی معطر فضا سدا روشن

اندھیرے کفر کے کافور ہوگئے عینیؔ
چراغ دین زمانے میں جب ہوا روشن

وہ محبوب معبود لاریب فیہ
ہیں شہکار مسجود لاریب فیہ

یہ کہتا ہے لولاک قول خدا
ہیں وہ سب کے مقصود لاریب فیہ

بشر اپنے جیسا جو ان کو کہے
ہے عقل اس میں مفقود لاریب فیہ

نبی نے یہ پیغام سب کو دیا
خدا ہی ہے معبود لاریب فیہ

اگر قلب میں عشق آقا نہیں
ہے وہ زنگ آلود لاریب فیہ

نبی کی زیارت جسے ہو گئی
ہے وہ عینیؔ مسعود لاریب فیہ

○

جلوۂ شان پرور دگار آپ ہیں
سچ ہے یہ، باعث افتخار آپ ہیں

رب کے دیں کے لیے وقف کی اپنی زیست
کشور عشق کے تاجدار آپ ہیں

کر دیں تبدیل حرمت کو حلت میں آپ
یوں شریعت میں با اختیار آپ ہیں

رحمت عالمیں کا ملا ہے خطاب
ساری مخلوق کے غم گسار آپ ہیں

آپ ہیں سارے حالات سے باخبر
قلب عینیؔ کے آقا قرار آپ ہیں

خدا کی راہ میں پائے ثبات روشن ہے
ہمارے واسطے وجہ نجات روشن ہے

سبق ملا ہمیں قد جائکم کی آیت سے
نبی کے نور سے کل کائنات روشن ہے

نبی کی سیرت اقدس کا فیض ہے تاباں
جہاں میں ان سے نظام حیات روشن ہے

ہوا یہ آیت قرآن پاک سے ظاہر
شہید راہ خدا کی ممات روشن ہے

ہے عینیؔ آج سلامت عقیدہ و ایماں
انھی کے فیض سے مومن کی ذات روشن ہے

جو شہ دین کے مشتاق نظر آتے ہیں
رحمت رب کے وہ مصداق نظر آتے ہیں

جن کے کردار کی تعریف کرے خود خالق
ایسے وہ پیکر اخلاق نظر آتے ہیں

اس زمیں پر ہی نہیں صرف حکومت ان کی
شاہ دیں سرور آفاق نظر آتے ہیں

ان کی یادوں کے چراغوں کا اثر ہے تاباں
دل کے پرنور بہت طاق نظر آتے ہیں

سرور دین کے اقوال سے روشن روشن
سب احادیث کے اوراق نظر آتے ہیں

ان کا سایہ نہیں ہے ہوگیا ثابت، آقا
آیت نور کے مصداق نظر آتے ہیں

ان کی گفتار سے سرشار ہے عالم عینیؔ
ایسے وہ صاحب اخلاق نظر آتے ہیں

قرآں کلام رب تعالیٰ ہے بے نظیر
سرکار کی حدیث کریمہ ہے بے نظیر

آتا نہیں یقین تو خود چل کے دیکھئے
"مکہ ہے بے مثال مدینہ ہے بے نظیر"

کتنا حسین دیکھئے یہ امتزاج ہے
اسوہ ہے بے مثال تو چہرہ ہے بے نظیر

دیتا ہے یہ شفا تو وہ کرتا ہے عطر بیز
بے مثل ہے لعاب، پسینہ ہے بے نظیر

منسوب ان سے ہو گئے سب عینیؔ معتبر
اصحاب بے مثال، گھرانہ ہے بے نظیر

سامنے شاہ کا دربار ہے تو کیا غم ہے
ہم سبھی کا وہ نگہدار ہے تو کیا غم ہے

مضمحل لاکھ مجھے کرنا بھی چاہیں دکھ درد
میرا حامی در سرکار ہے تو کیا غم ہے

غم کے زنداں سے رہائی ملی میرے دل کو
عشق احمد میں گرفتار ہے تو کیا غم ہے

سارے اصحاب حسینی نے کہا یہ مل کر
ساتھ سبط شہ ابرار ہے تو کیا غم ہے

طوطیٔ ہند نے محبوب الٰہی سے کہا
سر میں جب آپ کی پیزار ہے تو کیا غم ہے

ان کی یادوں کی بہاروں سے اے عینیؔ میرا
قلب جب مخزن انوار ہے تو کیا غم ہے

آسماں پر ہو بغیر ان کے ضیا ناممکن
ان سے ہٹ کر ملے عالم کو بقا ناممکن

وابتغوا آیت قرآن سے ہے یہ ثابت
تم کو مل جائے بغیر ان کے خدا ناممکن

کر دیا نصب وہیں چشم قتادہ پھر سے
دے کوئی اور کہیں ایسی شفا ناممکن

عصر پڑھوا کے علی سے یہ کہا آقا نے
میری خاطر ہو تری عصر قضا ناممکن

ذرے ذرے میں ہے جب ان کی نوازش کا اثر
پھر کوئی اور ہو محروم عطا ناممکن

آپ آئے تو ہوئیں شرعیں پرانی منسوخ
سامنے شمس کے تاروں کی بقا ناممکن

آپ کے خلق کی توصیف خدا نے کی ہے
ہو کسی اور میں آقا سی ادا نا ممکن

بدر کامل کی طرح کہتے ہیں تجھ کو لیکن
کوئی ہو جائے ترے جیسا شہا نا ممکن

دل کے گلزار میں ہے ان کی محبت کی مہک
''میرے گھر آئے نہ طیبہ کی ہوا نا ممکن''

عینیؔ مداح خدا خود ہے میرے آقا کا
ہو کسی اور سے تکمیل ثنا نا ممکن

ہے سیرت سرکار میں سرشار مرا دل
اپناتا ہے محبوب کا کردار مرا دل

اس واسطے رہتی ہیں ضیا بار بہاریں
سرکار کی یادوں کا ہے گلزار مرا دل

نسبت ہے اسے نور خداوند جہاں سے
اس واسطے ہے مخزن انوار مرا دل

اللہ کا یہ مجھ پہ بڑا فضل و کرم ہے
کرتا ہے جو ایمان کا اقرار مرا دل

آنسو مری آنکھوں سے بہے جاتے ہیں عینیؔ
ہر پل ہے مدینے کا طلب گار مرا دل

مرے ہاتھوں میں شاہ دین کا دامن سلامت ہے
خدا کی ہے یہ رحمت میرا خاکی تن سلامت ہے

ہوئی نعت شہ کون و مکاں کی اس طرح بارش
ہمارے دل میں ان کے عشق کا گلشن سلامت ہے

بلند انسانیت ہے مذہب اسلام کے دم سے
اسی کا صدقہ ہے بن کر وقار زن سلامت ہے

عبادت میں خدا کی مت کرو سستی مسلمانو
تمہاری سانس باقی قلب کی دھڑکن سلامت ہے

ہے یہ فاروق اعظم کے تدبر کے حسیں آثار
خدا کے فضل سے جو آج ہجری سن سلامت ہے

کروں میں شکر رب کی نعمتوں کا بارہا عینیؔ
مری آنکھیں سلامت ہیں مرا تن من سلامت

یاد میں گر ان کی کھونا آ گیا
نیکیوں کا بیج بونا آ گیا

اور کوئی غم اسے کیسے ستائے
ان کے غم میں جس کو رونا آ گیا

کیسا منظر تھا، سراقہ جب ترے
ہاتھ میں کسریٰ کا سونا آ گیا

آمد سرکار کا دیکھو اثر
بن میں بھی گل کا بچھونا آ گیا

سہہ گئے جور و جفا وہ شوق سے
بار الفت جن کو ڈھونا آ گیا

ایسی قوت ذکر شاہ دیں نے دی
غم کو پانی میں ڈبونا آ گیا

مصطفیٰ کی مدح میں الفاظ کو
نظم میں عینیؔ سمونا آ گیا

کرم نبی کا دل آرا ضرور ہو جاتا
مؤثر ان کا اشارا ضرور ہو جاتا

جو کرتے ان کی اطاعت تو قوم مسلم کا
ہر ایک ذرہ ستارا ضرور ہو جاتا

نبی کی سیرت اقدس پر گر چلے ہوتے
زمانہ آج ہمارا ضرور ہو جاتا

اگر حضور بلاتے دوبارا سورج کو
پلٹنا اس کا دوبارا ضرور ہو جاتا

اگر عمر میں نہ ہوتا جلال ایمانی
ہمارے دیں میں خسارا ضرور ہو جاتا

جو الفتیں تری ہوتیں خدا کے بندوں سے
تو اپنے رب کا بھی پیارا ضرور ہو جاتا

حسن معاویہ کرتے نہ صلح گر عینیؔ
عرب میں خونی نظارا ضرور ہو جاتا

اس دہر میں ذیشان ہے معراج کا دولہا
اور عرش کی بھی جان ہے معراج کا دولہا

اس واسطے قدسی کی قطاریں ہیں فلک پر
اللہ کا مہمان ہے معراج کا دولہا

خاکی ہوں کہ نوری ہوں زمینی ہوں کہ عرشی
سب خلق کا ارمان ہے معراج کا دولہا

صدیق بنا مان کے کوئی بنا فاروق
ایمان کی یوں جان ہے معراج کا دولہا

جبریل کے کافوری لبوں نے دیئے بوسے
ہاں نور کا انسان ہے معراج کا دولہا

تم چاند گئے گر، وہ گیا عرش سے آگے
پرواز کا سلطان ہے معراج کا دولہا

تحفے میں عبادت دی جو آنکھوں کی ہے ٹھنڈک
تسکین کا عنوان ہے معراج کا دولہا

عینیؔ ہے ہر اک شخص پہ سرکار کا احسان
یوں مظہر منان ہے معراج کا دولہا

دیکھ کر سرکار کی آگاہیاں
ہو گئیں قربان سب دانائیاں

ہر طرف ہے روشنی ہی روشنی
ان کی آمد کی ہیں جلوہ باریاں

ان کے آنے سے تصور میں مرے
فکر میں آتی گئیں گہرائیاں

دی خزیمہ نے گواہی اس لیے
منسلک ہیں شاہ سے سچائیاں

کیسے ان کا دہر میں ثانی ملے
جب نہیں ہیں شاہ کی پرچھائیاں

نعت سے پہلے درودوں کی سدا
تم نچھاور کرتے رہنا ڈالیاں

ان کے نام پاک سے عینیؔ مری
ہو گئیں آساں سبھی دشواریاں

نام شہ عالم یوں محبوب نظر آیا
وہ قلب میں عاشق کے مکتوب نظر آیا

جو رحمت عالم کا منکر ہوا دنیا میں
قہار جہاں کا وہ مغضوب نظر آیا

وہ بن گیا ہر پھل کی لذت کا عجب مرکز
جو پھل مرے آقا کو مرغوب نظر آیا

انگشت پیمبر سے بہتا جو گیا پانی
وہ ان کے صحابہ کو مشروب نظر آیا

ہم سب کی عقیدت کا مرکز وہ بنا عینیؔ
سرکار کے لب سے جو منسوب نظر آیا

○

ان کا موازنہ نہ کرو ماہتاب سے
روشن جب آفتاب ہے حضرت مآب سے

دنیا کی عشرتوں سے سروکار کیا ہمیں
"سرشار ہم ہیں عشق نبی کی شراب سے"

ماکان، مایکون کا رکھتے ہیں علم وہ
واضح یہ ہوگیا ہے خدا کی کتاب سے

سیکھے زمانہ عدل پیمبر سے آج بھی
وہ بانٹتے تھے مال غنیمت حساب سے

ان کے عدو کا حشر برا ہوگا حشر میں
عاشق وہاں رہے گا بڑی آب و تاب سے

آیات اس کی مدح نبی سے ہیں تابناک
نعت رسول سیکھیے رب کی کتاب سے

عینیؔ نبی نے لا نہ کہا ایک بار بھی
سائل نے جب طلب کی رسالت مآب سے

اصحاب شہ دین کی سنت پہ یقیں ہے
یعنی شہ کونین کی مدحت پہ یقیں ہے

اس واسطے رہتی ہے یہ ہر دم تر و تازہ
دھرتی کو شہ دین کی رحمت پہ یقیں ہے

خادم ہوں شہ دیں کا، ہے جنت مری منزل
"مجھ کو مرے آقا کی شفاعت پہ یقیں ہے"

بن دیکھے خزیمہ نے کہا دے کے گواہی
مجھ کو شہ عالم کی صداقت پہ یقیں ہے

مل جائے گی خوشنودیٔ خلاق دو عالم
سرکار دو عالم کی اطاعت پہ یقیں ہے

ترمیم کبھی ہونے نہیں دیں گے ہم اس میں
اس طرح پیمبر کی شریعت پہ یقیں ہے

یہ سرور عالم کی ہدایت کا ہے صدقہ
خلاق دو عالم کی جو وحدت پہ یقیں ہے

سرکار کے در سے کبھی جائیں گے نہ خالی
عینیؔ ہمیں قاسم کی عنایت پہ یقیں ہے

ذات رسول باعث صد افتخار ہے
نام ان کا غمزوں کے دلوں کا قرار ہے

میرے تخیلات کا مرکز وہ بن گیا
ہر پل مری نظر میں بس ان کا دیار ہے

حلت کسی کی ان کی طبیعت پہ انحصار
قانون شرع میں بس انہیں اختیار ہے

بوبکر اور عمر کے فضائل ہیں بے شمار
پہلو میں شاہ دیں کے انھی کا مزار ہے

مصداق باغی ہوگیا لا یعقلون کا
گستاخ ان کا جاہل و مطلق گنوار ہے

عینیؔ مجھے ہے ناز مقدر پہ بے پناہ
آقا کے ناعتوں میں مرا بھی شمار ہے

جو نبی کا یار ہو گیا
سب کو اس سے پیار ہو گیا

جس نے دیکھا چہرۂ رسول
وہ وفا شعار ہو گیا

نعت کے طفیل شاہ سے
رشتہ پائیدار ہو گیا

دہر میں رسول کا ظہور
باعث بہار ہو گیا

پڑھ کے سیرت حبیب حق
دہر بردبار ہو گیا

رحمت رسول کے سبب
حشر سازگار ہو گیا

وہ غسیل قدسیاں بنا
ان پہ جو نثار ہو گیا

پڑھ کے عینیؔ سیرت رسول
قلب بردبار ہو گیا

○

چاند سورج میں عیاں طلعت رسول اللہ کی
سنبل و سوسن میں ہے نکہت رسول اللہ کی

وہ جہاں کی اصل ہیں بنیاد ہیں عالم کی وہ
ملتی ہے ہر ایک کو رحمت رسول اللہ کی

صرف دنیا میں نہیں آقا کا چرچا ہر طرف
حشر میں بھی دیکھنا شوکت رسول اللہ کی

یار غار مصطفیٰؐ کو مل گئی بعد وصال
تا قیامت پر سکوں قربت رسول اللہ کی

القمر کا سورہ کرتا ہے بیاں کس شان سے
اختیار و سطوت و قدرت رسول اللہ کی

اس کو ملتا ہے اے عینیؔ سو شہیدوں کا ثواب
کی ہے زندہ جس نے اک سنت رسول اللہ کی

ان کے اخلاق کی تنویر کہاں سے لاؤں
دل کے امراض کی اکسیر کہاں سے لاؤں

شعر کہتا ہوں مگر ابن رواحہ جیسی
نعت سرکار کی تاثیر کہاں سے لاؤں

غزوۂ بدر میں جو کام کیا لکڑی نے
کفر ڈھانے کو وہ شمشیر کہاں سے لاؤں

خواہش دید شہ دیں ہے ادھوری اب تک
اپنے خوابوں کی میں تعبیر کہاں سے لاؤں

جس سے چھٹ جاتی تھی سہمی ہوئی تاریک فضا
ایسی مسکان کی تنویر کہاں سے لاؤں

جن کو سرکار دو عالم نے کہا سیف اللہ
ان سا اللہ کی شمشیر کہاں سے لاؤں

حل مسائل کا جو پاتے تھے شہ عالم سے
ایسے خوش بختوں کی تقدیر کہاں سے لاؤں

جس کے تھے ظاہر و باطن سدا یکساں عینیؔ
اس مجاہد سا کوئی پیر کہاں سے لاؤں

رکھو زبان پہ سرکار کی ثنا محفوظ
تمہارے دل میں رہے گی سدا ضیا محفوظ

یہی بنی ہے ضمانت فتوح خالد کی
رکھا تھا آپ نے موئے نبی سدا محفوظ

صفائے قلب و جگر کے وہ کام آئیں گے
رکھو حضور کے سب قول اور ادا محفوظ

نثار جاؤں میں اس سنگ کے مقدر کو
نشان پائے نبی جس میں رہ گیا محفوظ

نبی کے اسوۂ اقدس کو جس نے اپنایا
وہ راہ حق و صداقت پہ چل پڑا محفوظ

سلامتی کے لیے کافی ہے ہمیں عینیؔ
ہے سر پہ رحمت سرکار کی ردا محفوظ

تم ان کو دل میں بسا کے مانگو حضور دیں گے ضرور دیں گے
نبی کی محفل سجا کے مانگو حضور دیں گے ضرور دیں گے

وہ سامنے دیکھو سبز گنبد، ہمارا وہ مرکز عقیدت
نظر میں اس کو بسا کے مانگو حضور دیں گے ضرور دیں گے

نبی کے در کی ہے خاک ایسی، ہے سامنے اس کے ہیچ دولت
اسی کو دل میں سجا کے مانگو حضور دیں گے ضرور دیں گے

نماز ٹھنڈک ہے چشم شہ کی، کرو سبھی اہتمام اس کا
ضمیر اپنا جگا کے مانگو، حضور دیں گے ضرور دیں گے

جناب فاروق نے بتایا، نمونہ خود بن کے یہ دکھایا
کوئی وسیلہ بنا کے مانگے، حضور دیں گے ضرور دیں گے

ہمارے غم کے مداوا ہیں وہ، وہی مسیحا ہمارے عینیؔ
تم آس ان سے لگا کے مانگو، حضور دیں گے ضرور دیں گے

○

مجھ کو اکرام دیا آقا نے
دہر میں نام دیا آقا نے

سب سے بڑھ کر ہے یہ احسان ان کا
ہم کو اسلام دیا آقا نے

ان سے دنیا میں رواداری ہے
خوب انعام دیا آقا نے

خود اٹھائی ہیں بہت تکلیفیں
ہم کو آرام دیا آقا نے

ان کے دربار میں ہیں سب یکساں
فیض یوں عام دیا آقا نے

رب کونین کا اس دنیا میں
کام انجام دیا آقا نے

عینیؔ خوش بخت ہیں حسان انہیں
نعت کا کام دیا آقا نے

○

آشتی کا پیام تم سے ہے
دین حق کا نظام تم سے ہے

تم نے وحدانیت کا درس دیا
رب کا ہر حکم عام تم سے ہے

نعمتیں بانٹتے ہو تم سب کو
ساری خلقت کو کام تم سے ہے

تم نے ایماں دیا زمانے کو
کفر کا انہدام تم سے ہے

سنگ اسود کو چومتے ہیں ہم
اس کا یہ استلام تم سے ہے

زیست اس کی نہ ہو کبھی بے ربط
جس کو ربط دوام تم سے ہے

عینیؔ کی شاعری کے تم محور
نعتیہ ہر کلام تم سے ہے

ناعت ہوں میرا ہے شہ انور سے ربط ضبط
رب کے حبیب شافع محشر سے ہے ربط ضبط

کرتے ہیں ناز اس پہ فلک کے سبھی ملک
"جس سر کا ہوگیا در سرور سے ربط ضبط"

دروازہ شہر علم کا حضرت علی ہے
گہرا رہا علی کا پیمبر سے ربط ضبط

محشر کے روز رب دو عالم کے فیض سے
ہوگا ہمارا نور کی چادر سے ربط ضبط

گزرے گا امن سے ترا ہر گوشۂ حیات
عینیؔ تو رکھ مدینۂ اطہر سے ربط ضبط

یہی ہے مقصد ہستی یہی تقاضہ بھی
لبوں پہ حمد خدا بھی ہے نعت آقا بھی

فروغ دین کا کتنا تھا وہ مبارک سال
عمر بھی لائے تھے ایماں، امیر حمزہ بھی

ہمارا قبلۂ اول بہت ہی اعلیٰ ہے
عظیم اس سے ہے کعبہ، نبی کا روضہ بھی

سناتے حضرت حسان اور سنتے نبی
ثواب نعت کا سننا ہے اور سنانا بھی

نبی کی نعت کہا کیجئے پڑھا کیجئے
ملیں گی نیکیاں، ایمان ہوگا تازہ بھی

اسی سے صاف ہے ظاہر فضیلت فاروق
نبی کی ہیں وہ دعا اور ہیں تمنا بھی

عظیم ہے یہ محمد کا معجزہ عینیؔ
شجر کا اپنی جگہ آکے لوٹ جانا بھی

مہربانِ خلق، مولیٰ آپ ہیں
شافی الامراض آقا آپ ہیں

سورۂ الحمد میں ہے جو بیاں
سرورا! وہ حق کا رستہ آپ ہیں

آیت قد جائکم کہتی ہے یہ
نور کے پیکر سراپا آپ ہیں

آپ کو رب نے دیا ہے ہر کمال
سب فضائل کا خلاصہ آپ ہیں

فضل خالق سے اے شاہ کن فکاں
اجود الناس اور داتا آپ ہیں

کہہ رہا ہے عینیؔ، جس نے دہر میں
امن کا لہرایا جھنڈا آپ ہیں

بغیر آپ کے زندگانی نہیں ہے
کسی بھی جگہ شادمانی نہیں ہے

جو انگشت آقا سے نکلا ہے پانی
دو عالم میں اس جیسا پانی نہیں ہے

کہا جو نبی نے وہ کر کے دکھایا
ہدایت فقط یہ زبانی نہیں ہے

فلک کا قمر حسن آقا کے آگے
ندامت سے کیا پانی پانی نہیں ہے؟

جہاں ہے شریعت کا قانون نافذ
کبھی بھی وہاں بے امانی نہیں ہے

پڑھو آیت 'وابتغوا' جان لو گے
بغیر ان کے کیوں کامرانی نہیں ہے

یہ 'تلک الرسل' سے عیاں ہے اے عینیؔ
"ہے قول خدا ان کا ثانی نہیں ہے"

راضی رسول حق رہیں، کام ایسا ہم کریں
اپنائیں ان کی سنتیں خود پر کرم کریں

سرشار ہم رہیں شہ عالم کے عشق میں
یاد نبی میں ہم بھی کبھی چشم نم کریں

قد جاءکم کی آیت قرآں سے ہے عیاں
نور نبی حضور ہیں، ہم یہ رقم کریں

بولی سخن وروں کو فصاحت زبان کی
آگے کلام شاہ کے سر اپنا خم کریں

'والسابقون' آیت قرآں دلیل ہے
راضی ہے رب صحابہ سے، یہ دل میں ضم کریں

قرآں ہمیں سکھاتا ہے ایماں کا یہ اصول
اظہار عشق شاہ نہ کیوں دم بدم کریں

جب دشمنوں کی بات سے آقا کو پہنچی ٹھیس
رب نے اتارا سورہ، پیمبر نہ غم کریں

عید سعید آمد سرکار دین ہے
خوشیاں منائیں عینیؔ کبھی یہ نہ کم کریں

○

نہ دنیا کے زر دار کا تذکرہ ہو
غریبوں کے غم خوار کا تذکرہ ہو

خدا نے دیئے اختیارات ان کو
شریعت کے مختار کا تذکرہ ہو

یہ کعبہ کے دل سے صدا آرہی ہے
مدینے کے انوار کا تذکرہ ہو

کیا رب نے جس کا بیاں ن القلم میں
ان اخلاق سرکار کا تذکرہ ہو

کرو پیش جب ان کو نذر محبت
ہمارے بھی اشعار کا تذکرہ ہو

تری کشت ایمان ہو جائے سرسبز
صحابہ کے ادوار کا تذکرہ ہو

صداقت سے ہو جاؤ گے آشنا تم
اگر غار کے یار کا تذکرہ ہو

ہیں جن میں فضائل شہ دیں کے عینیؔ
ان آیات انوار کا تذکرہ ہو

آقا کا تصور میں سفر دیکھ رہے ہیں
افلاک پہ ہم ان کا گذر دیکھ رہے ہیں

منزل نہیں مل سکتی بغیر ان کے کسی کو
کونین پہ ہم ان کا اثر دیکھ رہے ہیں

جو ان کی ہدایت سے منور رہا اس کو
ظلمات سے ہم سینہ سپر دیکھ رہے ہیں

پڑھتے ہوئے نعت شہ عالم بہ مسرت
ہم زیست پہ رحمت کی نظر دیکھ رہے ہیں

سرکار کی آمد سے مٹی ظلمت دنیا
ان کی ہی تجلی سے سحر دیکھ رہے ہیں

آقا سے کہا آپ حسیں تر ہیں جہاں میں
صدیق میں وہ حسن نظر دیکھ رہے ہیں

وہ نور سے معمور ہوا جاتا ہے عینیؔ
اللہ کے محبوب جدھر دیکھ رہے ہیں

کیا دیدار جس مومن نے ان کے روئے انور کا
صحابی اس کو کہتے ہیں حبیب رب اکبر کا

یہ کام آئے گا میری زیست کے سارے مراحل میں
لئے جاؤں گا چھوٹا سا کوئی ذرہ ترے در کا

مہک اٹھا وہ فوراً بخت اس کا ہوگیا روشن
ملا ہے جس کسی کو لمس ان کے جسم اطہر کا

حبیب رب اکبر کے پسینے کا ہے یہ فیضان
مہکتا ہے مقدر جو گلستاں کے گل تر کا

نہیں کوئی شریک ان کا، محاسن یوں ہیں آقا کے
بڑھایا ہے خدا نے مرتبہ ایسا پیمبر کا

خلیل رب سے بھی بڑھ کر حبیب رب کا ہے رتبہ
کوئی آیا نہ آئے گا پیمبر کے برابر کا

اگر ہم کو نبی کے کوچے سے اک قطرہ مل جائے
تو ہم کیوں عینیؔ منہ دیکھیں کسی دریا سمندر کا

رحمتوں کا جام معراج النبی
قاطع آلام معراج النبی

بانیٔ اسلام کی ہے خاصیت
شوکتِ اسلام معراج النبی

رب کی جانب سے پیمبر کے لیے
خوب ہے انعام معراج النبی

ہے نماز پنجگانہ ہم پہ فرض
دیتی ہے پیغام معراج النبی

بے مثال اک سرور کونین کی
ارتقا کا نام معراج النبی

ہر طرف محفل سجی ہے دیکھیے
ہوگئی ہے عام معراج النبی

جس نے کی تصدیق اس کو دے گئی
خوب تر انعام معراج النبی

روشنی سے بڑھ کے ہے رفتار شاہ
کرتی ہے ارقام معراج النبی

ہر عقیدت کیش کو عینیؔ سدا
دیتی ہے آرام معراج النبی

ہے مقدس بہت غلام نبی
منفرد بن گیا بنام نبی

اسکے انکار کی ہے کس میں مجال
ہے کلام خدا کلام نبی

تم شریعت پہ کار بند رہو
روح تقلید ہے پیام نبی

حب سرکار اصل ایماں ہے
کرنا ہے سب کو احترام نبی

رفعتیں ان کے سامنے ہیں خم
رب نے اونچا کیا مقام نبی

اقتدا ان کی ہر نبی نے کی
دیکھئے ہے یہ احتشام نبی

حضرت بو البشر سے تم پوچھو
کیا ہے عینیؔ مقام نام نبی

بار بار طیبہ گر میرا ابھی یہ دل جاتا
دائمی قرار جاں اور سکون مل جاتا

عاشقوں کے دل میں یہ خواہشیں مچلتی ہیں
"کاش گنبدِ خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا"

رعب دار کیسا تھا دور وہ صحابہ کا
ایک نعرۂ مومن سے زمانہ ہل جاتا

دیں دعائیں آقا نے اپنے دشمنوں کو بھی
حکم گر وہ کر دیتے تو پہاڑ ہل جاتا

لوٹ کر سدا آتا عینیؔ شاد وہ ہو کر
ان کے در پہ جب کوئی ہو کے مضمحل جاتا

بے کسوں کے نبی آسرا ہو گئے
غم کے ماروں کے وہ مدعا ہو گئے

مستحق ہو گئے رب کی رحمت کے ہم
ان کے ہو کر قریب خدا ہو گئے

کیا ضرورت ہے پتوار کی جب نبی
کشتیٔ زیست کے ناخدا ہو گئے

نعت کہنے کا اعجاز ہم کو ملا
فضل خالق سے ہم خوش ادا ہو گئے

لامکاں جب چلے شاہ کون و مکاں
بلبل سدرہ ان پر فدا ہو گئے

موںھ چھپانے لگیں ساری تاریکیاں
جلوہ گر جگ میں نور خدا ہو گئے

مصطفٰے کی فضیلت ہے عینیؔ عیاں
اس کے شاہد سبھی انبیاء ہو گئے

دے کے مفلس کو سروری آقا
کر گئے دور مفلسی آقا

عید کے دن یتیم بچے کو
دے گئے عید کی خوشی آقا

پڑھتے ہیں سب حضور کا کلمہ
ہر پیمبر کے ہیں نبی آقا

دے گئے آب جود سے اپنے
نخل ہستی کو تازگی آقا

عینیؔ ہے ذات ان کی وجہ اماں
ہیں اندھیروں میں روشنی آقا

آقا کی شان رفعت اللہ جانتا ہے
نور نبی کی طلعت اللہ جانتا ہے

قدسی ہوں یا رسل ہوں ان سے بیاں نہ ہوگی
سرکار کی فضیلت اللہ جانتا ہے

قرآن میں ہیں کیا کیا القاب مصطفیٰ کے
کیا ہے نبی کی عظمت اللہ جانتا ہے

کوئی سمجھ نہ پایا مطلب کچھ آیتوں کا
یٰسین کی حقیقت اللہ جانتا ہے

صلح حدیبیہ میں کیا خاصیت تھی پنہاں
ہجرت میں کیا تھی حکمت اللہ جانتا ہے

خود بھیجتا ہے شاہ دیں پر درود اللہ
کتنی ہے اس میں برکت اللہ جانتا ہے

قادر بنا دیا ہے عینیؔ خدا نے ان کو
کتنی ہے ان کی قدرت اللہ جانتا ہے

○

سماؤ شوق سے تم اولیا کے دامن میں
تمھیں ملے گی جگہ مصطفیٰ کے دامن میں

ہمیں نہ لے چلیں سمت سقر ہمارے گناہ
چلو سمٹ چلیں شاہ ہدیٰ کے دامن میں

فضیلتیں جو مرے مصطفیٰ کو رب نے دیں
نظر نہ آئیں گی وہ ماسوا کے دامن میں

نبی کے نقش قدم پر سدا ہے چلنا تمھیں
سمانا چاہو اگر ارتقا کے دامن میں

ہر ایک چیز کا روشن بیان اس میں ہے
یہی لکھا ہے کتاب خدا کے دامن میں

خدا نے کر دیا آسان حفظ کرنا اسے
ہے خوبی ایسی کتاب خدا کے دامن میں

نبی کے ایک اشارے کا معجزہ ہے یہ
قمر بھی شق ہوا غار حرا کے دامن میں

کبھی نہ دامن سرکار چھوڑنا عینیؔ
تمہاری خیر ہے خیر الوریٰ کے دامن میں

○

وہ مل گئے پھر غیر کا در یاد نہ آیا
ہم کو کوئی دربار دگر یاد نہ آیا

یوں گنبد خضریٰ پہ نگاہیں ہوئیں مرکوز
"پلکوں کو جھپکنے کا ہنر یاد نہ آیا"

سرکار کی عظمت کے اے منکر یہ بتاؤ
کیوں معجزۂ شق قمر یاد نہ آیا

ذرات مدینہ کی چمک آئی نظر جب
پھر ہم کو سمندر کا گہر یاد نہ آیا

قرآن کی آیات بھی پڑھ کر تمہیں ناداں
سرکار ہیں اک نوری بشر یاد نہ آیا

جب عینیؔ ہدایت ملی لوگوں کو نبی سے
ان کو کبھی اصنام کا گھر یاد نہ آیا

کوئی ایسا زندگی کا پل نہیں
جس میں شامل رحمت مرسل نہیں

نائب خلاق عالم ہیں نبی
خلق میں ان سے کوئی افضل نہیں

ان کے صدقے امن کا ہے سائباں
زیست میں اب دھوپ کا جنگل نہیں

جس نے رب کو دیکھا ہو، ان کے سوا
رب کا ایسا ایک بھی مرسل نہیں

ہر سو ہیں ہریالیاں ان کے سبب
بے شجر اب زیست کا جنگل نہیں

میرے ساتھ ان کے کرم کی ہے ضیا
مجھ پہ حاوی غم کے اب بادل نہیں

آیت اکملت ہے عینیؔ گواہ
کون کہتا ہے کہ دین اکمل نہیں

○

وہ زمزم و کوثر کا حق دار نظر آیا
جو عشق محمد میں سرشار نظر آیا

دنیا کے اطبا سب محتاج رہے اس کے
جو ان کی محبت میں بیمار نظر آیا

یوں دست نبوت سے لمعان کرم برسے
حبشی بھی زمانے میں گلنار نظر آیا

سرکار کی صحبت کا روشن یہ اثر دیکھو
شفاف صحابہ کا کردار نظر آیا

عاشق ہوں شہ دیں کا کیا غم ہے مجھے عینیؔ
ہر کرب مرے آگے لاچار نظر آیا

آپ سے عرض کرتے ہیں یہ بحر و بر
دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

کر رہے ہیں گذارش یہ جن و بشر
دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

آپ کے نقش پا کا میں ہوں منتظر
مجھ کو جا دیجئے اپنے قدموں میں پھر

کہہ رہا ہے تڑپ کر عرب کا حجر
دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

آپ کی انگلیوں کی وہ پیاری ادا
اس کے اندر سمایا سمندر تھا

آپ کو پھر پکاری ہے پیاسی نظر
دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

آپ کی صحبتوں میں ہیں وہ تابشیں
آپ کی تربیت سے ملیں وسعتیں

پھر سے بن جائیں گے بے ہنر، باہنر
دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

آپ کے تھے صحابہ بڑے خوش نصیب
مستفیض آپ سے ہوتے رہ کر قریب

دیکھ لے عینیؔ بھی آپ کو اک نظر
دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

ان کا پیغام جو عام کرتے رہے
دین کا خوب وہ کام کرتے رہے

اپنے دیوانوں کی تشنگی دیکھ کر
"وہ عطا جام پر جام کرتے رہے"

کر کے پابندیٔ فرض و واجب سنن
قبر میں مومن آرام کرتے رہے

کعب و حسان کی نعت سن کر نبی
بے پناہ ان پہ اکرام کرتے رہے

رحمتوں کی وہ آغوش میں آگئے
راہ حق میں جو اقدام کرتے رہے

چاند سورج ستارے کہ ہوں کہکشاں
ان کی تعمیل احکام کرتے رہے

جو بھی چلتے رہے ان کے احکام پر
عینیؔ دنیا میں وہ نام کرتے رہے

○

تمھیں گر منزل مقصود پانے کی ضرورت ہے
حبیب کبریا سے لو لگانے کی ضرورت ہے

شناسائی ہے اس کو صرف راحت کے دریچے سے
جبین دل کو تیرے آستانے کی ضرورت ہے

تمہارے قلب کی تابانیاں رشک قمر ہوں گی
اسے آقا کی الفت سے سجانے کی ضرورت ہے

پہنچ جاؤ گے تم شہر مدینہ وقت سے پہلے
تصور کے پروں سے اڑ کے جانے کی ضرورت ہے

یہی ہے درس مذہب کا، یہی آقا کا ہے فرمان
ہمیں بس پیار دنیا میں لٹانے کی ضرورت ہے

نہ گھبراؤ کبھی تم گردش دوراں سے اے عینیؔ
سکوں کے واسطے نعتیں سنانے کی ضرورت ہے

○

مرے دل میں یاد شہ مرسلیں ہے
یہی باعث امن قلب حزیں ہے

عجب کشمکش میں ہیں زائر کی آنکھیں
زمین حرم ہے کہ خلد بریں ہے

میں کرتا ہوں مس جس سے چہرے کو اپنے
وہ گرد دیار شہ مرسلیں ہے

جہاں مصطفیٰ کا ہے تلوہ مبارک
جگہ وہ ادب گاہ روح الامیں ہے

جو سچا ہے عاشق شہ بحر و بر کا
سقر میں وہ جائے یہ ممکن نہیں ہے

جو مومن ہے ثابت قدم ہے ہر اک آن
بلاؤں کے جھونکے سے غمگیں نہیں ہے

ولی ہے جو رب تعالیٰ کا عینیؔ
وہ بے خوف رہتا ہے غمگیں نہیں ہے

زنجیر جفا کی کوئی پرواہ نہیں ہے
ہونٹوں میں دیوانوں کے کبھی آہ نہیں ہے

ہر دور میں ہر شاہ نے تسلیم کیا ہے
آقا کی طرح دہر میں ذی جاہ نہیں ہے

آمد ہوئی سرکار کی جس ماہ مبیں میں
اس ماہ کے جیسا کوئی پھر ماہ نہیں ہے

آقا کے عدو اور مخالف کی سڑک سے
وہ کون ہے مومن جسے اکراہ نہیں ہے

اس میں ہے خواتین کی عظمت کی حفاظت
قانون ہے اسلام کا بدخواہ نہیں ہے

آقا کے در پاک پہ آتا ہے زمانہ
دنیا کی کوئی عام یہ درگاہ نہیں ہے

مرشد کا ہے یہ فیض کہ توصیف نبی میں
دامن مرا عینیؔ کبھی کوتاہ نہیں ہے

مسلماں کو نہیں ہے تیر یا تلوار کی خواہش
ہے اس کے واسطے کافی حسیں کردار کی خواہش

تصور میں مرے ہے گنبدِ خضریٰ کی رعنائی
بسی ہے قلب میں سرکار کے دیدار کی خواہش

بدل دے یا خدا قبلہ، تمنا کی نبی نے جب
اسی لمحے ہوئی پوری مرے سرکار کی خواہش

شہنشاہ عطا ہیں وہ بلائیں گے تمہیں سو بار
تمہارے دل میں طیبہ کی ہے گر اک بار کی خواہش

مدینے کے فقط گل ہی نہیں کانٹے معظم ہیں
تو پھر کیوں دل میں رکھیں گے کسی گلزار کی خواہش

شریعت اصل میں عینیؔ طبیعت مصطفیٰ کی ہے
نگاہوں میں سدا رکھ احمد مختار کی خواہش

قلوب یادِ نبی سے سنورنے لگتے ہیں
فلک سے جیسے ستارے اترنے لگتے ہیں

نبی کے اسمِ گرامی میں ہے شفا ایسی
ہماری زیست کے سب زخم بھرنے لگتے ہیں

نبی کے عاشقِ صادق ہر ایک محفل میں
نبی کا ذکرِ معطر ہی کرنے لگتے ہیں

جو لے کے آتا ہے ماہِ ربیع اول نور
خوشی سے پھول چمن میں نکھرنے لگتے ہیں

اے کاش دیکھ لوں عینیؔ میں شاہِ دیں کا دیار
بڑے کٹھن مرے لمحے گذرنے لگتے ہیں

حضور رحمت عالم نے دی پناہ مجھے
نہ لے کے جاسکے دوزخ مرے گناہ مجھے

وہاں ہیں حضرت صدیق اور عمر بھی ہیں
بہت عزیز ہے ان کی قیام گاہ مجھے

یہ بولے حضرت خالد، ہے اس میں موئے نبی
عزیز جان سے بھی ہے مری کلاہ مجھے

گواہی شاہ کی عظمت کا دے رہا ہے خدا
نہ چاہئے کوئی پھر دوسرا گواہ مجھے

حبیب رب کے یہ احکام کے رہے تابع
نہ کیوں عزیز فلک کے ہوں مہر و ماہ مجھے

نبی کے روضے کی جالی کو اس نے دیکھا ہے
بہت عزیز ہے عینیؔ مری نگاہ مجھے

O

ذہن میں جوں ہی اشعار آنے لگے
ہم قلم مدح شہ میں چلانے لگے

تم سمجھ لینا ان کا کرم ہو گیا
"دل کا ایوان جب جگمگانے لگے"

ہو گئے نور و نکہت سے معمور سب
میرے سرکار جب مسکرانے لگے

بچیاں شوق سے دف بجانے لگیں
جب محمد مدینہ میں آنے لگے

خیر مقدم کیا بڑھ کے انصار نے
جب مہاجر مدینے میں آنے لگے

حشر میں عاشقان شہ دوسرا
نوری چادر میں عینیؔ سمانے لگے

رہے گی حشر تک یوں ہی اذانوں کی صدا زندہ
مساجد میں مسلماں کی عبادت کی ضیا زندہ

عقیدہ ہے یہی اہل سنن کا، حق پرستوں کا
"خدا زندہ، نبی زندہ خدا کے اولیا زندہ"

مسلمانو یہی ترغیب دیتی ہے ہمیں تاریخ
رہو بن کر سدا دنیا میں قوم با وفا زندہ

نبی کی یاد کو گر زیست کا حصہ بناؤ گے
رہیں گی فضل رب سے دیکھنا صبح و مسا زندہ

ابھی بھی غوث آتے ہیں مری مشکل کشائی کو
کہوں میں کیوں نہ میرے آج بھی ہیں رہنما زندہ

کہا جو غوث نے مردہ کو اک دن قم باذن اللہ
کرامت سے بہت مشہور وہ ہوتا گیا زندہ

رسول اللہ کے قدموں کی ہیں یہ برکتیں عینیؔ
رہے گا حشر تک تاریخ میں غار حرا زندہ

○

ہے دل میں بسی الفت سلطان مدینہ
ملتی ہے مجھے رحمت سلطان مدینہ

خوش بخت ہے وہ حالت ایمان میں، جس نے
دیکھی ہے حسیں صورت سلطان مدینہ

پتھر کو بھی گویائی عطا کی ہے نبی نے
کیا خوب ہے یہ قدرت سلطان مدینہ

اخلاق پیمبر کے ہیں مداح دو عالم
اللہ رے یہ سیرت سلطان مدینہ

اصحاب نبی کتنے مقدس رہے عینیؔ
حاصل تھی جنہیں صحبت سلطان مدینہ

جو ان کا ہے عاشق اسے رنجور نہ سمجھو
ساتھ اس کے ہے رحمت اسے معذور نہ سمجھو

اغیار کے احساں کی ضرورت نہیں ہم کو
ہم ان کے گدا ہیں ہمیں مجبور نہ سمجھو

پیغام خدا پھیل گیا ہر سو یہاں سے
ہے یہ جبل نور اسے طور نہ سمجھو

یہ شرع ہے آقا کی تقدس کی ہے حامل
اس کو کبھی تم دہر کا دستور نہ سمجھو

آقا کی نظر میں جو پسندیدہ نہیں ہے
للہ اسے تم کبھی منظور نہ سمجھو

اللہ نے مختار جہاں ان کو بنایا
اے باغیو سرکار کو مجبور نہ سمجھو

مسرور ہیں ہم یاد محمد کے چمن میں
تم غار الم میں ہمیں محصور نہ سمجھو

آقا کی غلامی پہ ہمیں ناز ہے عینیؔ
اس ناز پہ ہم کو کبھی مغرور نہ سمجھو

ہر ذرۂ عالم ہے ثنا خوان نبی کا
وہ کون ہے جس پر نہیں احسان نبی کا

طیبہ کی گلی میں ہیں بہاریں ہی بہاریں
ہر دم ہے تر و تازہ گلستان نبی کا

آقا کی ثنا سے ہوا قرطاس مقدس
پاکیزگیٔ فکر ہے عنوان نبی کا

قسمت پہ تری ناز کرے مسجد اقصیٰ
اے خانۂ کعبہ تو ہے ارمان نبی کا

سرکار دو عالم کی حدیثوں سے ہے ثابت
امت کا مہ صوم ہے، شعبان نبی کا

حسنین، علی، فاطمہ اس کے ہیں حسیں پھول
ہے کتنا معطر چمنستان نبی کا

رہنا ہے اسے عینیؔ یوں ہی سالم و محفوظ
اک معجزہ ایسا ہے یہ قرآن نبی کا

رونق ہے خوب شاہ زمن کے دیار میں
رحمت کی ہے بہار نبی کے مزار میں

ہے یہ خزاں سے دور سدا پر بہار ہے
ایسی رہی ہے جاذبیت کوئے یار میں

نعت رسول سن کے منافق اگر جلے
جلنے دو اس کو جتنا جلے، جائے نار میں

صدیق کہہ رہی ہے انہیں ساری کائنات
عظمت ہے شاہ دین کے یوں یارِ غار میں

صدقہ ہے یہ حضور رسالت مآب کا
لذت جو پائی جاتی ہے عینیؔ انار میں

روئے شمس الضحیٰ نور ہی نور ہے
قلب بدرالدجیٰ نور ہی نور ہے

عہد طفلی میں ان کا کھلونا تھا چاند
"ان کی ہر ہر ادا نور ہی نور ہے"

جس طرف دیکھئے دلنشیں ہے سماں
ان کے در کی فضا نور ہی نور ہے

کہہ رہی ہیں یہ آیات قرآنیہ
مدحت مصطفیٰ نور ہی نور ہے

اسکی کیجئے تلاوت بصد شوق و ذوق
سورۂ فاتحہ نور ہی نور ہے

سب نے مانا ہے یہ سرور دین کا
ہر سخن جاں فزا نور ہی نور ہے

مصطفیٰ کے توسل کا ہے یہ اثر
عینیؔ میری دعا نور ہی نور ہے

○

در رسول دو عالم میں میری جاں نکلے
ہر ایک لمحہ مری زیست کا وہاں نکلے

مدینہ جس نے بھی دیکھا اسے یہ کہنا پڑا
غبار کوئے نبی رشک کہکشاں نکلے

ہے اس میں یاد رسول زمن سمائی ہوئی
کہاں مجال ہے دل سے مرے اماں نکلے

تمام حربے ہوئے کفر و شرک کے بے ہوش
مرے رسول کے ہونٹوں سے جب بیاں نکلے

بہادری میں تھا شہرہ اگرچہ ان کا بہت
رکانہ سامنے آقا کے ناتواں نکلے

بغیر حب نبی بارگاہ خالق میں
سجود سارے عدوؤں کے رائیگاں نکلے

درود پڑھتے رہو شاہ دین پر عینیؔ
کبھی نہ زیست میں حائل کوئی زیاں نکلے

ہو عطا اک جھلک نبی اپنی
امن پائے گی بیکلی اپنی

مصطفیٰ کی حسین یادوں میں
صرف ہو جائے زندگی اپنی

دیکھ کر ان کو، چرخ کے تارے
بھول جاتے ہیں روشنی اپنی

کہکشاں بھی ہے شاہ سے پر نور
ہے نہیں اس کی روشنی اپنی

ان کی چشم کرم رہے جب تک
پھول کھوئے نہ تازگی اپنی

سرورِ دیں کے ہر اشارے پر
عینیؔ قربان ہے خوشی اپنی

میرے آقا کی جود و سخا بے مثال
ان کی چشم کرم کی ضیا بے مثال

جوں ہی سرکار کے دل میں خواہش ہوئی
خانۂ کعبہ قبلہ بنا بے مثال

دے گیا آنکھ کو نور ان کا لعاب
شاہ عالم کی ہے یہ شفا بے مثال

پہنا سونے کا کنگن سراقہ نے جب
بولے سب شاہ کا ہے کہا بے مثال

نعت سرکار کون و مکاں کے طفیل
کعب کو مل گئی اک ردا بے مثال

اک گواہی خزیمہ کی دو ہو گئی
اختیار شہ دوسرا بے مثال

اس نے دل کو بنایا ہے قندیل نور
کتنا ہے عشق شاہ ہدیٰ بے مثال

اس سے ملتا ہے مومن کے دل کو سکوں
یا نبی یا نبی کی ندا بے مثال

کنکری کو بھی آقا نے دی زندگی
عینیؔ سرکار کا معجزہ بے مثال

سکوں کو عشق ان کا بے مکاں ہونے نہیں دیتا
کبھی دل کو مرے یہ بے اماں ہونے نہیں دیتا

اگرچہ کنکری بے جان ہے لیکن بفضل رب
نبی کا حکم اس کو بے زباں ہونے نہیں دیتا

یہی روح عبادت ہے یہی جان عبادت ہے
نبی کا ذکر ہم کو بے اماں ہونے نہیں دیتا

کلام نعتیہ سے اس قدر تسکین ملتی ہے
کہ یہ رخ پر مرے غم کو عیاں ہونے نہیں دیتا

ہر اک لمحہ نبی کی یاد کا ہے باعث برکت
کسی بھی وقت کو یہ رائیگاں ہونے نہیں دیتا

مرے ہمراہ آقا کا کرم رہتا ہے یوں ہر دم
وہ میری زیست کو بار گراں ہونے نہیں دیتا

نبی کا عشق صادق ایسا رہبر ہے مرا عینیؔ
کہ یہ منزل کو میری بے نشاں ہونے نہیں دیتا

○

جلد دیکھیں گے حسیں طیبہ رسول اللہ کا
چومتے جائیں گے نقشِ پا رسول اللہ کا

زیست کو معراج مل جائے گی رب کے فضل سے
دیکھ لیں گے جب کبھی روضہ رسول اللہ کا

سامنے سرکار کے پھیکے لگے شمس و قمر
ہے مجلّٰی اس قدر چہرہ رسول اللہ کا

دے گیا انسانیت کو نور سے معمور درس
یوں ہے اعلیٰ آخری خطبہ رسول اللہ کا

اس کا اک اک حرف ہے حقانیت کی انجمن
توشۂ قلب و جگر کلمہ رسول اللہ کا

پوچھئے اس طائرِ سدرہ سے عینیؔ ان کی شان
آنکھ سے ملتا تھا جو تلوہ رسول اللہ کا

○

مٹتے ہیں عجب دل کے ظلمات مدینے میں
اب میں بھی گذار آؤں لمحات مدینے میں

ہم طرز صحابہ پر رہتے ہیں عمل پیرا
کرتے ہیں ادب سے ہم ہر بات مدینے میں

روکوں میں انہیں کیسے آنسو ہیں رواں میرے
قابو میں نہیں رہتے جذبات مدینے میں

ہیں دل کے نہاں خانے اس سے ہی مرے روشن
ہم نے جو گذاری تھی اک رات مدینے میں

دیدار خدا سے جو عینیؔ ہوئی بہرہ ور
ایسی ہے مقدس وہ اک ذات مدینے میں

○

مرے مصطفیٰ ، مرسل رب مقدس
جو منسوب ہیں ان سے ہیں سب مقدس

ہیں پر نور سب دختران محمدؐ
رقیہ مقدس ہیں زینب مقدس

پیمبر کی تعلیم کا یہ اثر ہے
بنے سب صحابہ مہذب مقدس

جناب غنی نے بڑے شوق سے کی
کتاب الٰہی مرتب مقدس

ہمیں جان سے پیارا ہے سنگ اسود
لگے ہیں وہاں شاہ کے لب مقدس

وہ معراج کی شب گئے لامکاں تک
ہیں عینیؔ وہ رب کے مقرب، مقدس

○

متاعِ زیست خداوند کی پناہ میں ہے
درِ رسول کا منظر مری نگاہ میں ہے

برائے دین و شریعت جو ظلم سہتا ہے
عجیب کیف کا انداز اس کی آہ میں ہے

نہ کیوں ہو سر ترا اونچا جہاں میں اے خالد
نبی کا موئے مبارک تری کلاہ میں ہے

جو ان کے در کے گدا کا مقام ہے واللہ
وہ بادشاہ میں ہے اور نہ اس کی جاہ میں ہے

نبی کے خلق کی تعریف کی ہے خالق نے
فضیلت ایسی رسولوں کے بادشاہ میں ہے

گواہی ایک خزیمہ کی دو رہی عینیؔ
کمال ایسا شہ دین کے گواہ میں ہے

○

رونق جو مصطفیٰ کے حسیں آستاں میں ہے
ایسی نظیر چرخ کی کس کہکشاں میں ہے

رحمت بنا کے بھیجا ہے پروردگار نے
سارا جہاں رسول زمن کی اماں میں ہے

کنکر نے کلمہ پڑھ لیا سنتے ہی حکم شاہ
تعمیل حکم دیکھئے اک بے زباں میں ہے

آقا کی یاد کی ہے بہاروں کا یہ صلہ
ماحول خوشگوار جو دل کے مکاں میں ہے

ان کی محبتیں ہیں یہ ان کی عنایتیں
قوت جو عینیؔ میرے ابھی جسم وجاں میں ہے

○

ہیں آقا کے دم سے فلک کی قطاریں
ہیں دریا میں ان سے سمک کی قطاریں

فلک کو بھی کرتی رہیں پیکر رشک
در مصطفیٰ پر ملک کی قطاریں

مدینے کے منظر کی تابندگی پر
ہیں حیران بے حد فلک کی قطاریں

خدا کی عطا سے مدینے میں ہر سو
نظر آ رہی ہیں چمک کی قطاریں

لیے دید شاہ دو عالم کی خواہش
کھڑی ہیں دلوں میں کسک کی قطاریں

دلیل ان کی توحید کی سن کے عینیؔ
گریں کفر کے سارے شک کی قطاریں

رابطہ ان سے دائمی ہے عجب
روح میں میری تازگی ہے عجب

کیوں نہ آنکھوں سے ہم لگائیں اسے
"گردِ طیبہ کی سرمئی ہے عجب"

یاد آئی ہے شاہ عالم کی
قلب کی کشت میں نمی ہے عجب

دور رہتے ہیں غیر کے در سے
ان کے عشاق کی خودی ہے عجب

اس سے لیتی ہیں روشنی عقلیں
میرے آقا کی آگہی ہے عجب

اس سے سیراب ہے ہر اک ذرہ
ان کے الطاف کی ندی ہے عجب

آ ہی جاتے ہیں وہ تخیل میں
آپ کی عینیؔ شاعری ہے عجب

عمدہ تھا بہت محفل سرکار کا منظر
رہتا تھا عجب چار سو انوار کا منظر

آقا کی ہوئی ایسی عنایات کی بارش
ہوتا گیا غائب رہ دشوار کا منظر

پھیلاتی نہیں پاؤں کبھی اس جگہ زحمت
طیبہ میں ہے یوں رحمت بسیار کا منظر

جب سارے صحابہ نے کی سرکار سے بیعت
کیسے کہیں کیسا تھا وہ اقرار کا منظر

نعت شہ عالم کا یقیناً ہے یہ صدقہ
پرنور ہے اشعار کے معیار کا منظر

حوریں بھی یہی کہنے لگیں دیکھئے عینیؔ
ہے رشک جناں روضۂ سرکار کا منظر

ان کی یادیں رہیں قلب میں مستقل
زندگی کیوں رہے پھر مری مضمحل

ان کی باتیں رہیں پر اثر اس قدر
موم بنتا گیا خود بشر سنگ دل

ہے عیاں مرتبہ اس سے صدیق کا
آج بھی ہیں شہِ دیں کے وہ متصل

اس سے پہلے بھی تھے سرورِ دیں نبی
منزلیں بو بشر کی تھیں جب خاک وگل

روح اس کی رہے گی سدا تابناک
ان کی چاہت سے سرشار ہے جس کا دل

ان کی عینیؔ ہدایات سب بالیقیں
اعلیٰ تر حکمتوں پر ملیں مشتمل

حقیقت ہے یہ اور حقیقت رہے گی
ہمیشہ نبی کی فضیلت رہے گی

قیامت کے دن دیکھ لینا یہ منظر
"نثار ان کی امت پہ جنت رہے گی"

نہ حائل کبھی ہوگی عشرت کی عادت
اگر یاد ان کی قناعت رہے گی

یہ کہتی ہے معراج کی شب، ہمیشہ
نبی کی امامت کی عظمت رہے گی

وجود نبی سے ہے رونق جہاں میں
انھی سے ہر اک گل میں زینت رہے گی

باذن خدا وہ کریں گے شفاعت
نجات امم کی یہ صورت رہے گی

کریں اختیار آپ نیکوں کی صحبت
قیامت میں بھی ان کی قربت رہے گی

میں جاتا رہوں عینیؔ تا زیست طیبہ
مگر قلب میں پھر بھی حسرت رہے گی

غموں کو اپنے بحر جود میں غرقاب کر ڈالا
مصائب کو مرے آقا نے یوں آب آب کر ڈالا

ہے پھیلی زندگی کے گلستاں میں ضو بہاروں کی
مدینے کی ہوا نے رخ مرا شاداب کر ڈالا

نظارا ان کے جلووں کا ستارے خوب کرتے ہیں
نبیؐ کے حسن نے ایسا انھیں بیتاب کر ڈالا

نبی کی یاد نے اس کو چمک دی خوب رونق دی
زمانے نے اگرچہ زیست کو بے آب کر ڈالا

صحابہ رشکِ قسمت بن گئے دنیا میں اے عینیؔ
نبی کی انگلیوں نے ان کو یوں سیراب کر ڈالا

خدا کے واسطے میرے نبی مجھ پر کرم کر دو
مری آنکھوں کو اپنے عشق میں اشکوں سے نم کر دو

نبی کی سیرت اقدس یہی پیغام دیتی ہے
''تم ان کی شان کے آگے سر تسلیم خم کر دو''

عمر فاروق کے اس فیصلے کی رب نے کی تائید
منافق بن گیا جو اس کا سر فوراً قلم کر دو

تقاضہ ہے یہی احقاق حق کا دور حاضر میں
کرو تم رد باطل اور کھل کر حق رقم کر دو

ادیبو، شاعرو گر چاہتے ہو دائمی عزت
نبی کی مدحتوں میں وقف تم اپنا قلم کر دو

ستارہ میری قسمت کا چمک اٹھے مرے آقا
فقط اک بار اس ناچیز کو گرد قدم کر دو

کہو تم نعت، لکھو اور پڑھو اخلاص سے ہر دم
اے عینیؔ خاک میں تم دفن اپنے سارے غم کر دو

معیارِ خوشی اس کے لیے کتنا جدا ہے
جو شخص درِ پاک پہ اک بار گیا ہے

اللہ نے یوں شان بڑھائی تری آقا
قدموں پہ ترے دہر کا ہر ذرہ جھکا ہے

اندازِ تکلم ہے ترا رشکِ سلیمان
گویا تو شجر سے بھی حجر سے بھی ہوا ہے

ہو بابِ شفاعت کہ ہو دروازۂ رحمت
سرکارِ دو عالم کے ہی صدقے میں کھلا ہے

اے بادِ صبا لے جا مجھے بھی تو اڑا کر
سرکار کے روضے پہ مرا قلب فدا ہے

دانائے سبل ختمِ رسل قاسمِ کوثر
القاب ہیں بے مثل، کوئی ان سا ہوا ہے؟

اس شخص پہ قربان بقا ہو گئی عینیؔ
سرکارِ زمن کی جو محبت میں فنا ہے

دلکشی گر دیکھنی ہے طیبہ کا بازار ڈھونڈ
اے جبین آرزو سنگ در سرکار ڈھونڈ

ڈھونڈتا رہ جائے گا تو مثل محبوب خدا
ان کے جیسا مل نہ پائے چاہے جتنی بار ڈھونڈ

کون سا وہ گل ہے جس میں نکہتیں ان کی نہیں
جس طرف چاہے تو جا ایسا کوئی گلزار ڈھونڈ

حضرت صدیق اکبر سا کوئی اس دہر میں
مصطفیٰ کے عشق میں ہے گر کوئی سرشار ڈھونڈ

محو ہو جا حضرت حسان کی نعتوں میں تو
ان سا عینیؔ نعت لکھنے کا کوئی معیار ڈھونڈ

دین حق سے جو چھڑا دے ہے وہ ابتر کاغذ
جس میں ہے مدحِ نبی ہے وہی بہتر کاغذ

منسلک فاتح عالم سے ہوا جب سے وہ
بن گیا اپنے مقدر کا سکندر کاغذ

اس میں مرقوم حدیثیں ہیں، مؤثر ہے بہت
تم یہ ہرگز نہیں سمجھو کہ ہے لاغر کاغذ

جب سے تحریر ہوئیں اس میں احادیث نبی
سارے عالم کے لیے بن گیا رہبر کاغذ

عینیؔ ناموس رسالت کو بچانے کے لیے
ڈھال ہے میرا قلم اور ہے خنجر کاغذ

مصطفیٰ کی عظمتوں پر عظمتیں قربان ہیں
ان کے در کی بھیک پر سب دولتیں قربان ہیں

ہے تمنا مصطفیٰ کے نام پر ہم جان دیں
عاشقانِ مصطفیٰ پر حسرتیں قربان ہیں

کمسنی میں کر دیا بوجہل کو پل میں ہلاک
بھولے بھالے عاشقوں پر جرأتیں قربان ہیں

ان کے در کی خاک میری روح کا آبِ حیات
ایسی نعمت پر کروڑوں نعمتیں قربان ہیں

ان کی مدحت سے ملا اسلام میں ہم کو مقام
ایسی شہرت پر جہاں کی شہرتیں قربان ہیں

عینیؔ جو کٹ جائے یادِ سرورِ کونین میں
زیست کی ایسی گھڑی پر ساعتیں قربان ہیں

کاف ہا عین طہ صاد کی نسبت کا راز
جانتے ہیں مصطفیٰ ہر حرف کی عظمت کا راز

فضل رب سے حضرت صدیق کو یہ علم تھا
ارض سے سرکار دیں کی ظاہری رحلت کا راز

ہو علامت اور ہو پیکر تراشی کی ضیا
جان لو تم نعت کے اشعار میں جدت کا راز

مسکرا کر اہل ایماں سے ملو، جب بھی ملو
جان لو گے سرور کونین کی سنت کا راز

دین و دنیا میں ہوا عینیؔ وہ بیشک کامیاب
جس نے سمجھا آل پاک شاہ کی نسبت کا راز

قلب مومن کی خوشی ہے عید میلاد النبی
ساری عیدوں میں بڑی ہے عید میلاد النبی

ان کی آمد کی مسرت تھی صحابہ کو عزیز
کون کہتا ہے نئی ہے عید میلاد النبی

گھر کے بام و در چراغوں سے منور کیجئے
اک مسرت کی گھڑی ہے عید میلاد النبی

اہل سنت آمد سرکار سے فرحاں رہے
قلب سنی میں بسی ہے عید میلاد النبی

آج آقا کے توسل سے دعا رب سے کرو
باعث برکت رہی ہے عید میلاد النبی

مستحق بن جائیں رحمت کے منا کر عید ہم
ہم کو قسمت سے ملی ہے عید میلاد النبی

ہے عیاں ہر شخص کے رخ میں عجب اک تازگی
شبنمی ہی شبنمی ہے عید میلاد النبی

ہم محبان نبی ہیں مرحبا صد مرحبا
عینیؔ راہ بندگی ہے عید میلاد النبی

ہر دم مری آنکھوں میں رخ یار رہے گا
اور ان پہ مرا قلب بھی سرشار رہے گا

فیاض ہیں وہ مجھ پہ کرم کرتے رہیں گے
فیض شہ عالم مرا غم خوار رہے گا

بن ان کے جہاں کیسے بنے امن کا مسکن
دشوار تھا دشوار ہے دشوار رہے گا

چھولیں وہ جنھیں خوب مہکتے وہ رہیں گے
اس بات کا اقرار ہے اقرار رہے گا

جس جا سے ملی دہر کو ایثار کی دولت
ہر وقت مرے ذہن میں وہ غار رہے گا

جو سرورِ عالم کی بیاں کر سکے عظمت
اس دہر کے ہر دور میں فنکار رہے گا

آقا کی ہدایت کی ضیاؤں سے اے عینیؔ
مومن کا چمکتا ہوا کردار رہے گا

نعت سرکار سے جب دور تھا سادہ کاغذ
کس قدر بے سروسامان تھا میرا کاغذ

تیرے اوصاف کی بے مثل ہے تاثیر ایسی
نام لکھتے ہی ترا وجد میں آیا کاغذ

دیکھ کر ان کی سند ہو گئے فرحاں فاروق
جب عمر کو ملا شبیر کا لکھا کاغذ

رشک کرتے ہیں مقدر پہ سبھی بوصیری
شاہ کے در پہ ہے مقبول تمہارا کاغذ

لکھا سرکار نے اک لفظ محمد جس میں
کاش حاصل ہو مجھے بھی وہی نیارا کاغذ

لکھا خود شاہ مقوقس کو پیمبر نے خط
اب بھی محفوظ ہے دنیا میں اک ایسا کاغذ

ہو مزین یہ اگر مدح نبی سے عیسیٰؔ
مرتبہ میں رہے اعلیٰ یہ مصفیٰ کاغذ

○

جو قلب نبی کے لیے بے تاب رہے گا
قسمت کے گلستاں میں وہ شاداب رہے گا

باطل کرے جتنی بھی عبادات کی تشہیر
"فائق مگر ایمان کا ہی باب رہے گا"

اے دشمن سرکار ترا خلد میں جانا
اک خواب تھا اک خواب ہے اک خواب رہے گا

سرکار کی یادوں کا شجر دل میں اگاؤ
رحمت سے چمن زیست کا سیراب رہے گا

پڑھتا ہے جو ہر روز جماعت سے نمازیں
عینیؔ وہ مسلمان صحت یاب رہے گا

خدا کی رحمتوں کی باد جود و لطف چلتی ہے
سبب یہ ہے جو فصل زندگانی خوب پھلتی ہے

پگھلتی ہے خوشی کی برف جب یادوں کے سورج سے
تو آنسو بن کے ان آنکھوں کے رستے بہہ نکلتی ہے

انھی کے اسم سے ہے ضوفشانی زیست میں اپنی
ہماری سانس نام سرور عالم سے چلتی ہے

جہاں میں آمد سرکار سے اک انقلاب آیا
ہدایت سے انھی کی، زیست دنیا کی بدلتی ہے

دوانے ہیں دوانے عینیؔ ہم ان کے دوانے ہیں
نہ جب تک بات ہو ان کی طبیعت کب سنبھلتی ہے

○

خلقِ خیر الوریٰ خوب ہے
ان کی پیاری ادا خوب ہے

ان کا گن گاتے ہیں غیر بھی
عظمتِ مصطفیٰ خوب ہے

شہر طیبہ ہے دلکش بہت
اس کی آب و ہوا خوب ہے

روضۂ شاہ کے آس پاس
نوری نوری گھٹا خوب ہے

کرتے رہتے ہیں مومن بلند
نعرۂ کبریا خوب ہے

اس کو پڑھتے ہیں بعد نماز
ربنا آتنا خوب ہے

مدحت شاہ کرتے رہو
عینیؔ یہ مشغلہ خوب ہے

دو جہاں کی جو جاں ہے بتا کون ہے
شاہ کون ومکاں کے سوا کون ہے

شمع یاد نبی اور روشن ہوئی
دل کے آنگن میں جلوہ نما کون ہے

پڑھ کے تاریخ اسلام کی بولئے
دشمنوں کو بھی جو دے دعا کون ہے

خطبہ آخری سے ہوا یہ عیاں
ساری اقوام کا رہنما کون ہے

تذکرہ جس کا میرے خدا نے کیا
بولو قرآن میں جا بجا کون ہے

دوسروں کا جو رکھتا ہے ہر دم خیال
عینیؔ فیاض یوں دوسرا کون ہے

حب آقا میں جو سرشار نظر آتا ہے
وہ جہاں میں بڑا ہشیار نظر آتا ہے

اختیارات شہ دین کا ہے یہ جلوہ
''ان کا محتاج بھی مختار نظر آتا ہے''

ان کے اخلاق کی تلوار کے آگے ہر دم
مات کھاتا ہوا پندار نظر آتا ہے

ان کی سیرت کے ورق پر ہیں فدا سارے گل
کیوں تری آنکھ کو یہ خار نظر آتا ہے

فاطمہ کے جو تقدس کو نہ سمجھے وہ بشر
پوری دنیا میں بڑا خوار نظر آتا ہے

ان کی اولاد کی الفت میں جو سرشار رہا
بس وہی خلد کا حقدار نظر آتا ہے

واسطہ غوث کا، ہو چشم عنایت آقا
آج دل قوم کا بیمار نظر آتا ہے

تقویت یاد شہنشاہ جہاں نے بخشی
اس لیے عینیؔ قلم کار نظر آتا ہے

ضعیف خامہ مرا نعت میں جو چل جائے
زمیں ہو کیسی بھی ممکن نہیں پھسل جائے

تمام عمر میں کہتا رہوں تمہاری نعت
تمہارے ذکر میں ہی جاں مری نکل جائے

تمہارے اسم میں وہ فاتحانہ قوت ہے
غموں کا دشت اسی نام سے ہی جل جائے

نثار ہونے لگیں مہر و ماہ اس دل پر
چراغ آپ کی الفت کا جس میں جل جائے

رسولِ حق کی ہدایت پہ جو رہے عامل
تو کیسے عینیؔ وہ ایمان سے پھسل جائے

○

جہاں ہے روضہ ترا ہے وہ آسماں کی طرح
چمک رہا ہے وہ اک رشکِ کہکشاں کی طرح

وہ ہر جہان میں محبوبِ ربِ عالم ہیں
"بتاؤ کون ہے سرکارِ دو جہاں کی طرح"

زبان ایسی کہ قرآن کی زباں ہو جائے
کہاں کوئی ہے زباں شاہ کی زباں کی طرح

فصیح کہتے تھے خود کو جو، سامنے ان کے
وہ لڑکھڑانے لگے ناتواں زباں کی طرح

اسی سے ملتی ہے راحت، درود پڑھتا ہوں
لبوں پہ میرے مہکتا ہے گلستاں کی طرح

برس رہی ہے مدینے میں رحمتِ خالق
وہ نعمتوں میں ہے اک بحرِ بیکراں کی طرح

ہو جس میں ذکرِ نبی اور ذکرِ ربِ جہاں
کوئی صدا نہیں عینیؔ کہیں اذاں کی طرح

ان سے ہیں چرخ میں قافلے نور کے
اور زمیں پر سجے قمقمے نور کے

سورۂ حمد سے سورۂ ناس تک
ان پہ نازل ہوئے سلسلے نور کے

دے رہی ہیں احادیث نور خدا
زیست کے واسطے ضابطے نور کے

لب کو کرکے مجلیٰ درودوں سے تم
کرلو محسوس خود ذائقے نور کے

ہو گئے خوب مسرور حضرت عمر
جب علی نے دیئے مشورے نور کے

میں نے مدحت سرائی کی جب شاہ کی
عینیؔ بنتے گئے قافئے نور کے

○

عدوئے سرورِ کونین کی تذمیم کرتے ہیں
نبی کے ہو گئے جو ان کی ہم تکریم کرتے ہیں

سمجھتے ہیں جو آیات کتاب اللہ کی تفسیر
نبی کی غیب دانی کو وہی تسلیم کرتے ہیں

نبی کے دست ولب سے نسبتیں ہیں سنگ اسود کو
اسی کے واسطے اس کی سبھی تعظیم کرتے ہیں

مہاجر ہوں کہ ہوں انصار سب کو ملتا ہے یکساں
جہاں مالِ غنیمت مصطفیٰ تقسیم کرتے ہیں

ہمیں معلوم ہے یہ بے بدل قانون ہے واللہ
ہیں مومن ہم شریعت میں نہیں ترمیم کرتے ہیں

نچھاور ہوتی ہے ڈالی درودوں کی جہاں عینیؔ
فرشتے نور کا صدقہ وہیں تقسیم کرتے ہیں

حضرت صدیق نے کیا خوب سمجھا معجزہ
عرش پر سرکار کا جانا ہے اعلیٰ معجزہ

پڑھ کے کلمہ دست ظالم سے ہوئی آزاد وہ
کنکری نے خوب سمجھا شاہ دیں کا معجزہ

وہ تصرف کر رہے ہیں روضۂ انور سے بھی
ساری دنیا دیکھتی ہے ان کا پیارا معجزہ

ہیں صحابہ اس کے شاہد مصطفیٰ کے حکم سے
بدر میں اک ٹہنی کا تلوار بننا معجزہ

معجزہ ہے اک شجر کا عینیؔ آنا ان کے پاس
اس کا پھر اپنی جگہ پر لوٹ جانا معجزہ

ہم کو ایماں مصطفیٰ سے مل گیا
دین حق کے پیشوا سے مل گیا

دین میں ثابت قدم کیسے رہیں
حوصلہ شاہ ہدیٰ سے مل گیا

ہم کو جینے کا طریقہ دہر میں
شاہ کی صبح و مسا سے مل گیا

ان کی یادوں کا حسیں تر سلسلہ
طیبہ کی آب و ہوا سے مل گیا

مل گیا ہم کو وفاؤں کا سبق
اک عتیق باوفا سے مل گیا

راز خالق تک پہنچنے کا ہمیں
عینیؔ محبوب خدا سے مل گیا

میں نے دیکھا جو کبھی جھانک کے اس دل کی طرف
مجھ کو راغب یہ ملا نعت کی محفل کی طرف

عشق سرکار کی ضو سے تو چمک اٹھے گا
آنکھ اٹھا کر تو ذرا دیکھ مرے دل کی طرف

بول اٹھے پیاسا ہے یہ اس کو پلاؤ پانی
دیکھ کر مولیٰ علی اپنے ہی قاتل کی طرف

وہ جو ملت کا مجاہد ہے ولیٔ رب بھی
لو لگاتا ہوں اسی مرشد کامل کی طرف

ان کی یادوں کے تلاطم میں رہوں خوش عینیؔ
دیکھے کیوں آنکھ مری درد کے ساحل کی طرف

○

قلب عاشق میں ہر اک پل میرے آقا ہی تو ہیں
جو نہ ہوں آنکھوں سے اوجھل میرے آقا ہی تو ہیں

ہوں سیاسی یا سماجی یا ہوں دینی دنیوی
مسئلوں کا دائمی حل میرے آقا ہی تو ہیں

سورۂ احزاب کی چالیسویں آیت میں ہے
رب کے جو آخر ہیں مرسل میرے آقا ہی تو ہیں

آیت اکملت کی تفسیر پڑھ کر دیکھ لو
لائے ہیں جو دین اکمل میرے آقا ہی تو ہیں

کفر کے ایوان میں اور کذب کے میدان میں
مچ گئی ہے جن سے ہل چل میرے آقا ہی تو ہیں

آیت تلک الرسل سے صاف ظاہر ہو گیا
عینیؔ سب نبیوں سے افضل میرے آقا ہی تو ہیں

عہدہ سب سے بڑھ کے اعلیٰ مصطفیٰ کے پاس ہے
پھر بھی لہجہ سادگی کا مصطفیٰ کے پاس ہے

جھوم کر کرتا ہوں ذکر شاہ دیں میں اس لیے
میری خوشیوں کا اثاثہ مصطفیٰ کے پاس ہے

القلم میں رب نے ان کے خلق کی تعریف کی
ایسا اخلاقی خزانہ مصطفیٰ کے پاس ہے

مل گئی اس سے سبھی کو اعتدالی کیفیت
کیمیائی ایسا نسخہ مصطفیٰ کے پاس ہے

مل گئی اس سے شفا بیمار کو اک آن میں
عینیؔ ہر احسن طریقہ مصطفیٰ کے پاس ہے

○

ان کو تو میرا نگہباں لکھ دے
میرے غم کا انھیں درماں لکھ دے

مجھ کو ادنیٰ نہ سمجھنا تو کبھی
"میں ہوں ان کا مجھے ذیشاں لکھ دے"

جس میں آقا کے قدم کا ہو نشاں
ایسے صحرا کو گلستاں لکھ دے

عشق آقا میں ہے جو دیوانہ
اس کو تو صاحب عرفاں لکھ دے

نعت گوئی ہے مری فطرت میں
مجھ کو اس وصف میں نازاں لکھ دے

ہیں وہ سرمایۂ دین و دنیا
ان کو تو اپنا دل و جاں لکھ دے

قوم کا نیل بہت خشک ہے اب
اے عمر پھر سے تو فرماں لکھ دے

ہے گدائے شہ عالم عینیؔ
اس کی تقدیر کو تاباں لکھ دے

مذہب و ایمان کی پہچان ہے طیبہ نگر
عاشقانِ مصطفیٰ کی جان ہے طیبہ نگر

نیکیوں میں خوب ہوتا ہے اضافہ اس جگہ
برکتوں کا برملا اعلان ہے طیبہ نگر

جب مدینے سے کی ہجرت حیدر کرار نے
رو پڑے کہہ کر کہ میری جان ہے طیبہ نگر

خوب کرتے ہیں بیاں اسکا تقدس شعر میں
شاعروں کا خوب تر عنوان ہے طیبہ نگر

جانے کتنوں کو ملے اس جا سے علم و آگہی
عینیؔ کہہ دو چشمۂ عرفان ہے طیبہ نگر

بات جو حق ہے زمانے کو بتا دی جائے
یہ حدیث شہ کونین سنا دی جائے

رحمت سرور کونین کی بارش ہو گی
"خاک طیبہ سے مری قبر بسا دی جائے"

کذب کی راہ کو مسدود اگر کرنا ہے
اس پہ سچائی کی بس برف جما دی جائے

ختم ہو گی تری ویرانئ کشت دل بھی
الفت شاہ زمن اس میں بسا دی جائے

ان کے میلاد میں یہ غیب سے آواز آئی
سارے عالم کی انہیں سیر کرا دی جائے

اس ربیعہ کی تمنا پہ تمنائیں نثار
نزد سرکار زمن مجھ کو جگہ دی جائے

تم سے کہتے ہیں یہ ارباب نظر اے عینیؔ
سرور دیں کی کوئی نعت سنا دی جائے

جو دین حق پہ فدا تھے وہ باکمال کہاں
اویس اب ہیں کہاں اور ہیں بلال کہاں

وہ عدل ہو کہ شجاعت کہ ہو کمال کوئی
مرے رسول کی عالم میں ہے مثال کہاں

جمال حضرت یوسف بھی کہہ رہا ہے یہی
نبی کے حسن کے ایسا کہیں جمال کہاں

نبی عطا کریں بے جان کو بھی گویائی
کوئی دکھائے کہیں ایسا اک کمال کہاں

برائے آل نبی آئی آیت تطہیر
نبی کی آل کے ایسا کہیں ہے آل کہاں

نبی کا ہے یہ کرم نعت کہتے ہیں عینیؔ
ہماری فکر کہاں اور یہ خیال کہاں

آپ کا زم زم ہے کوثر آپ کا
مرتبہ ایسا ہے برتر آپ کا

اس لیے نازاں نصیبہ مجھ پہ ہے
دیکھتا ہوں خواب اکثر آپ کا

ہم برابر کہتے ہیں یہ، حق ہے یہ
ہے نہیں کوئی برابر آپ کا

معتبر وہ بارگاہ رب میں ہے
جو بنا سیرت میں پیکر آپ کا

تھا یقیں کامل سراقہ کو بہت
ہوگا اک دن تخت قیصر آپ کا

رشک کرتے ہیں عنادل اس پہ سب
عینیؔ ناعت ہے جو سرور آپ کا

○

ذہن میں ان کا ضابطہ رکھیے
دل کا پاکیزہ راستہ رکھیے

ہند یا ہند کے رہیں باہر
ان کی سنت سے واسطہ رکھیے

جسم کے ساتھ روح تازہ ہو
ان کی یادوں کا سلسلہ رکھیے

جس میں اسلامی رنگ آئے نظر
پاک ایسا معاشرہ رکھیے

ذکر ہو جانِ بزمِ عالم کا
ایسی بزمِ مذاکرہ رکھیے

برکتوں سے رہے گا گھر پرنور
جاری یوں رسمِ فاتحہ رکھیے

یاد آجائے بوہریرہ کی
ذہن میں ایسا حافظہ رکھیے

سورۂ فاتحہ یہ کہتا ہے
عینیؔ اچھوں سے رابطہ رکھیے

کہکشاں میں ہے ستاروں کا مقام ان کے لیے
صبح ان کے واسطے ہے اور شام ان کے لیے

ان کے اعدا کو بھی آخر یہ سمجھ میں آئے گا
حشر میں مخلوق رب کا اژدحام ان کے لیے

مصطفیٰ نے دی رواداری کی تعلیم اس طرح
کر رہے تھے سب صحابہ مل کے کام ان کے لیے

کہہ دیا ان سے محبت جان سے بھی بڑھ کے ہے
ہے عمر کے دل میں ایسا احترام ان کے لیے

نور سے ان کے بنی ہر ایک شئے کونین کی
سب خواص ان کیلئے ہیں سب عوام ان کے لیے

بلبل سدرہ کی یہ معراج عینیؔ ہو گئی
رب تعالیٰ کا وہ لائے جب پیام ان کے لیے

روشن تو سدا ان کی محبت کا دیا کر
اور زیست کی آنکھوں کو حرارات دیا کر

جو ان کے عدو ہیں انھیں تو دل سے جدا کر
محبوب کا یوں حق محبت تو ادا کر

پہنچے گا فلک پر ترا سر اونچا رہے گا
دل سید کونین کی چوکھٹ پہ فدا کر

آنکھوں پہ تری عینیؔ فدا نور رہے گا
تو خاک مدینہ لئے آنکھوں سے ملا کر

بادل کیلئے غیب سے جاری یہ ہوا حکم
محبوب کو دوران سفر سایہ دیا کر

سرکار کی عظمت کا تو بن جائے گا قائل
تو ان کی محبت میں ہی قرآن پڑھا کر

آقا کی دعاؤں کا اثر جان تو لے گا
اصحاب کے اقوال سے عینیؔ تو ملا کر

○

ادا سرور دیں کی سنت کریں گے
اسی طرح پاکیزہ عادت کریں گے

گنہگار پر شاہ رحمت کریں گے
بروز جزا یوں شفاعت کریں گے

وہ ہیں جان ایماں، وہ ہیں روح ایماں
ہم ان سے ہمیشہ محبت کریں گے

ملے خلد ان کے ہر اک امتی کو
نبی اس طرح کوئی صورت کریں گے

پیمبر کی مدحت میں لکھ لکھ کے عینیؔ
ہم اشعار کی خوب کثرت کریں گے

یوں کام شاہ پر میرا ایقان کر گیا
پورا مرا ہر ایک وہ ارمان کر گیا

بے جان کو بھی زندگی بخشی حضور نے
یہ معجزہ حضور کا حیران کر گیا

عاصی کو بھی پناہ میں لیتے ہیں اپنی ہم
ان کا کرم یہ دہر میں اعلان کر گیا

سرکار دو جہاں کی ہدایت کا سائباں
میری رہ حیات کو آسان کر گیا

ان کی عنایتوں سے مجھے یوں ملا سرور
غم خود ہی چاک اپنا گریبان کر گیا

عینیؔ کے نام سے مجھے اب جانتے ہیں سب
نام ان کا دہر میں مری پہچان کر گیا

اے شاعرو سجاؤ عقیدت کا آئینہ
نعتیں لکھو، ہے ان کی یہ الفت کا آئینہ

تم کو حسیں بنائے گا سنت کا آئینہ
توڑو جہاں ملے تمہیں بدعت کا آئینہ

اک بار مجھ کو بھی رخ زیبا کی دید ہو
آقا لیے کھڑا ہوں میں حسرت کا آئینہ

جس نے نہ مانا ان کی فضیلت کو، حشر میں
پیچھا کرے گا اس کا ندامت کا آئینہ

اے دہر اپنی مانگ کو اس سے سنوار لے
اسلام نے دیا ہے ثقافت کا آئینہ

پاکیزہ اک چمن ہے پیمبر کا خاندان
شفاف عینیؔ اس کی ہے نکہت کا آئینہ

یوں بساؤ ان کی الفت کا چمن
دل میں ہو حق کی حکومت کا چمن

مصطفیٰ آئے تو سارے دہر میں
لہلہا اٹھا محبت کا چمن

جانِ خلقت مصطفیٰ کے فیض سے
آج ہے شاداب رحمت کا چمن

مصطفیٰ کی تربیت ایسی رہی
مسکراتا ہے رفاقت کا چمن

قابل صد رشک ان کی التفات
کھل اٹھا تقدیر امت کا چمن

تھا، رہے گا، ہے ہمیشہ پر بہار
میرے آقا کی فضیلت کا چمن

جب شہ کون و مکاں گویا ہوئے
کھل اٹھا ہے تب فصاحت کا چمن

ان کی نعتیں عینیؔ تم پڑھتے رہو
یوں رہے آباد مدحت کا چمن

یاد سرکار زمن کے پھول سے
بس گیا ہے دل میں راحت کا چمن

نام شاہ دین کے گل سے سدا
عینیؔ ہے آباد جنت کا چمن

ان کو سلطان مرسلین کہو
جان جانان مومنین کہو

حمد باری تمہارے ہو لب پر
نعت سرکار مرسلین کہو

سورۂ والضحیٰ یہ کہتا ہے
ان کو سب سے بڑا حسین کہو

جلوہ فرما ہیں اس میں شاہ زمن
چرخ سے اونچی ہے زمین کہو

ان سے ایمان ہو گیا کامل
تم انہیں جان کاملین کہو

جس نے گیسو سنوارے دنیا کے
اس سے ہے پرکشش زمین کہو

ان کی یادوں سے پرضیا دل میں
عینیؔ سرکار ہیں مکین کہو

کلمہ پڑھو تم ان کا مسلمان بار بار
تم پر سدا خدا کا ہو فیضان بار بار

جب اضطراب اس سے ہی ہوتا رہا ہے دور
کیوں نام لے نہ ان کا مسلمان بار بار

ان کی اطاعتیں ہیں خدا کی اطاعتیں
کہتا ہے مومنوں سے یہ قرآن بار بار

نام رسول کون و مکاں پر یہ جان و دل
اک بار کیا ہے میں کروں قربان بار بار

سمت نماز آؤ ملے گی تمہیں فلاح
ہوتا ہے مسجدوں میں یہ اعلان بار بار

اک دن ملے گی فتح ہمیں ان کے فیض سے
کہتا ہے عینیؔ میرا یہ وجدان بار بار

مصطفیٰ ہم سب کے آقا اور ملجا زندہ باد
ان کے اہل بیت اور سارے صحابہ زندہ باد

امن کا پروانہ تم کو مل گیا سرکار سے
کیا مقدر ہے تمہارا اے سراقہ زندہ باد

ان کو آقا کی رفاقت خلد میں مل جائے گی
اک صحابی نام ہے جن کا ربیعہ زندہ باد

ایک ماں اور دو رضاعی مائیں ہیں سرکار کی
آمنہ اور ثوبیہ دائی حلیمہ زندہ باد

دختران مصطفیٰ پر عظمتیں قربان ہیں
فاطمہ زہرا و زینب اور رقیہ زندہ باد

وہ شریک راحت و غم عینیؔ آقا کی رہیں
سیدہ اور طاہرہ حضرت خدیجہ زندہ باد

○

اصحاب نے نبی کا مقدر بنا دیا
ان کو جہاں میں فضل کا اختر بنا دیا

کونین کیلئے ہیں وہ رحمت اسی لیے
خالق نے ان کو شافع محشر بنا دیا

خلاق کائنات کے پیارے حبیب نے
خلق خدا کو خلق کا خوگر بنا دیا

رب کریم نے مرے سرکار کے طفیل
ساری زمیں کو مسجد اطہر بنا دیا

نور خدا کی اک نظر التفات سے
ذرے کو ایک ماہ منور بنا دیا

آقا کے حکم سے شجر آیا تھا جھوم کر
کتنا حسین شاہ نے منظر بنا دیا

یوں تربیت کی ان کی رسول کریم نے
حضرت علی کو شاہ نے حیدر بنا دیا

میدان کربلا میں بہتر کے عزم نے
اسلام کے نصیب کو بہتر بنا دیا

اس رب کا شکر کیسے ادا کر سکوں گا میں
عینیؔ کو جس نے ان کا ثنا گر بنا دیا

انکے ادب میں آنکھ مری بس جھکی رہے
اور روضۂ نبی کی طرف ہی لگی رہے

لب پر مرے ہمیشہ نبی اور علی رہے
شاخ حیات میری سدا یوں ہری رہے

بالیدگی ملے گی مرے ذہن و روح کو
اے دل اگر حضور سے وابستگی رہے

ہم کو ملے گا وصل کا پروانہ ایک دن
گر آرزو حضور کے در پر کھڑی رہے

بے ہوش ہو کے گر پڑیں امراض یا نبی
گر التفات عینیؔ کی جانب تری رہے

نگاہیں جھک گئیں ان کی طرف آہستہ آہستہ
دھلے میرے گنہ سب صف بہ صف آہستہ آہستہ

جہاں میں بانٹتا جاتا ہے سب کو فیض کے موتی
تری رحمت کے ساگر کا صدف آہستہ آہستہ

مرے سرکار کے اخلاق کی نوری کرن پھیلی
ملا انساں کو انسانی شرف آہستہ آہستہ

جمال روئے سرکار مدینہ کی ضیا پھیلی
ملا ہے دین کو دیں سے شغف آہستہ آہستہ

غلام سرور عالم کی نسبت کا اثر دیکھو
مقدس بن گیا ارض نجف آہستہ آہستہ

تمھیں گر چاہیے خوشنودئ سرکار ہر عالم
بساؤ دل میں بغداد و نجف آہستہ آہستہ

ہے سب یہ غوث اعظم کے قدم کی برکتیں عینیؔ
ملا ولیوں کو روحانی شرف آہستہ آہستہ

سیرت میں اپنایا انہوں نے اپنے نبی کا پیارا رنگ
سب سے جدا تھا واسطے اس کے اصحاب آقا کا رنگ

ساری دنیا میں ان سے ہے حسن و جمال و رعنائی
پھول کو ان سے خوشبو ملی ہے ان کے دم سے ٹھہرا رنگ

سرکار ہر عالم کا ہے معجزہ کیا ہی یہ پر نور
لمس دست پاک نبی سے اک حبشی کا نکھرا رنگ

سونا سونا باغ و چمن تھے خاموشی تھی ہر سو طاری
ان کی آمد سے دنیا کی ہر محفل میں آیا رنگ

ان کا عاشق وہ عاشق ہے ان کی شریعت پر قائم ہے
لاکھ زمانے نے کروٹ لی، اور موسم نے بدلا رنگ

رب کی طرف سے سرور دیں کو عینیؔ ملا ہے نور خاص
ان کے آگے شمس و قمر کا کتنا پھیکا پھیکا رنگ

زندگی میں سیرت آقا کا آئینہ رہے
پھر شگفتہ اور چمکتا آپ کا چہرہ رہے

کفر کا طوفاں کبھی ان کو جھکا سکتا نہیں
جن سروں پر ہادیٔ اسلام کا سایہ رہے

نعتیہ اشعار مہکیں جب چلے تیرا قلم
شاعری کا ذوق تیری فکر میں ایسا رہے

مجھ کو باطل کے عقائد سے کوئی مطلب نہیں
میں حسینی ہوں سدا حق سے مرا ناطہ رہے

آئے گی ذوقِ عبادت کے چمن میں بھی بہار
سامنے گر آپ کے شبیر کا سجدہ رہے

سرخروئی پائیں گے دنیا میں اور عقبیٰ میں بھی
اہل بیت مصطفیٰ سے آپ کا رشتہ رہے

دیکھ کر عینیؔ سند بولے محل کر یہ عمر
پاس میرے حضرت شبیر کا لکھا رہے

○

وہ لائے شریعت جو ہے سرمدی اب
رہے گی سدا شاہ کی سروری اب

ملی مصطفیٰ کی مجھے رہبری اب
ہے منزل کی جانب مری زندگی اب

میں واصف ہوں سرکار کون و مکاں کا
بنوں گا مقدر کا میں بھی دھنی اب

مجھے دولت یاد شہ مل گئی ہے
نہیں ہے مری زیست میں کچھ کمی اب

مرے مصطفیٰ لامکاں جا کے آئے
کوئی ان کی کیسے کرے ہمسری اب

انیس جہاں بن کے آئے وہ عینیؔ
کریں گے زمانے کی وہ یاوری اب

خوشبو مرے سرکار کے کوچے کی سنگھا آ
آ میری طرف شہر مدینہ کی ہوا آ

اس میں ہو شہ دین کی بس جلوہ نمائی
اے خواب مری نیند کو تو ایسے سجا آ

تجھ کو اے تصور مری اتنی ہے گزارش
سرکار کے روضے کا تو اک پھیرا لگا آ

ان کے کرمِ ناز کے آگے تو ہے لاچار
اے درد مرے درد کو تو اور بڑھا آ

مل جائے گی کونین کی ہر نعمت پرنور
تو قلب کو سرکار کی الفت سے سجا آ

دینا ہے تجھے فکر کو اب عینیؔ نئی سمت
اشعار کو تو اپنے دے انداز نیا آ

ہے سچ اسم کامل ہے نام محمد ﷺ
مرادوں کا حاصل ہے نام محمد ﷺ

نہیں کوئی پاکیزہ نام اس کے جیسا
تقدس کا حامل ہے نام محمد ﷺ

زمانے کی تسکین ہے اس کے دم سے
کہ حل المسائل ہے نام محمد ﷺ

ہے ہر ایک محفل میں رونق اسی سے
جمال محافل ہے نام محمد ﷺ

سدا ورد کرتے رہو اس کا عینیؔ
کہ خیر المشاغل ہے نام محمد ﷺ

اپنے آقا سے جو منسوب ہوا خوب ہوا
ان کا دیوانہ و مجذوب ہوا خوب ہوا

نعت آقا کے توسل سے مرے شعروں میں
فکر افزا مرا اسلوب ہوا خوب ہوا

جس نے پھیلایا جہاں بھر میں خدا کا پیغام
حق تعالٰی کا وہ مندوب ہوا خوب ہوا

سارے عالم کی ہے تخلیق کا مقصود نبی
ہر بشر کا وہی مطلوب ہوا خوب ہوا

عاشقوں کے لیے واللہ یہ ہے آب حیات
جام عشق نبی مشروب ہوا خوب ہوا

پوری دنیا میں غذا بخش بہت ہے یہ کھجور
کیوں نہ ہو، ان کا یہ مرغوب ہوا خوب ہوا

جس سے آقا رہیں ناراض بنے وہ معتوب
عینؔی ان کا جو بھی مرغوب ہوا خوب ہوا

رہا سایہ کناں ہم پر شہ انوار کا دامن
ہمیں مغلوب کیسے کر سکے اشرار کا دامن

اسی دامن سے ملتا ہے سکون دائمی مجھ کو
زہے قسمت مرے ہاتھوں میں ہے سرکار کا دامن

میرے افکار کے بلبل ہیں شاداں اس کی شاخوں میں
ہے پاکیزہ بہت سرکار کے گلزار کا دامن

شہ دیں ایک پل میں لامکاں جا کر ہوئے واپس
نہیں چھو سکتا کوئی ان کے اس رفتار کا دامن

ہے عینیؔ مفتیٔ اعظم اڑیسہ کا کرم یہ بھی
مجاہد سے ملا ہے احمد مختار کا دامن

ہیں نبی حسن یوسفی کا سبب
آپ ہیں فخر آدمی کا سبب

چاند تاروں نے یہ مچل کے کہا
روئے سرور ہے روشنی کا سبب

ہے یہ ثابت کلام باری سے
ہیں وہ عالم کی زندگی کا سبب

وہ حبیب خدائے برحق ہیں
کیوں نہ ہوں پھر وہ عاشقی کا سبب

بادشاہ ہیں وہ بادشاہوں کے
ہیں وہی سب کی خسروی کا سبب

سید المرسلیں کی ہم امت
ہے یہی اپنی فائقی کا سبب

عینیؔ اخلاق ان کے ہیں پرنور
یہ بھی ہے حسن سروری کا سبب

○

فضل رحمانی حبیب کبریا کے ساتھ ہے
ان کے صدقے امت شاہ ہدیٰ کے ساتھ ہے

یہ اشارہ مل گیا ہم کو حدیث پاک سے
جو علی کے ساتھ ہے وہ مصطفیٰ کے ساتھ ہے

کیوں نہ ہوں ناکام حربے سارے کفر و شرک کے
نصرت رب دو عالم مصطفیٰ کے ساتھ ہے

ان کی عظمت کیا گھٹائیں گے جہاں کے رافضی
آیت قرآن حضرت عائشہ کے ساتھ ہے

مسلک حق عینیؔ ہے یہ مسلک احمد رضا
جو ہے قائم اس پہ وہ دین خدا کے ساتھ ہے

نظر میں مری مصطفیٰ کی گلی ہے
کھلی مرے دل میں خوشی کی کلی ہے

ہوا شہر پاک نبی سے چلی ہے
سمجھ لو کہ اپنی مصیبت ٹلی ہے

جو دیکھے تو بس دیکھتا ہی رہے وہ
عجب رنگ پر مصطفیٰ کی گلی ہے

نبی کی ہے آمد، ہیں سب شاد و فرحاں
مگر قلب باطل میں کیوں کھلبلی ہے

پیمبر بلائیں گے تجھ کو مدینہ
اگر ان کی فرقت میں کچھ بے کلی ہے

پڑھو تو سہی غور سے رب کا قرآن
نبی کے لیے ہر خفی بھی جلی ہے

ہے یہ مدحت سرور دیں کا صدقہ
طبیعت جو عینیؔ کی اچھی بھلی ہے

○

سرورِ دیں سے محبت لا جواب
ہے یہی ایماں کی دولت لا جواب

مل گئے ان کو علوم خمسہ بھی
علم آقا کی ہے وسعت لا جواب

سرمہ اخلاق اس سے مل گیا
چشم خلق جان رحمت لا جواب

فوج کے دستے دیے غم کے خلاف
ان کا ہے دست حمایت لا جواب

دل کا کاغذ ہو گیا اب دیدہ زیب
ان کی تحریر عنایت لا جواب

داد و تحسیں جس کو دیں ممدوح خود
حضرت حساں کی مدحت لا جواب

شرک کی نیندیں اڑی تھیں سنتے ہی
شاہ کی تقریرِ وحدت لا جواب

موت کو ہی مار ڈالا یک بیک
لاتقولو کی ہے آیت لا جواب

جس میں عینیؔ جانِ جاں کی یاد ہو
وہ خیالوں کی ہے خلوت لا جواب

ان کی دھرتی پہ ہے خسروی کی چمک
اور ہے چرخ میں سروری کی چمک

چہرۂ سرور دو جہاں کے طفیل
صبح میں ہے عیاں تازگی کی چمک

بک گیا جو شہ طیبہ کے ہاتھ میں
خود سے آئی ہے اس میں خودی کی چمک

مل گیا جس کو ان کی غلامی کا طوق
اس کے سر میں رہی خسروی کی چمک

مصطفیٰ کے دوانے بہت شاد ہیں
ان کے غم میں ہی ہے ہر خوشی کی چمک

سب کو ملتی ہے یکساں ہدایت کی ضو
ان کے غم میں ہے مضمر خوشی کی چمک

اس کے چہرے پہ ہے دلکشی کا ورود
جس کے دل میں ہے عشق نبی کی چمک

مر مٹا جو شہ دین کے نام پر
عینیؔ اس کو ملی زندگی کی چمک

طیبہ پر ضیا پر دل و جاں فدا
اس کی دلبر فضا پر دل و جاں فدا

جس سے یاد آئیں حضرت بلال اور اویس
ایسی راہ وفا پر دل و جاں فدا

اپنے دشمن کے حق میں بھی کی ہے دعا
مصطفیٰ کی دعا پر دل و جاں فدا

ہے ہمہ گیر پیغام شاہ رسل
ان کی ہر اک صدا پر دل و جاں فدا

خلق کی ان کے قرآں نے تعریف کی
ان کی طرز ادا پر دل و جاں فدا

وقت کے ہیں امام ان کے در کے غلام
شاہ دیں کی عطا پر دل و جاں فدا

عینیؔ کہتی ہے آب و ہوا خلد کی
ان کے در کی ہوا پر دل و جاں فدا

○

جہاں بھی دیکھیے طلعت مرے رسول کی ہے
یوں ظاہر اس سے ہی عظمت مرے رسول کی ہے

ملو کسی سے اگر مسکراؤ تم ہر دم
کہ مسکرانا بھی سنت مرے رسول کی ہے

مقابلے میں اگر آئے روشنی تھک جائے
بہت ہی تیز وہ سرعت مرے رسول کی ہے

رسول آخری ہیں سارے انبیاء کے امام
سبھی رسولوں میں سبقت مرے رسول کی ہے

سوائے شاہ زمن کون لا مکاں پہنچا
خدا کی بزم میں شرکت مرے رسول کی ہے

یتیم تجھ کو ملے گر تو دست شفقت رکھ
زمانہ سن! یہ ہدایت مرے رسول کی ہے

اے عینیؔ کہتی ہے سب سے یہ آیت قرآں
ہر اک جہان میں رحمت مرے رسول کی ہے

ہمارے قلب میں حب خدا ہونا ضروری ہے
زباں پر ذکر احمد مجتبیٰ ہونا ضروری ہے

عبادت اور ریاضت آپ کی مقبول تر ہوں گی
مگر عشق محمد مصطفیٰ ہونا ضروری ہے

ہمیں تعلیم دیتی ہے اطیعواللہ کی آیت
ہمیں اپنے نبی کا باوفا ہونا ضروری ہے

دعاؤں کی سدا مقبولیت گر چاہتے ہو تم
وسیلے سے سجا حرف دعا ہونا ضروری ہے

جہاں میں سرخروئی چاہتے ہو گر جہاں والو
در سرکار کا تم کو گدا ہونا ضروری ہے

اگر تکمیل ایماں چاہئے، تو خانۂ دل میں
نبی کے پیار کا روشن دیا ہونا ضروری ہے

تری ویران سی یہ زندگانی خوب مہکے گی
ترا دل ان کی الفت سے سجا ہونا ضروری ہے

نبی کی نعت کہنا اس لیے ہے مشغلہ اپنا
قفس سے غم کے ہم کو بھی رہا ہونا ضروری ہے

بچانا گر ہے ایماں پرفتن ماحول میں عینیؔ
جہاں میں مسلک احمد رضا ہونا ضروری ہے

نزدِ ربِ محبوب تر وہ ہو گئے
یادِ شاہِ دین میں جو کھو گئے

ہم پہنچ کر روضۂ سرکار میں
اپنا دامن معصیت کا دھو گئے

لامکاں پہنچے فقط میرے نبی
گرچہ سدرہ تک مقدس دو گئے

نامِ سرکارِ زمن جب آ گیا
اشک بارِ آقا کے عاشق ہو گئے

ہو گئے جو عشقِ احمد میں فنا
خلد کی آغوش میں وہ سو گئے

ان کے نقشِ پا پہ جو چلتے رہے
دین و دنیا کے وہ رہبر ہو گئے

عینیؔ ان کی منزلت کیا پوچھنا
خادمِ شاہِ زمن جو ہو گئے

○

پیام صبر نے ہر وار کی کھٹیا کھڑی کر دی
ستم اور ظلم کی تلوار کی کھٹیا کھڑی کر دی

بہاریں چھا گئیں ہر سمت تہذیب و تمدن کی
نبی کے خلق نے اشرار کی کھٹیا کھڑی کر دی

کلام حضرت حسان بن ثابت نے مکہ میں
ہجو گویوں کے سب اشعار کی کھٹیا کھڑی کر دی

فتوحات صحابہ نے عرب میں بھی عجم میں بھی
صلیبی قوت و رفتار کی کھٹیا کھڑی کر دی

جہاں میں ہر طرف عینیؔ صداقت کی ہواؤں نے
سبھی بے دین کے افکار کی کھٹیا کھڑی کر دی

کرتا ہوں ذکر ہر دن، میں صبح و شام تیرا
اے دستگیر عالم پیارا ہے نام تیرا

پورب ہو یا کہ پچھم، اتر ہو یا کہ دکھن
سارے جہاں میں آقا پھیلا پیام تیرا

ترمیم کی ضرورت رہتی نہیں ہے اس کو
ایسا ہے دین تیرا ایسا نظام تیرا

در معرفت کے سارے اس پر کھلے جہاں میں
اے چارہ گر لیا ہے جس نے بھی نام تیرا

ہر درد کا مسیحا غم خوار ہر کسی کا
ہر شخص کی زباں پر چرچا ہے عام تیرا

حرف یقین بخشا اپنے صحابیوں کو
تعلیم ایسی تیری ایسا ہے کام تیرا

مرشد کا فیض ہے یہ لکھتا ہے نعت تیری
ناعت رہے گا خادم عینیؔ مدام تیرا

○

جو ان کے ہونٹ سے نکلی ہے معتبر ہے بہت
وہ بات سارے فسانوں سے خوب تر ہے بہت

شہ زمن کی ثنا کرتے جائیں ہم تا عمر
اگرچہ عمر ہماری یہ مختصر ہے بہت

نبی کے ذکر کے جھرنے ہیں اسکے چاروں طرف
ہماری زیست اسی سے ہی تر بتر ہے بہت

جہاں کے شاہ بھی مرعوب ہوتے جاتے ہیں
گدائے سرور عالم میں کر و فر ہے بہت

عجیب کیف ہے آقا کی مسکراہٹ میں
زبان حسن کی کہتی ہے با اثر ہے بہت

رہائی ہوگئی زنداں سے کیف و فرحت کی
زمین پہ شاہ کی آمد میں یوں اثر ہے بہت

وہ دور کرتا ہے سارے اندھیروں کو عینیؔ
حرا سے نور جو آیا وہ کارگر ہے بہت

شان طیبہ، شان عالم، جان جاناں ہیں حضور
کائنات گلستاں کے دل کا ارماں ہیں حضور

حسن کا سر ان کی صورت پر ہوا ہے سجدہ ریز
خوبیاں ان پر ہیں قرباں، شاہ خوباں ہیں حضور

ان کا ذکر پاک ہے راحت کا ساماں ہر گھڑی
درد دل یہ بول اٹھا میرے درماں ہیں حضور

اونچی آواز ان کے آگے مت کرو رب نے کہا
ہے ادب کا یہ تقاضہ شاہ شاہاں ہیں حضور

ان کی نعتوں پر ہے قرباں شاعری ہر شخص کی
آپ کے دربار کے مداح حساں ہیں حضور

کائنات زیست میں میری چمک ہے اس لیے
میرے دل کے چرخ میں ہر دم درخشاں ہیں حضور

سکۂ توحید بیٹھایا جہاں میں شاہ نے
سیرت ان کی ایسی جیسے عین قرآں ہیں حضور

انبیا نے خود بشارت دی تھی ان کے آنے کی
سب رسولوں میں اے عینیؔ یوں نمایاں ہیں حضور

○

حبیب رب سے ہے دائم یہ عاشقی میری
انھی کا تذکرہ کرتی ہے زندگی میری

ادب سے سنئے رسول خدا کی سنت ہے
رسول پاک کی مدحت ہے شاعری میری

غرور اور تکبر نہیں مری عادت
مرے رسول کی سنت ہے سادگی میری

ہزار بار میں دیکھوں نبی کا در پھر بھی
نہ بجھ سکے گی کہ ایسی ہے تشنگی میری

میں مدح سرور کون و مکاں کی کرتا ہوں
یہی ہے ذوق مرا اور بندگی میری

وفائے سرور کون و مکاں ہے پیمانہ
مدار اس پہ رہی عینیؔ دوستی میری

گلشن مری حیات کا آکر سنوار دو
دورِ خزاں ہے رحمتِ عالم بہار دو

حضرت بلال بوذر و سلمان فارسی
عشقِ صحابہ جیسا ہمیں بھی خمار دو

سارے جہاں سے بڑھ کے ہو جواد یا نبی
حیدر حسن حسین کا صدقہ اتار دو

سائل کو تم نے لا نہ کہا ایک بار بھی
اس قلبِ بے قرار کو آقا قرار دو

ہے گر کوئی یتیم کرو عینیؔ تم خیال
سنت ہے یہ رسول کی، تم اس کو پیار دو

ان کے عدو کو کھل گیا، حاسد تھا جل گیا
بزم سلام سے وہ اچانک نکل گیا

پلٹا کے آفتاب کو سرکار نے کہا
گھبراتے کیوں ہو اے علی سورج جو ڈھل گیا

آنکھوں میں نور آ گیا اور شاد دل ہوا
سن کر نبی کا نام دیوانہ مچل گیا

دیوانگی پہ اس کی ہے فرزانگی نثار
جب اک غلام ان کی محبت میں ڈھل گیا

آقا کے فیض سے مجھے ملتی گئی صحت
میرے گلے میں جیسے ہی زم زم کا جل گیا

دونوں جہاں میں عینیؔ رہے گا وہ شاد کام
سیرت کی روشنی میں جو انسان ڈھل گیا

آقا کی ایسی ہو ہمیں الفت خدا کرے
آئے نظر میں ان کی ہی صورت خدا کرے

بن جاؤں میں غبار مدینہ کے شہر کا
ہو جائے کوئی ایسی بھی صورت خدا کرے

خاکِ شفا رسول کے قدموں کی دھول ہے
مل جائے مجھ کو کاش یہ نعمت خدا کرے

بک جاؤں میں بلال کے ایسا کسی بھی روز
بازار میں لگے میری قیمت خدا کرے

الفاظ کو سمیٹ کے عینیؔ بشکل نظم
لکھا کروں رسول کی سیرت خدا کرے

○

شریعت جسے دائمی مل گئی ہے
ہمارا نبی دو جہاں کا نبی ہے

ندا یا نبی کا ذرا جلوہ دیکھو
ہلاکت میں اندوہ کی تیرگی ہے

ہے آقا کے روضے کی جالی سنہری
وہ روحوں کو بالیدگی دے رہی ہے

چمکنے لگی بن کے تلوار لکڑی
ترے لمس سے اس کو قوت ملی ہے

نبی جب فلک پہنچے معراج کی رات
تو معراج دراصل اس کی ہوئی ہے

میں ہوں طائرِ عشق طیبہ سے مسرور
شب غم کف یاس ملتی رہی ہے

سب اصناف شعر و سخن نے یہ مانا
مقدس بڑی نعتیہ شاعری ہے

ہوئی روشنی اس سے دل کی زمیں پر
نبی کی محبت کی وہ چاندنی ہے

رہا شور و غوغا سے بیگانہ عینیؔ
مجھے ان کی مدحت میں راحت ملی ہے

○

دل کے باغیچہ میں کھلتا ہے جو سنت کا گلاب
اس کا باعث ہے پیمبر کی ہدایت کا گلاب

چاہے اوطاس ہو یا بدر و اُحد یا کہ حنین
مہکا ہر غزوہ میں آقا کی فراست کا گلاب

پورا عالم بھی معطر ہے اسی کے دم سے
کتنا پر کیف ہے سرکار کی سیرت کا گلاب

ان کے انداز میں اخلاص کا تھا ایسا جمال
سنگ دل میں بھی بسا ان کی ہدایت کا گلاب

روح کو پہلے شریعت کا بناؤ گلشن
گر اُگانا ہے تمہیں اس میں طریقت کا گلاب

ان کی سنت کی بہاروں سے سجاؤ خود کو
زیست میں چاہئے گر عینیؔ سعادت کا گلاب

سرور دین عدالت کے ہیں مظہر ایسے
سب ہوئے شاد وہ انصاف کے پیکر ایسے

آپ کی مدح کی تکمیل کبھی ہو نہ سکی
آپ اوصاف حمیدہ کے ہیں پیکر ایسے

نوری چادر میں چھپا لیں گے گناہوں کو وہ
مہرباں ہم پہ وہ ہوں گے سرِ محشر ایسے

ہو کے مسحور فلک کے بھی ملک آ جائیں
آؤ اشعار پڑھیں شاہ پہ مل کر ایسے

ہو گیا آپ پہ قربان فصاحت کا فلک
عینیؔ سرکارِ جہاں کے ہیں سخنور ایسے

ہے ذہن و دل میں ہر اک آن بس خیال رسول
کبھی دکھادے الٰہی مجھے جمال رسول

درود بھیجتے ہیں ان پہ ہر تشہد میں
خدا کے فضل سے اعلیٰ ہے شان آل رسول

نبی نے کہہ دیا دو ہی رہ ہدایت ہیں
کتاب خالق کونین اور آل رسول

صحابیوں کا ہے رتبہ اسی لیے اعلیٰ
انھوں نے دیکھا ہے آنکھوں سے خود جمال رسول

تمہارے بخت پہ اے کعب اہل بخت نثار
نبی کی نعت سے تم کو ملی ہے شال رسول

ہے عاشقان پیمبر کی بات ہی کچھ اور
کوئی اویس ہے عینیؔ کوئی بلال رسول

ہم اپنی شاعری ان پر نثار کرتے ہیں
ہر ایک شعر کو یوں باوقار کرتے ہیں

مقام حضرت صدیق کیوں نہ ہو اعلیٰ
نبی کے قدموں پہ وہ سب نثار کرتے ہیں

نبی کے نام سے بے خوف عاشقان نبی
جہاں میں کرب کے دریا کو پار کرتے ہیں

امیہ دیکھ کے حیراں ہے صبر و ضبط بلال
وہ اس کے ظلم کو یوں تار تار کرتے ہیں

یہ دین حق ہے مکمل خدا کی رحمت ہے
جو مانتے نہیں وہ خود کو خوار کرتے ہیں

ہرے بھرے ہیں سبھی پودے زیست کے عینیؔ
وہ باغ بخت کو رشک بہار کرتے ہیں

○

عقل عالم کی جستجو ہیں آپ
حسن کہتا ہے خوبرو ہیں آپ

ربِ عالم کے شاہکار ہیں جب
اس لیے سب سے خوبرو ہیں آپ

سب تمنائیں ہوگئی ہیں نثار
آرزوؤں کی آرزو ہیں آپ

پھول جھڑتے ہیں جیسے ہونٹوں سے
جب کبھی محوِ گفتگو ہیں آپ

جس سے پاکیزگی رواں ہر سو
وہ تقدس کی آب جو ہیں آپ

ہیں سراپا پہ اس لیے اشعار
خوش ادا اور خوش گلو ہیں آپ

جب بھی نعتِ رسول کہتے ہیں
عینیؔ دیکھیں کہ باوضو ہیں آپ

تہنیت نامہ

ہمیں دلی مسرت کا احساس ہو رہا ہے کہ برادر عزیز جناب سید خادم رسول عینیؔ کا نعتیہ مجموعہ کلام بنام ''رحمت ونور کی برکھا'' شائع ہو رہا ہے۔ ہم انھیں تہہ دل سے گلہائے تہنیت پیش کر رہے ہیں۔

دعا ہے کہ نعت کی برکتوں سے رب کریم انھیں دونوں جہاں کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خیر اندیش

(ناصر ملت) الحاج سید عطا محی الدین حبیبی نوری اشرفی

متولی درگاہ سید السادات

مرزاپور، بھدرک، اڈیشا، انڈیا

لائق صد تحسین ہیں عزیزم سید خادم رسول عینی کہ جنھوں نے سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی پیروی کرتے ہوئے قرآن حکیم کے عطا کردہ نعتیہ مزاج کے مطابق اشعار کہے ہیں۔

عزیزم عینی سلمہ ربہ کا شمار میرے لائق و فائق تلامذہ، شعر و سخن میں ہوتا ہے۔ان کی ذہانت و فطانت کا ثمرہ ہے کہ وہ بڑی برق رفتاری کے ساتھ میدان شاعری میں ترقی کرتے جارہے ہیں۔ان کے اشعار میں شوکت الفاظ، خوب صورت ترکیبیں، نادر استعارات، انوکھی تشبیہیں جا بجا پائی جاتی ہیں اور خال خال پیکر تراشی اور علامت پسندی کا جلوہ بھی نظر آتا ہے۔

زیر نظر کتاب "رحمت و نور کی برکھا" موصوف کا پہلا ضخیم نعتیہ مجموعہ کلام ہے جس میں تقریباً دو سو نعتوں کی ضیا باریاں ہیں۔عینی کی کہی ہوئی نعتوں میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بفضلہ تعالیٰ شرعی سقم سے مبرا و منزہ ہے۔عینیؔ کے کلام میں عشق رسول کی سرشاری اس بات کی دلیل ہے کہ جو بھی اشعار کہے گئے ہیں صمیم قلب سے اور عقیدت کیشی کے ساتھ۔مزید برآں عقیدے اور مسلک کی وضاحت کے باوصف باغیان اسلام اور دشمنان بانیٔ اسلام کی بھی خوب خبر لی گئی ہے۔عینیؔ نے اپنے اشعار کے ذریعہ بعض جگہوں میں احقاق حق اور ابطال باطل کا بھی خوب حق ادا کیا ہے۔یہی وہ خوبیاں ہیں جو عینیؔ کو دیگر شعراء سے ممتاز و منفرد بناتی ہیں۔

سید اولادِ رسول قدسی، امریکہ

creativestar
PUBLICATIONS
Jamia Nagar, New Delhi-110025
+91 9958380431 +91 8851148278
email: creativestar1122@gmail.com

ناشر
خانقاہِ قدوسیہ
بھدرک شریف، اڈیشا (انڈیا)

₹ 150/-

ماضی قریب کے نعت گو شعراء میں حضرت علامہ رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے اشعار کو بطور نمونہ پیش کیا جاسکتا ہے کہ آپ کا ہر شعر عشق رسالت کا آئینہ دار ہے. معانی سمجھے بغیر بھی سننے والے کو مستی آجاتی ہے اور وہ کیف و سرور میں ڈوب جاتا ہے۔

حضرت سید خادم رسول عینیؔ کے اشعار بھی حضرت رضا بریلوی کے عکس و پرتو نظر آتے ہیں۔

سید آل رسول حبیبی ہاشمی، اڈیشا (انڈیا)

عینیؔ میاں موجودہ دور کے ان شعراء میں سے ایک ہیں جن کے کلام کثرت سے اردو اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں۔ موقع بہ موقع ادبی مشاعروں کو بھی اپنے کلام سے زینت بخشتے ہیں. شاعری کے علاوہ اچھے مبصر اور ناقد کی حیثیت سے بھی جانے جاتے ہیں۔ شعری اور ادبی دنیا کی ایک مشہور اور معتبر بزم 'بزم شعر و ادب' کے مدیر اعلیٰ ہیں اور اردو کے علاوہ انگلش زبان میں بھی نعتیہ شاعری کرتے ہیں۔

محمد رفیق وارث مصباحی، ساؤتھ افریقہ

سید خادم رسول عینیؔ ایسے صاحب قلم ہیں جنھیں رب کائنات نے وافر مقدار میں شعری شعور عطا فرمایا ہے۔ انھیں قدرت نے وہبی شاعر کا حسن عطا کیا ہے۔ ان کی فکری جولان گاہ نعت گوئی اور غزل گوئی ہے حالانکہ انھوں نے اردو کی مروجہ دیگر اصناف جیسے نظم، سہرا، قطعات، مناقب وغیرہ میں بھی طبع آزمائی کی ہے، مگر خصوصی میدان نعت اور غزل گوئی ہے۔

محمد فاروق خان احسن اعظمی، لکھنؤ (انڈیا)